بعون خالق کون و مکان و فضل خلاق زمین و زمان
انگریزی کتاب تجلّی نام شکسپیر کی مجموعۂ افسانۂ دلپذیر کے بیس قصون مین کا پانچوان
دلچسپ فسانہ جو حقیقت مین حکمت آموزیکا خزانہ ہے موسوم بہ
جسکو علامۂ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب باکوئی وکیل منصفی بانسگاؤن
ضلع گورکھپور نے باپایۂ طبع اودھ بمحاورات سلیس انگریزی سے اردو مین ترجمہ کیا
مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور مین بحسن زیبائی چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسکاٹلینڈ کے بادشاہ ڈنکن رحم دل کے وقت مین میکبتھ نامے ایک امیر سلطنت تھا میکبتھ بادشاہ کا رشتہ دار تھا۔ اور اپنی شجاعت و جنگی طبیعت واقع ہونے سے دربار مین معزز خیال کیا جاتا تھا چنانچہ اُسکی شجاعت کی ایک تمثیل فی الحال یہ تھی کہ باغیون کی فوج کو جنگی کمک پر ناروے کی فوج کثیر ساتھ تھی دم کے دم مین شکست دے دی۔

میکبتھ اور بنکو یہ دو سپہ سالار اس لڑائی سے ظفریاب ایک غارت شدہ جنگل کی راہ سے آرہے تھے کہ اُنھین تین عجیب الخلقت عورتین دکھائی دین جنکے ساتھ اور بھی چند داڑھی والے مرد تھے کہ اُنکے چہرے کی جھریان و متوحش صورتین صاف کہے دیتی تھین کہ خاکی پیدایش کے لوگ یہ نہین ہین۔ میکبتھ یہ کیفیت دیکھکر ٹھہر گیا۔ اور اُن عورتون کی طرف جو ظاہرا خوف زدہ انگشت بلب کھڑی تھین۔ مخاطب ہوا۔ اُن تینون مین سے پہلے ایک نے میکبتھ کو ملقب وزیر گلیمس پکار کر سلام کیا۔ میکبتھ کو

Scotland
Duncan
Macbeth
Norway
Banquo
Glamis

انکے اس غیبی معلومات سے تھوڑا تعجب ہوا پھر دوسری نے وزیر کاوڈر کہکر سلام کیا جسے سنکر اُسکی حیرت اور بڑھی کیونکہ یہ خدمت اُسے تفویض ہوئی تھی - اسکے بعد تیسری بولی مبارک بادشاہ سلامت کہ عنقریب آپ بادشاہ ہوا چاہتے ہین - یہ بشارت سنکر تو اُسے حد سے زیادہ تعجب ہوا اور اُسنے سوچا کہ بادشاہ کے لڑکون کے ہوتے ہوے مجھے تخت سلطنت ملنے کے کیا معنی - پھر بنکو کی طرف مخاطب ہو وہ معمے مین کہنے لگین کہ تو میکبتھ سے چھوٹا پر بڑا ہے - ایسا خوش نہین اور ایک اعتبار سے اس سے بھی زیادہ اور پھر یہ بشارت دی کہ تم تو نہین مگر تمھارے بعد تمھارے لڑکون کی قسمت مین اسکاٹلینڈ پہ سلطنت کرنا لکھا ہے - یہ کہہ وہ سب ہوا ہوئین اور نظرون سے غائب ہوئین - جس سے ان سردارون کو معلوم ہوا کہ یہ جادوگرنیان تھین -

اس حیرت انگیز ماجرے پر وہ دونون غور کر رہے تھے کہ بادشاہ کے قاصد نے کاوڈر کی صوبہ داری کا مژدہ میکبتھ کو سنایا - اس واقعہ کو جو اُسنے جادوگرنیون کی پیشین گوئی سے معجزانہ طور پر مطابق پایا - تو اُسے حیرت سی ہوگئی - اور فرط انبساط سے ان قاصدون کو جواب تک نہ دے سکا - اور اُسی حالت مین اُسے یہ اُمید قائم ہوئی کہ تیسری جادوگرنی کے قول کی بھی اسی طرح ایک نہ ایک دن صداقت ظاہر ہوگی اور اسکاٹلینڈ کے تخت پر کسی زمانے مین بیٹھنا نصیب ہوگا -

پھر بنکو کی طرف مخاطب ہو کہنے لگا میرے لیے جو پیشین گوئی جادوگرنی نے کی وہ تو تمنے دیکھ لی - کیا ایسی صورت مین تمھین یہ اُمید نہین ہوتی کہ تمھارے لڑکون کو سلطنت نصیب ہوگی - اُسنے جواب دیا تمھین سر پر سلطنت کا خیال اس امید پر پیدا ہو - لیکن اکثر دیکھنے مین آیا ہے کہ جھوٹی جھوٹی باتون کو یہ سچ بنا دیتی ہین جس سے بڑے بڑے کامون مین دھوکا دینے کا انھین موقع ہاتھ لگے -

لیکن اُن جادوگرنیون کی بے اصل باتون نے اُسکے دلمین ایسا شوق پیدا کیا کہ وہ اُنکو لاتقنطوا کا سبق دیتا اُسی وقت سے اُسکے تمام خیالات اِس بات کی طرف متوجہ ہوئے کہ کسطرح اسکاٹلینڈ کی سلطنت ہاتھ آئیگی۔

میکبتھ نے اپنی بی بی سے جا جادوگرنی کی حیرت افزا پیشین گوئی سُنائی۔ اور یہ بھی کہا کہ اُسکے ایک جزو کی صداقت دیکھنے مین آئی۔ وہ عورت بڑی عالی حوصلہ تھی اور ہمیشہ اِس فکر مین رہتی کہ کسی طرح اپنے اور اپنے شوہر کو اعلیٰ درجے پر پہونچائے یہ خبر سُنکر اُسنے میکبتھ کو جو خون ناحق سے ڈرتا تھا یہ ترغیب دی کہ اِس پیشین گوئی کے پورے اُترنے کے لیے ضرور ہے کہ تو بادشاہ کو قتل کرے۔

اتفاق سے اُنھین دنون مین ڈنکن شاہ اسکاٹلینڈ جو نہایت فروتنی سے اپنے اُمرا کے ساتھ پیش آتا مع اپنے دو لڑکون میلکام اور ڈونلبین و دیگر چند وزرا و مُصاحبین کے میکبتھ کے مکان پر جشن ظفریابی کی شراکت کو آیا۔

میکبتھ کا مکان نہایت فرحت افزا مقام پر واقع تھا۔ قرب وجوار کی ہوا بڑی خوشگوار و مفرّح تھی۔ کیونکہ اُسکے بیرونی جانب کو تمام اونچی جھالرون اور پُشتون پر جہان کہین موقع پایا ابابیلون نے اپنے گھونسلے بنا لیے تھے۔ اور اکثر دیکھا گیا ہے کہ جہان اِن پرندون کی آمد و رفت و بود و باش ہوتی ہے وہان کی آب و ہوا نہایت پاکیزہ ہوتی ہے۔ بادشاہ وہان پہونچکر ارکان و مصاحبین و اپنے سردار میکبتھ کی بی بی کی آؤ بھگت سے بہت خوش ہوا۔ اور اُس عورت نے اپنے ارادون کے چھپانے کے لیے اخلاق و کشادہ پیشانی مین بڑا مبالغہ کیا۔ اور بظاہر بادشاہ کو ایک خوش نما پھول کی صورت مین دکھائی دی جسکے زہردار خار سے وہ مُطّلع نہ تھا۔

بسبب ماندگی سفر کے سویرے ہی بادشاہ سونے گیا۔ اور سونے کے کمرے مین دو پاسبان (جیسا کہ دستور تھا) اُسکی محافظت کو پاس سوئے۔ بادشاہ اُنکی معاونداری

پر اس روز بہت خوش تھا۔ اور قبل سونے کے اپنے خاص خاص عہدہ داروں کو تحائف دیئے تھے۔ اور ایک بیش قیمت ہیرا میکبتھ کی بی بی کے پاس اسنے بڑے تپاک سے بھیجا تھا۔ یہ رات کا وقت تھا۔ آدھی دنیا سے زیادہ مُردہ معلوم ہوتی تھی۔ کمبخت نیند ہر شخص پر غالب تھی بجز بھیڑیے اور خونیوں کے کوئی گھر سے باہر نہ رہا ہوگا۔ کہ میکبتھ کی بی بی پادشاہ کے قتل کو اٹھی۔ وہ ایسا کام جو اُسکی زنانی حالت کے بالکل نامناسب تھا وہ ہرگز اختیار نکرتی اگر اپنے شوہر کی طبیعت سے اُسے کھٹکا نہو تاکہ اُسکی حلیم و مہربان طبیعت مبادا اس قتل مین ہرج و تامل کرے۔ اِسکے بہادر ہونے مین اُسے شک نہ تھا۔ مگر ساتھ ہی اُسے پسے سرے کا وہمی جانتی تھی اور سمجھتی تھی کہ اتنا بڑا جرم جسے ذی حوصلہ اخیر مین کر بیٹھتے ہین اس سے نہو سکیگا۔

ممکن تھا کہ اس قتل پر وہ اُسے راضی کرلیتی۔ مگر اُسکے ارادے پر اُسے اطمینان نہ تھا اور ڈرتی تھی کہ کہین اُسکی طبیعت کا فطرتی حلم جسے اپنی طبیعت مین کہین کم پاتی تھی مانع ہوا تو سارا کھیل بگڑ جائیگا۔ غرضکہ یہی سب سوچ سمجھ خود تلوار لے وہ بادشاہ کے بالین پر جا کھڑی ہوئی۔ اور پاسبانون کا ذرا بھی ڈر نہ کیا جنھین پہلے ہی شراب پلوا کر مدہوش بنا رکھا تھا اور وہ اپنے کار منصبی سے غافل پڑے سو رہے تھے۔ ڈنکن ماندگی سفر کی وجہ سے غافل پڑا خراٹے لے رہا تھا اُسکے چہرے کو جو بغور اس عورت نے دیکھا تو ایسا معلوم ہوا کہ خاص اُسکا باپ وہان سو رہا ہے۔ ڈنکن کی صورت اپنے باپ سے مشابہ پاکر اس عورت کے پیر ڈگے۔ اور اُسکی ہلاکت پر وہ جرات نکر سکی۔

لوٹ کر یہ کیفیت اُسنے اپنے شوہر سے بیان کی جسے سُنکر اُسکی ہمت پست ہوئی اور سمجھا کہ بیشک اِسکی کوئی بڑی علت ہے۔ مین کچھ بادشاہ کا ماتحت ہی نہین بلکہ اُسکا قریبی رشتہ دار ہون۔ اور آج مین اُسکا میزبان ہون۔ شرط مہمانی یہ ہے کہ اگر کوئی اُسکے قتل کا ارادہ کرے تو مین روکون نہ کہ مین خود ہی خون کا پیاسا بنجاؤن۔

پھر اُسے یہ خیال آیا کہ ڈنکن کیسا رحم دل و منصف مزاج بادشاہ ہے - اپنے ماتحتون کی کیسی رعایت مدنظر رکھتا ہے - سردارون پر کیسا التفات - مجھپر کیسی خاص توجہ رکھتا ہے ایسے بادشاہون پر خدا کا سایہ رہتا ہے - رعایا اُنکے قتل کا ضرور انتقام لیتی ہے - علاوہ صرف بادشاہی کی توجہ سے ہمچشمون مین میری وقعت بڑھی سب کی نظرون مین معزز معلوم ہوتا ہون اگر مین قتل سلطان کا مرتکب ہوا تو میری ساری وقعت خاک مین ملجائیگی -

اپنے شوہر کے اِن تخیلات سے وہ عورت سمجھی کہ راہ راست پر یہ مائل ہوا اور اسبارے مین کوئی سعی اِس سے نہو سکیگی - مگر وہ عورت نہایت مستقل مزاج تھی - ایسی باتین کرنی شروع کین جس سے اُسکے خاصہ طبیعت کا کچھ اثر اُسکے دل پر پڑے - اور بہتیری دلیلین اِس امر پر پیش کین کہ اُسے اپنے اِرادے سے پھرنا نچاہیے - اور کہنے لگی دیکھ کتنا آسان کام ہے - ذرا دیر مین طے ہو سکتا ہے - آج رات کی ذراسی ہمّت مین کتنے ایّام و لیالی تک مستقل حکومت و سلطنت کرنے کی بنیاد قائم ہو جاتی ہے - اور پھر اخیر مین اُسکی نااستقلالی پر ملامت کی - اُسکی تلوّن مزاجی و نامردی پر افسوس کیا - اور کہا کہ اچھّی طرح مجھے معلوم ہے کہ ماؤن کو اپنے بچّون سے کیسی اُلفت ہوتی ہے - لیکن مین اگر اپنے شیر خوار بچّے کے مارڈالنے کی ایسی قسم کھاتی جیسی تمنے بادشاہ کے ہلاک کرنے پر کھائی تو تم دیکھتے کہ ہنستا کھیلتا بچّہ مین گود سے ٹپک دیتی جس سے اُسکا سر پاش پاش ہو جاتا - اور ذرا تامّل نکرتی - اور پھر کہا ایسا موقع جلد ہاتھ نہین آنے کا کہ الزام قتل انھین میخوار پاسبانون کے سر پڑیگا - غرضکہ اپنی طلاقت لسانی سے اُسکے دبے ہوے ارادے کو اُسنے ایسا اُبھار کہ ایک مرتبہ پھر اُسکے دلمین اِس فعل قبیح کے ارتکاب کی جرأت پیدا ہوئی -

غرضکہ میکبتھ اپنی بی بی کی یہ باتین سُن اُٹھا اور خنجر بکف و بے پاؤن شب تاریک کے پردے مین اُس کمرے کا رُخ کیا جسمین ڈنکن سو رہا تھا - وہان پہونچنے پر ایک تلوار خون آلودہ معلق لٹکتی ہوئی اُسے دکھائی دی جسکا قبضہ اُسکے ہاتھون کی طرف جھکا ہوا تھا -

اُسکے پکڑنے کو ہاتھ لپکایا تو بجز ہوا کے کچھ نہ تھا - اور معلوم ہُوا کہ اُسکے دلمین و دماغ مین جس کام کا خیال جم رہا ہے اُسی کے مناسب متخیلہ نے ایک صورت وہمی قائم کر رکھی تھی -

میکبتھ کچھ اِس سے ہراسان ہُوا و بے تکلف اندر جاکر ایک ہی ہاتھ مین بادشاہ کا کام تمام کیا - ارتکاب قتل کے ساتھ ہی اُن پاسبانون مین سے ایک سوتے مین ہنسا اور دوسرا چلایا "قتل کیا قتل کیا" جس سے دونون کی آنکھین کھُل گیئن - اور جگنے پر دونون نے خدا کو یاد کیا - ایک نے کہا خدا ہمین محفوظ رکھے - دوسرے نے کہا آمین - اسی کے مناسب کوئی لفظ میکبتھ بھی کہتا - مگر اُسکی آواز کچھ ایسی بیٹھ گئی کہ وہ ادا نہین کر سکا

میکبتھ اپنی بی بی کے پاس جو یہ آوازین سن رہی تھی ایسا منتشر و پریشان آیا جس سے وہ سمجھی کہ یہ بے نیل مرام لوٹا اور کسیقدر اُسے حصول مطلب کی طرف سے مایوسی ہوئی - لیکن قریب آنے پر اُسکے ہراس و پریشانی پر خفا ہوئی - اور کہا خون آلودہ ہاتھون کو ابھی جاکر دھو ڈالو تا ہمین کوئی نہ پکڑے وہ تو اپنے ہاتھ دھونے گیا اور یہ خنجر خون آلودہ کو لیے اُسی کمرے مین چلی گئی - اور اُسکا خون پونچھ اُن پاسبانون کے مُنھ پر مل دیا جسمین انھین پر جرم قرار پائے -

بادشاہ کی ہلاکت کب چھپنے والی تھی صبح ہوتے ہی اُسکی تفتیش ہونے لگی - میکبتھ اور اُسکی بی بی نے بڑا غم و الم ظاہر کیا اور پاسبانون پر الزام قائم ہوا (جنکے پاس سے تلوار نکلی اور جنکے چہرے خون سے بھرے تھے) بہت ہی قرین قیاس تھا - مگر لوگون کو گمان قوی میکبتھ پر ہوا کیونکہ میکبتھ کو اس قتل کا باعث و مرتکب ٹھہرانا بہ نسبت اُن غریب ولاواسطہ پاسبانون کے کہین دل لگتی بات تھی - یہ کیفیت دیکھ کر ڈونکن کے دونون لڑکے بھاگ گئے بڑے لڑکے میلکام نے دربار انگلستان کا راستہ پکڑا اور چھوٹے لڑکے ڈونلبین نے اَیرلینڈ مین جاکے پناہ لی -

شاہزادون کے بھاگ جانے سے جو اپنے باپ کی جگہ تخت نشین ہوتے تخت سلطنت

خالی رہگیا - اور بجز میکبتھ کے جنکو اُنکے بعد حق سلطنت پہونچتا تھا اور کوئی فرمانروائے
اسکاٹلینڈ کا مستحق نہ رہا - چنانچہ میکبتھ کے تخت نشین ہونے پر جادوگرنیون کے
قول کی پوری تصدیق ہوئی —

اس عروج پر بھی میکبتھ اور اُسکی بی بی کے دلمین جادوگرنیون کے اس قول کا خیال
بندھا رہا کہ میکبتھ بادشاہ ہوجائیگا مگر اُسکی اولاد مین سلطنت نہ رہیگی اور اُسکے بعد بنکو کی
نسل کی طرف منتقل ہوجائیگی - اس خیال نے اور نیز اس امر کے سوچ نے کہ اُنھون نے جو
اپنے ہاتھ خون ناحق سے بھرے اور اتنا بڑا گناہ کیا گویا وہ نسل بنکو کو تخت سلطنت ملنے
کے لیے مساعدات تھے اُنکے دلون پر ایسا سخت صدمہ پہونچایا کہ وہ بے تکلف بنکو اور
اُسکے لڑکے کے خون کے پیاسے ہوے اور اس فکر مین ہوے کہ انھین مار کر جادوگرنیون
کی پیشین گوئی کو جسکا نتیجا ہونا اُنھون نے اپنے حق مین پورے طور سے دیکھ لیا تھا غیر ممکن العمل بنا دین
اس غرض کے لیے ایک دن اُنھون نے بڑی دھوم سے کھانا کیا جسمین بڑے بڑے
امرا و وزرا مدعو کیے گئے - اور نہایت ادب سے بنکو اور اُسکا لڑکا فلینس دونون
بڑے تپاک و عزت سے اُسمین بلائے گئے - بنکو کے آنے کا جو راستہ تھا وہان میکبتھ نے چند
قاتلون کو معین کر دیا تھا جنھون نے بنکو کا کام تو تمام کیا - مگر شب تاریکی کی وجہ سے فلینس
کسی طرح اُس کشمکش مین بچ گیا - فلینس سے بہت بڑے شاہی خاندان کی ابتدا پڑی - آگے چلکر
یہ اسکاٹلینڈ کا بادشاہ ہوا - اور اُسکی نسل مین جیمس ششم اسکاٹلینڈ و جیمس اول انگلینڈ کا
اخیر بادشاہ ہوا - اور وہ اپنے عہد مین اسکاٹلینڈ اور انگلینڈ دونون پر ساتھ حکمران تھا —
کھانے پر ملکہ بھی بیٹھی - اُسکے انداز بڑے شفیق و شاہانہ تھے - جس سے تمام مہمان
محفوظ و دلشاد ہوے - میکبتھ شرفا و امرا سے بڑے اخلاق سے باتین کرتا - اور کہتا
کہ اس ملک کی جتنی عمدہ اور اچھی چیزین ہین وہ سب اسوقت یہان موجود ہین بجز ایک
میرے پیارے دوست بنکو کے کہ جسکی غیر حاضری پر تنبیہ کرنی پڑی مبادا کوئی حادثہ تو

اسکا مانع نہ ہوا ہو جسکا ہم سب کو رنج کرنا پڑے ۔

یہ باتین ہو رہی تھین کہ بنکو مقتول کی روح کمرے مین داخل ہوئی اور جس کرسی پر میکبتھ بیٹھنا چاہتا تھا اُسپر جا بیٹھ گئی ۔ گو میکبتھ بڑا جری آدمی تھا ایک مرتبہ شیطان سے بھی مقابلہ پڑتا تو منھ نہ موڑتا ۔ مگر اِس وحشت ناک ماجرے سے اُسکے چہرے کا رنگ اُڑ گیا اور لب بسکوت دیر تک اُس صورت کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھتا رہا ۔ اُسکی ملکہ و نیز دیگر سردار اُسکی یہ کیفیت دیکھکر کہ خالی کرسی کی طرف ایسا کہ اُنھین معلوم ہوا ٹکٹکی باندھے بڑے غور سے دیکھ رہا ہے گھبرا گئے ۔ اور اُسکی بی بی نے جھک کر اُسکے کان مین کہا ڈرتے کیا ہو یہ اُسی قوت متخیلہ کا اثر ہے جسنے ڈنکن کے مارتے وقت ہوا مین خنجر لٹکا دکھایا تھا لیکن میکبتھ نے اُس صورت کی طرف سے نظر نہ پھیری اور کسی بات پر کچھ دھیان نہ کیا ۔ بلکہ اُسی گھبراہٹ مین اُس صورت کو مخاطب ٹھہرا دیا ایسے کلمے منھ سے نکالے جس سے اُسکی بی بی کو افشاے راز کا کھٹکا ہوا اور جلدی سے اُن مہمانون کو یہ کہکر رخصت کیا کہ اکثر بھیڑ مین ضعف و ناتوانی سے یہ کیفیت اِسپر طاری ہو جاتی ہے —

اِسی وقت سے میکبتھ کے دلمین خیالات فاسد اپنا گذر کرنے لگے ۔ اِسکی اور اِسکی بی بی کی نیند وحشت انگیز خوابون سے بالکل بے لطف تھی ۔ بنکو کی ہلاکت تو مضرت رسان تھی ہی فلینس کا بچ جانا اُنکے لیے اور بھی ستم تھا ۔ جیسے وہ جانتے تھے کہ شاہون کا ایک سلسلہ اُسکی ذات سے شروع ہوگا جو ہماری اولاد کو تخت سے اُتار دینے کے باعث ہونگے ۔ اِنھین سب خیالات سے وہ بیچین تھے ۔ اور میکبتھ کے دلمین آیا کہ ایک مرتبہ پھر اُن جادوگرنیون سے ملنا چاہیے ۔ جنسے اب اپنی خراب حالت کی کچھ کیفیت سمجھے ۔

آخر کھوجتے کھوجتے اُنھین ایک جنگل کے غار مین پایا ۔ جہان وہ اُسکے آنے کی خبر پہلے سے دریافت کرکے اپنے طلسم و افسون کی تیاری مین مشغول تھین ۔ جنکے ذریعے سے پلید روحین اُسکے پاس مستقبل حالات کی خبر دیتین ۔ اُنکے طلسم و افسون کے

اجزا مینڈک - چمگادڑ - سانپ - گرگٹ کی آنکھین - کتون کی زبان - چھپکلیون کے پاؤن چو
بازو - اژدہے کی کھال - بھیڑیے کے دانت - ڈولفن کی سومیائی - زہریلے درخت
کی جڑ - (جسکو زیادہ اثر کے لیے اندھیرے مین کھودتے ہین) - بکری کا زہر
یہودی کا کلیجہ ایسے درخت کے پتے پر جو عموماً قبر مین ہوتا ہے - طفل مردہ کی انگلی
یہ سب چیزین بڑی سی دیگ مین ڈالی جاتی تھین اور خوب جوش کھانے پر سور
کے خون سے ٹھنڈی کیجاتی تھین - اور انمین ایک ایسی مادہ سور کا خون بھی
تھین جو اپنے بچے کو کھا چکی تھی - اور آگ مین قاتلون کے بدن کی چربی ٹپکائی
اور انھین اجزا و طلسمات سے پلید روحین تابع ہو کر انکے سوالات کے
جواب دیتی تھین -

میکبتھ سے استفسار کیا گیا کہ آیا وہ اپنے شبہون کو انسے دریافت کرنا چاہتا ہے
یا روحون سے جو انکے استاد ہین - انکے ظاہری اسباب وحشت ناک دیکھکر وہ ذرا
نہ ڈرا - اور نڈر ہو کر جواب دیا - وہ روحین کہان ہین دکھلاؤ تو سہی - انھون نے
روحون کو آواز دی جو شمار مین تین تھین - انمین سے پہلے ایک ہتھیار بند جوان
کی صورت مین دکھائی دی اور میکبتھ کا نام لیکر اسنے متوجہ کیا اور کہنے لگی کہ رئیس
فائف سے خبردار رہنا - جسے سنکر میکبتھ نے اسکا شکریہ ادا کیا کیونکہ میکڈف
رئیس فائف کی طرف سے میکبتھ کو ہمیشہ خطرہ رہتا تھا -

اسکے بعد دوسری روح ایک خونخوار لڑکے کی صورت مین دکھائی دی - اور
میکبتھ کا نام لیکر پکاری اور کہنے لگی کہ تم دل مین کچھ خوف نہ رکھیو بلکہ لوگون کی قوت
پر ہنسا کرو اور سب کو ہیچ سمجھو - کیونکہ معمولی پیدائش کا آدمی تمھین کوئی ایذا نہین
پہونچا سکتا بے خوف و خطر مردانہ وار زندگی بسر کرو - بادشاہ یہ سنکر کہ اٹھا
میکڈف بے رہ - مجھے تجھسے ڈرنے کی کوئی وجہ نہین - مگر مزید اطمینان کے لیے

Macduff

تجھے زندہ نچھوڑونگا - زر و روغوت سے کہونگا کہ تو جھوٹا ہے - بادل گرجے یا تڑپے اب میری نیند مین خلل نہین آنے کا -

ازان بعد تیسری روح ایک تاجدار لڑکے کی صورت ہاتھ مین ایک درخت لیے نمودار ہوئی اور میکبتھ سے کہا کہ تم سازشون سے گھبراؤ نہین تاوقتیکہ برنم کا جنگل ڈن سنین پہاڑ پر تمھارے مقابلے مین نہ آئیگا - تم مغلوب نہوگے - میکبتھ نے کہا یہ تو خوب علامت تبلائی - بھلا جنگل کون اکھاڑ سکتا ہے جسکے درختون کی جڑین اسطرح زمین مین پیوستہ ہین - معلوم ہوتا ہے کہ مین عمر طبعی کو پہونچ کر مرونگا - بیچ مین کوئی ناگہانی موت مجھے نہین ستا سکتی - لیکن ایک بات پوچھنے کو میرا بہت دل چاہتا ہے اگر اپنے علم کے زور سے تم بتا سکو تو بتاؤ وہ یہ کہ آیا بنکو کی اولاد کبھی حکمران ہوگی - اتنے مین دیگ زمین مین سما گئی - اور ایک عمدہ نغمے کی آواز سنائی دی جسکے بعد آٹھ صورتین بادشاہون کے لباس مین میکبتھ کے پاس سے گذرین جسکے پیچھے بنکو ایک بلورین جام لیے ہوئے نکلا اور اس جام مین اور بھی بہتیری صورتین نظر آتی تھین - بنکو اپنی خونخوار آنکھون سے میکبتھ کی طرف دیکھکر ہنسا اور انکی طرف اشارہ کیا جس سے میکبتھ کو معلوم ہوا کہ یہ بنکو کی نسل سے ہین جو میرے بعد تخت اسکاٹلینڈ پر حکمران ہونگی — اور جادوگرنیان گاتی بجاتی تھوڑی دور تک تعظیماً اسے پہونچانے آئین اور پھر غائب ہوگئین - اور اسی وقت سے میکبتھ خوفناک و خونخوار حالت مین رہنے لگا -

جادوگرنیون کے غار سے نکل کر جو خبر پہلے اسکے کان مین پڑی وہ یہ تھی کہ میکڈف رئیس فائف بھاگ کر انگلینڈ چلا گیا - کہ وہان میلکام بادشاہ سابق کے بڑے لڑکے سے مل جائے جو وہان میکبتھ کے مقابلے مین فوج جمع کر رہا تھا - میکبتھ کو یہ خبر سُنکر بڑا غصہ آیا اور محل فائف مین جا کر میکڈف کی بی بی اور اسکے لڑکون کو جو پیچھے رہگئے تھے و نیز دیگر متعلقین میکڈف کو جنسے ذرا بھی رشتہ داری میکڈف کے ساتھ

Birnam
Dunsinane
England

ثابت ہوئی تہ تیغ کیا۔

اس سے اور نیز ایسی ہی اور چند حرکتون سے تمام ارکین سلطنت کے دل اُس سے پھر گئے۔ چنانچہ میلکام اور میکڈیف جب انگلینڈ سے اپنی فوج لیکر چلے تو بہت سے ملازمین سلطنت اُنسے مل گئے اور باقی جو میکبتھ کے خوف سے ایسی جرات نکر سکے وہ دل سے اُنکی فتح کے لیے دست بدعا تھے۔ غرضکہ آہستہ آہستہ اُسکے سئے ملازم چھٹ گئے۔ ہر شخص اس ظالم سے نفرت کرنے لگا۔ کوئی اُسکا پیار یا اعزاز نکرتا تھا۔ ہر شخص اُسکی طرف سے مشکوک رہتا۔ اب ایسی حالت انتشار مین بادشاہ گرفتار ہوا کہ اُسے ڈنکن مقتول کی حالت پر رشک آتا اور دلمین خیال کرتا کہ کیسا اچھا ہے۔ وہ زمین مین سو رہا ہے کہ جسکے حق مین پوشیدہ سازشون کا کوئی اثر نہین پہونچ سکتا۔ نہ تلوار سے اُسے کھٹکا نہ زہر کا غم۔ نہ خانگی عداوتون سے تشویش نہ بیرونی فوج کا ہراس۔

اسی حالت مین ملکہ جو اُسکے خباثت کی جزو اعظم تھی اور جسکی گود مین دبک کر رات کے دہشت انگیز خوابون سے جو اُن دونون کو بیچین کرتے تھے وہ اطمینان و راحت پاتا تھا۔ مگر راہی ملک عدم ہوئی۔ یہ بھی قیاس کیا جاتا ہے کہ اپنے گناہ کی پشیمانی و نیز عام لوگون کے استکراہ و کشیدگی سے وہ آپ اپنی ہلاکت کی باعث ہوئی۔ جسکے مرنے سے یہ بالکل تنہا پڑ گیا۔ دور تک دیکھتا تھا مگر کوئی شخص اُسکا شفیق و خبرگیران نظر نہین آتا تھا۔ کوئی دوست ایسا نہین ملتا تھا۔ جسپر اپنے بُرے ارادون مین کسیطرح کا وہ بھروسہ کرے۔

میکبتھ زیست سے بالکل مایوس ہوا۔ اور ہر دم اُسے موت ہی کا خیال رہتا لیکن جب میلکام کی فوج قریب پہونچی تو اُسکی پرانی شجاعت نے عود کیا اور اُسنے چاہا (جیسا کہ اُسکے سے ظاہر ہوتا تھا) کہ ہتھیار لگا کر جان دینی چاہیے۔ علاوہ برین اُن روحون کی پر دغا باتون پر بھی اُسے کسی قدر یقین تھا۔ اور اُسے روحون کا یہ قول یاد آیا

کہ معمولی پیدائش کا آدمی تمھین ہرگز ایذا نہین پہونچا سکتا۔ اور یہ کہ جبتک برنم کا جنگل تمھارے مقابلے مین ڈنسی نن پہاڑی پر نہ آئیگا تم مغلوب نہو سکوگے جسکو وہ سمجھتا تھا کہ غیر ممکن الوقوع ہے۔ یہ سمجھ کر آسنے اپنے قلعہ مین جگہ لی جسکی ناممکن التسخیر مضبوطی محاصرین کی ہمت توڑ دیتی تھی۔ اور بے تکلف میلکام کے حملہ کا منتظر رہا۔ ایک روز کا واقعہ ہے کہ ایک ملازم اسکا خوف سے لرزان رنگ چہرے کا فق اسکے پاس آیا کہ مارے خوف کے منھ سے بات تک نہ نکلتی تھی اور یہ بیان کیا کہ پہاڑی پر مین کھڑا پہرا دیتا تھا مجھے دفعتہً ایسا معلوم ہوا گویا جنگل اکھڑا میری طرف چلا آتا ہے۔ میکبتھ نے کہا تو جھوٹا ہے۔ اچھا مین دیکھتا ہون اگر تیری بات غلط ٹھہری تو زندہ درخت مین ٹنکا دونگا کہ مارے بھوکون کے تیری جان نکل جائے۔ اور اگر یہ بات صحیح نکلی تو مین جانونگا کہ تو میرا خیرخواہ ہے۔ اب میکبتھ کے ارادے ضعیف ہوئے اور روحون کی ذومعنی تقریر سے اسوقت بڑا شک آسے پیدا ہوا۔ آسے یہ اعتقاد تھا کہ جبتک ڈنسی نن پر برنم کا جنگل نہ آئیگا مین مغلوب نہونگا۔ اب جنگل کو بھی متحرک دیکھ لیا۔ اور دلمین کہا۔ خیر یہ سب صحیح۔ مگر جب نہ جائے ماندن و نہ پائے رفتن کا معاملہ ہے تو لامحالہ نکل کر مقابلہ ہی کرنا مناسب ہے۔ اور اپنی زندگی کو مردانہ وار اخیر تک نباہ دینا اولی ہے غرضکہ مایوسی کی حالت مین وہ محاصرین کے مقابلے کو بڑھا جو بالکل ہی زیر قلعہ آچکے تھے۔

اس ملازم نے جو جنگل کے چلنے کا ایک نیا مضمون حیرت افزا سنایا آسے یون بہ آسانی ذہن قبول کر لیگا کہ حملہ آور فوج جب برنم کے جنگل مین سے ہو کر چلی تو میلکام نے باین سپہ سالاری اپنی فوج کو یہ حکم دیا کہ ہر ایک جوان فوج کا ایک ایک ٹہنی جنگل مین سے کاٹ کر اپنے منھ کے سامنے لگالے تا فوج کی پوری تعداد کسی کو معلوم نہو سکے چنانچہ فوج ٹہنی لگائے ہوئے جو بڑھی تو دور سے میکبتھ کا ملازم دیکھ کر ڈر گیا۔ چنانچہ اسطرح روحون کا کہا دیکھنے مین آیا۔ جسکے مفہوم کے سمجھنے مین میکبتھ نے مغالطہ کھایا۔

اب ایک خاصی لڑائی شروع ہوئی۔ میکبتھ گو اپنے ہمراہیون کی طبیعت سے خوب واقف تھا کہ ظاہر مین وہ اُسکے دوست تھے لیکن باطن مین اُسسے بُرا جانتے تھے اور میلکام اور میکڈوف کی طرف میلان خاطر رکھتے تھے۔ مگر پھر بھی بڑی بہادری سے حملہ آور ہوا جو سامنے آیا اُسے دونیم کیا۔ اور اسی طرح مارتے کاٹتے وہان پہونچا جہان میکڈوف لڑ رہا تھا۔ میکڈوف کو دیکھکر اور روح کا قول یاد کرکہ میکڈوف سے ہمیشہ خبردار رہنا وہ چاہتا تھا کہ لوٹ جائے مگر میکڈوف کہ اُسکی تلاش ہی مین تھا اُسے کب لوٹنے دیتا۔ میکڈوف دیکھتے ہی اُسکے سامنے آیا اور لڑنے پہ اپنی آمادگی ظاہر کی۔ اپنی بی بی اور لڑکے کے غم کا بخار اُسے گالیان دیکر خوب نکالا۔ میکبتھ نے جسکی طبیعت خون سے بھر گئی تھی چاہا کہ ٹال لیجائے۔ مگر میکڈوف نے اُسے ظالم۔ خونی۔ جہنمی۔ حرامزادہ وغیرہ کہکر اپنے ساتھ لڑنے پر برانگیختہ کیا۔

میکبتھ کو اسوقت روح کا قول یاد آگیا کہ معمولی پیدایش کا کوئی آدمی تمھین مار نہین سکتا۔ اور باستقلال تمام مسکرا کر میکڈوف سے کہنے لگا اپنی کوشش کیون برباد کرتے ہو۔ میرا مارنا اور ہوا پر خنجر سے نقش کرنا ایک ہے۔ میری زیست مین طلسمی تاثیر ہے جس سے معمولی پیدایش کا کوئی شخص مجھے ایذا نہین پہونچا سکتا میکڈوف نے جواب دیا کہ طلسم کا خیال نکال ڈالو اور جن روحون نے تمھین بکار رکھا ہے اُنسے کہدو کہ میکڈوف معمولی پیدایش کا آدمی نہین ہے۔ انسان کی پیدایش کا جو دستور ہے اُسکے خلاف اُسکی پیدایش ہے یعنے قبل از اختتام مدت حمل مین پیدا ہُوا ہون۔

میکبتھ جسکا یہ آخری مضمون بھی غلط نکلا میکڈوف سے کہنے لگا۔ لعنت ہے اُسپر جسنے مجھ سے کہا۔ آیندہ سے مین جانتا ہون کہ ہرگز جادوگر یا روح کی ذومعنی تقریر پر اعتماد نکرنا چاہیے۔ دیکھو کیسا مجھے دھوکا دیا۔ وہ ایک باتین سچی کہکر

اخیر مین کیسا اُس پیچ دار لفظ سے نااُمید کیا۔

میکڈف نے بہ تحقیر تمام اسکا جواب دیا۔ رہیے۔ میرا قصد ہے کہ شیطان کی طرح آپ کی شہرت دون۔ اور ایک تختے پر آپ کی تصویر کھنچواکر اور یہ لکھواکر کہ ظالم کی صورت دیکھتے جاؤ شارع عام پر لٹکوا دون۔

ایک مرتبہ پھر مایوس میکبتھ کے دلمین جرأت پیدا ہوئی اور کہنے لگا مین ایسی زندگی پسند نہین کرتا کہ تمھارے میلکام کے قدمون کی خاک چومنی پڑے۔ اور عام خلقت کی بدگوئیان سُنون۔ گو برنم ڈلنسی نن پر آگیا اور میرے مقابلے کو بھی وہ شخص موجود ہے جو معمولی پیدائش کا نہین ہے۔ لیکن ایک مرتبہ مین آخری کوشش ضرور کرونگا۔ غرضکہ اسی مجنونانہ الفاظ مین آشے اکبارگی میکڈف پر وار کیا۔ جو بعد تھوڑی دیر لڑنے کے آخرش غالب آیا اور اُسکا سر کاٹ کر میلکام کو نذر گذرانا۔ جسنے اس ذریعہ سے وہ سلطنت حاصل کر لی جو غاصب کی فطرت سے اِتنے دنون اُسکے پاس نہ تھی اور تمام رعایا و ارکین کی خوشی سے وہ ڈنکن حلیم المزاج کے تخت پر جلوہ افروز ہوا

خاتمة الطّبع

الحمد للّٰہ کہ مجموعۂ افسانۂ دلپذیر کے بیس قصّون مین کا یہ پانچوان قصّہ جو مجموعۂ مذکور الصّدر مین شامل ہے اِس سے پہلے مطبع اودھ اخبار لکھنؤ مملوکۂ عالیجناب مُعلّی القاب جناب مُنشی نول کشور صاحب سی۔ آئی۔ ای مین چھپا اب شاخِ مطبع موصوف واقع کانپور مین باہتمام مُنصرم باکمال جناب مُنشی بھگوان دیال صاحب ماہ جنوری سنہ ۹۰ء مین پہلی مرتبہ چھپکر زیورِ طبع سے آراستہ و پیراستہ ہُوا۔

بعون خالق کون و مکان و فضل خلاق زمین و زمان سی

یہ انگریزی کتاب ٹیلیس فرام شکسپیر کی مجموعۂ افسانۂ دلپذیر کے بیس قصون مین کا چھٹا
دلچسپ فسانہ جو حقیقت مین حکمت آموزیکا خزانہ ہے موسوم بہ

قصہ تاجر وینس

جسکو علامۂ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب یاکوٹی وکیل منصفی بانسگانو
ضلع گورکھپور نے بایمائے مطبع اودھ اخبار بمحاورات سلیس انگریزی سے اردو مین ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور مین حسن و زیبائی چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وینس مین شائلاک نامے ایک بخیل تاجر تھا کہ انگریزی تاجرون کو سود پر روپیے
دے دے کر بہت کچھ دولت جمع کر لی تھی اور اپنے سود وصول کرنے مین ایسی قسی القلبی و سختگیری
کو کام فرماتا کہ جس سے سب شہر والون کو اُس سے نفرت ہوگئی تھی اور خاص کر اینتھانیو
کہ وینس کا ایک نوجوان تاجر تھا اُسے بہت ہی ذلیل و ناپاک سمجھتا تھا۔ اینتھانیو ایک سخی و رحم دل
تاجر تھا عند الحاجت دوستون کو روپیے دیدیا کرتا تھا اسلیے شائلاک بھی اُس سے
خار رکھتا تھا۔ جب یہ دونون مین کسی جگہ ملاقات ہوجاتی تو اینتھانیو اُسکی توہین مین
دریغ نکرتا۔ اور بعض وقت گیر اُسے ضرور کہتا جسے سنکر بظاہر تو شائلاک صبر کرجاتا اور
کچھ جواب نہ دیتا مگر دل مین اُن سخت کلامیون کے عوض لینے کی فکر مین ہمیشہ رہتا۔

وہان کے سارے باشندون مین اینتھانیو زیادہ رحم دل اور عہد و پیمان کا سچا تھا
اور اُسکی طبیعت خلق و تواضع سے کبھی سیر نہوتی خلق و رحم دلی مین پرانے رومن کا
پیرو اُس سے بڑھکر ملک اٹلی مین کوئی دوسرا نہ تھا۔ یون تو سب ہی اُسکے دوست تھے

Venice Shylock Anthonio

Italy

مگر زیادہ مقرب اور پیارا دوست اُسکا بی سینیا شہر کا ایک شریف زادہ تھا جسنے تھوڑی سی ارث اپنے باپ کی جو اُسے ملی تھی فضول خرچی مین برباد کر کے جیسا کہ بگڑے ہوے امیرزادون کا دستور ہے مفلس بن بیٹھا تھا - اور جب کبھی خرچ کی ضرورت اُسے آن پڑتی تو این تھانیو بلا تامل اُسے دیا کرتا - غرضکہ دیکھنے مین وہ دو تھے ورنہ باعتبار جان و مال کے ایک ہی تھے -

ایک دن بی سینیا نے آکر این تھانیو سے کہا کہ ایک عورت سے مجھے کمال الفت ہے جی چاہتا ہے کہ اُس سے بیاہ کر لون ظن غالب ہے کہ یہ بیاہ رفع افلاس و تنگدستی کا باعث ہو کیونکہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ اُسکا باپ بہت کچھ مال و دولت چھوڑ کر مرا ہے جسکا وارث سواے اُس لڑکی کے اور کوئی دوسرا نہین ہے - مین اُسکے باپ کے زمانہ حیات مین اُسکے گھر جایا کرتا تھا - ایکدن مین نے اُس سے بیاہ کی درخواست کی جسے سُنکر اُسنے سر ہلایا اور معلوم ہوا کہ وہ راضی ہے - مگر مین اپنے پاس روپیہ نہین دیکھتا کہ بمقابلہ اُس مالدار عورت کے سامان شادی مُہیا کر سکون اسلیے تمھارے پاس آیا ہون کہ اسوقت اگر کچھ خرچ سے مدد کرو اور تین ہزار روپیہ قرض دو تو کمال نوازش ہے -

این تھانیو کے پاس اُسوقت روپیے نہ تھے کہ اُسکو قرض دیتا البتہ تھوڑے دنون مین اُسکے چند جہاز مال تجارتی سے بھرے ہوے آنے والے تھے جسکے بھروسہ پر بی سینیا کو کہا چلو شائلاک سے کہ ایک بڑا بھاری سیٹھ ہے تین ہزار روپیہ تمھین قرض دلا دون جب شائلاک کے پاس وہ دونون گئے اور این تھانیو نے تین ہزار روپیہ قرض مانگے اور کہا جو کچھ مناسب سمجھو اسپر سود لگا لو - میرے مال تجارتی سے بھرے ہوے چند جہاز آتے ہین جب وہ آئینگے تب تمھارا روپیہ واجب الادا ہوگا اسباب سے لینا یا نقد روپیے سے لینا - یہ سُنکر وہ یہودی اپنے دلمین کینہ ہاے دیرینہ کو سوچنے لگا اور خیال کرنے لگا کہ اسنے میرے ساتھ ایسی ایسی برائیان کی ہین کہ اگر اسکا کچا گوشت

کاٹ کر کھائے تو روا ہے۔ اسکو فرقۂ یہودی سے کمال نفرت ہے۔ یہ فقط میرے جلانے کیواسطے
یہ بلا کسی عوض کے لوگون کو روپیے دیتا ہے۔ اور سوداگرون مین بیٹھ کر میرے انتفاع جائز
کو سود ناجائز سے تعبیر کرکے بیہودہ توہین بھرے کلمون سے مجھے ہمیشہ یاد کیا کرتا ہے۔
لعنت ہے میری ذات پر اگر مین ان سب باتون کو بھول جاؤن اور اُسے روپیے
دیدون۔ اینتھانیو نے دیکھا کہ یہود کچھ جواب نہین دیتا اور کچھ بیٹھا سوچ رہا ہے تو اُس سے
صبر نہو سکا اور کہا میان سُنتے ہو۔ دوگے یا نہین۔ اسپر تو یہود سے بھی نہ رہا گیا اور کہا
وہ اینتھانیو، جماعت تجار مین کئی بار اور یون گلی کوچے مین تو اکثر تمنے مجھ پر اور میری
بخیلی پر لعن وطعن کیا ہے۔ جسے سُنکر حسب دستور قوم (کہ صبر وشکیب یہود کی علامت ہے)
مین نے بُردباری وتحمل سے کام لیا۔ اور بارہا تمنے مجھے بے ایمان اور سگ خونخوار
بھی کہا ہے اور یہودون کی وضع پر نفرت ظاہر کی ہے دو چار بار تمنے میری طرف
لات بھی اُٹھائی ہے گویا مین آدمی نہ تھا۔ لنیڈی کتا تھا۔ اب کہ تمھین میری مدد کی ضرورت
آن پڑی ہے تو کہتے ہو شائلاک کچھ روپیے قرض دو، تم ہی سمجھو کہ کہین کتون کے پاس
بھی روپیے ہوتے ہین تمھاری عقل مین یہ بات آتی ہے کہ لنیڈی کتا تین ہزار روپیے تمھین
قرض دیدیگا۔ چہارشنبہ کی بات ہے کہ تم مجھے گالیان دے رہے تھے اور دو ہی ایک
دن گذرے ہونگے کہ تمھین کتا کہتا ہوا مین نے اپنے کانون سُنا ہے۔ کیا آپ کی خوش
اخلاقیان اسبات کی مقتضی ہین کہ مین آپ کو روپیہ حوالہ کرون۔ اینتھانیو نے جواب دیا
تمھاری نسبت مین جو کچھ کہتا ہون ہمیشہ کہتا رہونگا اور ہمیشہ تمھاری توہین وتذلیل مین
ساعی رہونگا۔ روپیہ جو تمسے قرض لینے آیا ہون تو کچھ دوست بن کے نہین آیا ہون
قرض لینے سے اور دوستی دشمنی سے کیا نسبت بلکہ سچ پوچھو تو قرض دشمن ہی بن کے
لیا جاتا ہے فرض کیجیے کہ مین آپ کا دوست ہون مگر جب مین نے قرض لیا تو اُسوقت
یہ خیال کر لیا اگر مدت معینہ کے اندر ادا نہوا تو آپ نالش کیجے اور تاوان لیے بغیر

نہین رہنے کے۔ شائلاک نے کہا کہ میری باتون سے آپ ایسا خفا کیون ہوگئے مین آپکا دوست ہون اور ہمیشہ مجھے آپ اپنا خیرخواہ تصور کیا کیجیے۔ مین نے آپ کی ساری باتون کو دل سے بھلا دیا اور خاطر جمع رکھیے کہ مین آپ کو بلا سود روپیہ قرض دونگا اور آپ کا کام ہرج نہین ہونے کا۔ ان بناوٹ کی باتون سے این تھانیو بڑا متعجب ہوا اور یہودنے پھر اپنی مہربانیون کا چاپلوسی بھرے فقرون مین اظہار کرنا شروع کیا اور کہا مین نے جو چند شکائتین آپ کی آپ کے منھ پر کین اُس سے صرف آپ کا متوجہ کرنا مقصود تھا ورنہ دل مین میرے اُسکا کچھ بھی اثر نہین ہے۔ مجھ سے تین ہزار روپے ابھی لیجیے اور مین آپ سے سود بھی نہین لینے کا۔ ہان اگر مناسب سمجھیے تو کسی وکیل کے پاس چلیے اور ایک دستاویز باین اقرار لکھ دیجیے کہ اگر مدت معینہ کے اندر مدیون زرقرضہ ادا نکرے تو دائن کو اختیار ہے کہ آدھ سیر گوشت جس مقام سے چاہے اُسکے بدن سے کاٹ لے کیونکہ لکھا پڑھی اور اِس شرط سے معاملہ خوب مستحکم ہوجائیگا ورنہ زبانی معاملے قابل اطمینان نہین ہوا کرتے۔

این تھانیو نے کہا مجھے منظور ہے آپ دستاویز لکھا لائیے مین اپنے دستخط کردونگا اور آپ کی اِس نوازش پر بہت کچھ شکریہ ادا کرونگا۔

بی سینا نے اپنے دوست کو ایسی دستاویز کے لکھنے سے منع کیا مگر اُسنے نمانا اور کہا کہ جتنا مین قرض لیتا ہون اُس سے کہین زیادہ کا اسباب میرے جہاز مین آتا ہے جو میعاد معینہ کے اندر آجائیگا تو پھر ایسے اقرار نامہ لکھنے مین کیا ہرج ہے۔

شائلاک یہ بحث سُنکر ہنسا اور کہا " بابا ابراہیم، یہ لوگ کیسے شکّی ہین چونکہ اپنے کاروبار مین یہ لوگ سخت وہمی ہین اِسی لیے دوسرون سے بھی بدگمان رہتے ہین " ۔ بی سینا، کیا تم سمجھتے ہو کہ درصورت انقضاء میعاد فی الحقیقت مین گوشت کاٹ لونگا۔ آدمی کا آدھ سیر گوشت لیکر مین کیا کرونگا۔ کٹے گوشت مین کچھ ایسی برکت وعظمت بھی نہین ہے۔ بھیڑ کا یا گاے کا بھی نہین ہے کہ کھانے ہی کے کام آئیگا۔ ہتیا طاً

یہ شرط بنظر استحکام معاہدہ لکھا لئے لیتا ہون۔ آیندہ تمھاری خوشی چاہو لو یا نہ لو۔ اتحاد دیرینہ کے قائم رکھنے کے لیے یہ روپیہ تمھین دیتا ہون لو توبھی واہ واہ اور نہ لو توبھی واہ واہ۔

یہود کی اُن باتون سے ایک بھی بی سینا کو پسند نہ آئین اور ہرگز اُسکی راے نہ تھی کہ اسکا دوست اُسکے لیے اپنے کو ایسی سخت شرط کا پابند کرے۔ مگر اینتھانیو نے بی سینا کی ایک نہ سُنی اور یہ سمجھ کر کہ یہ لکھ دینا ایک قسم کی تفریح ہے (جیسا کہ یہود نے بیان کیا تھا) دستاویز پر اپنے دستخط بنا دیے۔

وینیس کے قریب بیل منٹ ایک جگہ ہے جہان وہ عورت جسکے ساتھ بی سینا نکاح کرنے والا تھا رہتی تھی اور پورشیا نام تھا لیکن یہ وہ پورشیا نہین ہے جسکے باپ کا نام کیٹو اور شوہر کا نام بریوٹس ہے اور جسکی کہانی ہم لوگ روز کہا کرتے ہین۔

اینتھانیو نے اپنی جان پر بازی لگا کر سب کچھ سامان درست کر دیا اور بی سینا گریشیانو نامے ایک مرد شریف کو ساتھ لے بڑے تزک و احتشام سے بیل منٹ کی طرف روانہ ہُوا۔

بی سینا کے پہونچنے کے تھوڑے ہی عرصے بعد اُن دونون مین عقد ہو گیا۔

بی سینا نے پہلے جا کر پورشیا سے کہا۔ میرے پاس مال و دولت تو ایسی بہت کچھ نہین ہے البتہ شرافت و اعزاز خاندانی ایک ایسی چیز میرے پاس ہے جسپر فخر کرنا مجھے زیب دیتا ہے۔ وہ عورت کہ صرف اُسکے حسن و خوبی کی طالب تھی مال و دولت سے تو آپ ہی اُسکا گھر بھرا تھا دولت شوہری کی اُسے کیا تمنا ہوتی بولی مجھے مال و دولت کی اگر ہزار حصے تمنا ہے تو دس ہزار حصے حسن و خوبی کی تلاش ہے۔ اور پھر ایک بڑے انداز سے شرما کر اپنی انکساری ہی انکساری کا اظہار کرنے لگی کہ گو مین ایک ناتربیت یافتہ و غیر تعلیم یافتہ عورت ہون اور بالکل ناتجربہ کار ہون۔ مگر جاے شکر ہے کہ عمر کچھ ایسی

Belmont
Portia
Cato
Brutus
Gratiano

بہت پختگی پر ابھی نہین آئی کہ صحبت نیک اپنا اثر مجھ مین نہ دکھا سکے۔ میری دلی آرزو یہی کہ مین اپنے آپ کو بالکل تیرا تابع و مقلد بنا کر رہون اور بلا ہدایت تیرے کوئی کام نکرون کیونکہ مین خوب اچھی طرح جانتی ہون کہ مجھ مین تجھ مین آج سے ایک نیا تعلّق پیدا ہُوا اور ایک نئے قسم کا انتظام دنیاوی ہمارے متعلق ہُوا۔ کل تک تو مین اس مکان کی مالک اور ان نوکرون کی آقا تھی اور اپنے کامون مین اپنی ذات کی خودمختار تھی۔ مگر آج سے یہ مکان اور یہ خوادم اور مین غرضکہ سب کچھ تیرے ملک خاص ہین۔ اور ایک چھلا دیکر کہا کہ اسی چھلّے کے ساتھ سب چیزین تیری ہو گئین۔

بی سینا بہت متحیر ہُوا کہ ایسی مالدار شریف زادی مجھ ایسے ناچیز آدمی پر یون مہربان ہو اور اسطرح وقعت کے ساتھ مجھے خاوندی مین قبول کرے اور اُسکی نوازش و کرم کا اپنے دلمین بہت ممنون ہُوا۔ پورا پورا تو اظہار اُس مسرت کا جو اُسوقت اُسے حاصل ہوئی غیر ممکن تھا مگر موافق دستور محبت آمیز فقرون مین اُسکا شکریہ ادا کیا اور چھلا لیکر کہا کہ تا زیست مین اپنے پاس سے اسکو جدا نکرونگا۔

نی رلیسیا نامے ایک سہیلی تھی کہ پورشیا کے ساتھ ہمیشہ رہا کرتی چنانچہ جب وہ میان بی بی مین یہ باتین ہو رہی تھین تو نی رلیسیا بھی وہان موجود تھی۔ گریشی آنو (بی سینا کے ہم جلیس) نے بی سینا اور پورشیا کو خوش و خرم دیکھکر یہ کلمہ زبان پر لایا کہ اگر آپ لوگ مجھے بیاہ کرنے کی اجازت دیتے تو کیا خوب تھا۔

بی سینا نے کہا ”گریشی آنو“ اگر کہین سے تجھے بھی ایک بی بی ملجاتی تو عین میری خوشی تھی۔

گریشی آنو نے کہا مین پورشیا کی سہیلی نی رلیسیا سے بیاہ کرنا چاہتا ہون جسنے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ اگر میری بی بی نے بی سینا سے نکاح کیا تو مین ضرور تیرے ساتھ عقد کر لونگی۔ پورشیا نے نی رلیسیا سے پوچھا کیون ری یہ سچ ہے۔ نی رلیسیا نے کہا ہان

مین نے تو وعدہ کیا ہے گر جب آپ بھی اُسے پسند کرین۔ پورٹیا نے اپنی رضامندی ظاہر کی اور بی سینا کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ ریبا کو مخر کرنا چاہیے کہ تمھارا گریٹی آنو سے اپنے نکاح مین قبول کرتا ہے۔

اُن دونون عاشق و معشوق کا لطف ملاقات این تھانیو کے ایک قاصد نے آکر کھو دیا جسنے ایک ایسا وحشت انگیز خط لا کر بی سینا کے ہاتھ مین دیا کہ جسے دیکھتے ہی اُسکی رنگت بدل گئی اور چہرے پر مُردنی چھا گئی۔ یہ کیفیت دیکھکر پورٹیا سمجھی کہ کسی پیارے دوست کے مرنے کی خبر اس خط مین لکھی ہو گی جس سے اُسکو ایسا صدمہ پہونچا اور پوچھا کونسی بات اسمین لکھی ہے جسکے پڑھتے ہی تم ایسا پریشان ہو گئے۔ بی سینا نے کہا کہ اسمین ایک ایسی بات لکھی ہے کہ مجھی کو نہین بلکہ کاغذ کے دلمین بھی اُسکے غم نے داغ ڈال دیا ہو گا۔ "دو بی بی" تمکو یاد ہو گا کہ پہلے ہی ملاقات مین اپنی ناداری کا حال تم سے مین نے بیان کر دیا تھا کہ جو کچھ دولت و مال میرے پاس تھا سب مین نے لٹا پٹا کر برابر کر دیا اور اب میرے پاس ایک حبّہ بھی نہین۔ یہ سب جو مین نے سامان و تیاری کی ہے مین کہان سے لایا۔ مین نے این تھانیو اپنے دوست سے روپیہ قرض مانگا کہ یہ سب سامان درست کرون۔ اتفاق دیکھیے کہ اسوقت اُسکے پاس بھی کچھ نہ تھا مگر اُسنے میری خاطر سے شا ملاک سے تین ہزار روپیے قرض لیے اور وقت پر میری ضرورت اٹکی نہ رہی۔ اُس بدذات یہودی نے تمسک مین یہ شرط لکھائی کہ اگر مدت معینہ کے اندر این تھانیو شا ملاک کا روپیہ ادا نکرے تو شا ملاک مجاز ہے کہ این تھانیو کے سارے جسم مین سے جس جگہ کا گوشت چاہے آدھ سیر کاٹ لے۔ اور پھر این تھانیو کا خط پڑھکر سُنانے لگا جسکو بجنسہ مین یہان نقل کرتا ہون۔

میرے پیارے بی سینا میرے تمام جہاز ضائع گئے۔ یہودی کے مقابلے مین شرط ہارا۔ کیا خوب تھا کہ مرتے دم مین تجھے ایک دفعہ دیکھ لیتا۔ مگر تم میرے غم مین اپنا عیش منغص نکرنا۔ اور اگر تمھارے یہان آنے کی اجازت نہو تو سمجھنا کہ خط ہی نہین آیا تھا۔

پورشیا نے کہا "او پیارے حبیب" کوئی تردد کا مقام نہیں ہے وہاں تم جاؤ اور اشرفیاں
اپنے ساتھ لیتے جاؤ۔ ذرہ فکر و غم سے اگر میں حصہ بھی زیادہ صرف ہو جائے تو مضائقہ نہیں
مگر تمھارے سبب سے ایک بال بھی اسکا بیکا نہونے پائے۔ اشرفیوں کے خرچ کرنے میں
کچھ پس و پیش نکرنا۔ بلکہ جتنا ہی زیادہ روپیہ دیکر اُسے چھوڑا لاؤ گے اُتنا ہی زیادہ میں
خوش ہونگی ۔ اور پھر کہا کہ تم ناحق سودی روپیہ لینے گئے۔ گو میرے ساتھ تمھارا نکاح
نہیں ہوا تھا مگر تم مجھ سے جائز طور پر روپیہ مانگ سکتے تھے۔ اُسی دن اُن دونوں کا نکاح
ہوا تھا اور نیرسیا بھی اُسی وقت گریشیانو کے ساتھ بیاہی گئی تھی کہ بسینیا اور
گریشیانو وینس کی طرف روانہ ہوئے جہاں پہونچکر کیا دیکھتے ہیں کہ انتھانیو محبس میں قید ہے
بسینیا نے بیجا کر اس بے رحم یہود کے سامنے روپیہ رکھدیے مگر اُسنے نہ لیے اور
کہا کہ میعاد معینہ کے اندر کیوں نہیں داخل کیا اب میں بجز آدھ سیر گوشت کے اور کوئی
چیز نہیں لینے کا۔ نواب وینس کے سامنے اس مقدمے کے پیش ہونے کی ایک تاریخ مقرر
ہوئی۔ اور بسینیا نہایت مضطر و پریشان وہاں ٹھہرا کہ دیکھیں اس بارے میں کیا تجویز ہوتی ہے
جب بسینیا رخصت ہونے لگا تو پورشیا نے اُسے تسلی اور تشفی دیکر کہا کہ لوٹتے ہوے
انتھانیو کو بھی اپنے ساتھ لیتے آنا۔ کہنے کو تو یہ کہ دیا مگر پیچھے سے سوچی کہ جب وہ
اپنی جان ہار چکا ہے تو کیونکر یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ خلاصی پائیگا کہ میرے پاس آسکے
اور تنہائی میں خیال کرنے لگی اور سوچنے لگی کہ میں بسینیا کے دوست کی جان کسی طرح
بچا بھی سکتی ہوں۔ ہرچند کہ اُسنے بسینیا سے بڑی لجاجت اور نرمی سے (جیسا کہ عام
دستور عورتوں کی گفتگو کا ہے) کہا تھا کہ میں بلا پوچھے اور بلا رائے لیے تیرے کوئی
کام نہیں کرنے کی مگر اُسوقت اُسکی سچی ہمت اور انصاف پسند عقل نے اُسکی رہنمائی کی
اور اُسے مجبور کیا کہ وہ بلا اپنے شوہر کے پوچھے اُس وفادار دوست کو اُس حالت
خوفناک سے چھوڑانے و نجات دینے کے لیے کوشش کرے چنانچہ اُسنے قصد کیا کہ

خود چلکر وینس کی کچہری مین اینٹ تھانیو کی جان بچانے کے لیے بحث کرنی چاہیے۔
بیلیریا نامی ایک شریف زادے کو جو مشیر مجلس قانونی اور پورشیا کا قریبی رشتہ دار تھا اُسنے ایک خط لکھا جسمین ساری کیفیت مع اپنے دلی ارادے کے مندرج کر دی۔ اور لکھا کہ اگر تم مناسب سمجھو تو اپنا درباری لباس بھیج دو۔ بیلیریا نے خط دیکھتے ہی اُس قاصد کو جواب خط جسمین سارے انداز کارروائی جلسے کے مندرج تھے حوالہ کیا اور ساری ضروری چیزین جو اُسے درکار تھین دیدین۔

Bellario

پورشیا اور اُسکی سہیلی نی ریسیا دونون نے مرد کا بھیس بدلا۔ پورشیا خود تو مشیرون کا جبہ پہنکر مشیر بنی اور نی ریسیا کو اپنا محرر بنایا اور وینس کی طرف روانہ ہوئی۔ اور وینس مین پہونچتے ہی معلوم ہوا کہ اُس مقدمے کی پیشی کا آج ہی دن ہے۔ عدالت العالیہ مین باجلاس نواب وینس مقدمے کی سماعت ہو رہی تھی۔ اور وکلا اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے تھے کہ اتنے مین پورشیا وہان پہونچی اور بیلیریا کا خط جو اپنے ساتھ لیتی آئی تھی نواب کے سامنے پیش کیا جسمین لکھا تھا کہ۔ مین خود اینٹ تھانیو کی طرف سے وکیل ہو کر بحث کرنے آتا مگر مجبور ہون کہ میری طبیعت اچھی نہین ہے۔ مین اپنی طرف سے اِس نوجوان ذی علم و فضل **بالتھی سر** حکیم کو (اُس عورت کا نام بھی بدل دیا تھا) حضور مین روانہ کرتا ہون کہ بجاے میرے اینٹ تھانیو کے معاملے مین بحث کرنے کی اجازت اِسے حضور سے تفویض ہو نواب نے اُس نوجوان کو کہ درباری جبہ و دستار پہنے ہوے اُسکے پاس کھڑا تھا دیکھکر بہت تعجب کیا اور یہ نہ سمجھا کہ یہ کوئی عورت ہے کہ مردانہ لباس پہن میرے پاس آئی ہے اور بحث کرنے کی اُسے اجازت دیدی۔

اب اچھی طرح مقدمے کی تنقیح شروع ہوئی پورشیا نے پہلے چارون طرف نظر پھیر کر دیکھا تو ایک طرف وہ بے رحم یہودا اُسے نظر پڑا اور ایک طرف بی سینیا کہ اپنے دوست اینٹ تھانیو کی بغل مین بحالت غضب اُسکی مصیبت پر کھڑا رو رہا تھا۔ بی سینیا نے پورشیا

دیکھا تو سہی مگر یہ نہ پہچان سکا کہ یہ اُسی کی بی بی پورشیا ہے کہ وکیلون کا لباس پہنے ہوے اُسکی دوست کی جان بچانے پہ آمادہ کھڑی ہے -

ہرچند کہ وہ ایک منحنی اور کمزور عورت تھی مگر اس کام سے جسے اُسنے اپنے سر اُٹھا لیا تھا اُسے بہت کچھ جرأت دلائی اور اُسنے ایسی بیباکی اور دلیری سے اپنے کار منصبی کو انجام دیا کہ کسی سے ہرگز اُسکی امید نہ کیجا تی تھی - پہلے وہ شائلاک کی طرف متوجہ ہوئی اور کہا کہ مطابق قانون وینس یہود مجاز اسبات کا ہے کہ حسب شرائط مندرجۂ دستاویز اینٹھانیو کے بدن مین سے آدھ سیر گوشت کاٹ لے - اور پھر ایسی شیرین زبانی سے کرم و بخشش کی تعریف و توصیف کرنے لگی کہ سارے حاضرین جلسہ کے دل بھر آئے مگر اُس سنگدل یہود کا ذرا سا بھی دل نہ پسیجا - کہنے لگی کہ کرم فائدہ رسانی مین مینھہ کے قطرون سے جو سوکھی زمین پر گرتے ہین کم نہین - کرم بھی کیا عمدہ شے ہے کہ جسکا فائدہ کرم کرنے والے کو اور جسکے ساتھ کرم کیا جاے دونون کو پہونچتا ہے - بادشاہون کو جتنی زینت سر پر تاج رکھنے سے ہوتی ہے اُس سے کہین زیادہ زیبائیش کرم و رحم کرنے سے حاصل ہوتی ہے اور کیونکر نہ حاصل ہو جب یہ بات مسلم ہے کہ اوصاف کردگاری مین سے یہ ایک وصف ہے - اس جسم خاکی کو ذات کردگاری سے قربت حاصل کرنے کے لیے اس سے زیادہ عمدہ کوئی ترکیب نہین کہ عدل و انصاف کے وقت ہمیشہ رحم و کرم مد نظر رکھے اور اُسنے شائلاک سے کہا کہ ہم لوگون کو چاہیے کہ اللہ سے دعا کرین کہ وہ ہمکو رحم و کرم کی توفیق دے کیا تعجب کہ ہماری دعائین قبول ہو جائین - ان سب باتون کو سُنکر وہ یہود صرف اتنا بولا کہ میری دلی خواہش یہ ہے کہ حسب شرط مندرجۂ دستاویز اینٹھانیو کو سزا دون - پورشیا نے کہا کیا وہ روپیہ نہین دے سکتا کہ تم اُسکی جان لوگے اور یہ سُنکر بسینیو بھی بول اُٹھا کہ تین ہزار کیا مین کئی تین ہزار دینے کو تیار ہون اگر یہ یہود قبول بھی کرے - مگر شائلاک نے روپیے کے لینے سے انکار کیا اور اُسکے گوشت کاٹنے پر

اِصرار کرتا رہا - بی سینا نے اُس وکیل سے التجا کی کہ اگر اسوقت اجراے قانون مین تھوڑی سی تخفیف آپ لوگ مدنظر رکھیے تو اینتھانیو کی جان بچ جاتی ہے - پورٹیا نے جواب دیا کہ قانون مجریہ کے خلاف ورزی ہرگز روا نہین - پورٹیا کا بیان سُنکر یہود بھی کہنے لگا ہان خلاف ورزی قانون مجریہ گورمنٹ ہرگز جائز نہین ہے - اور یہ سمجھکر کہ پورٹیا اُسکی طرف سے بول رہی ہے وہ بولا کہ آج انصاف کرنے کے لیے ڈانیل یہان آیا ہے ” او منصف مزاج وکیل “ مین کسطرح تمھاری عزت و توقیر کرون دیکھنے مین تو تم ایک نوجوان معلوم ہوتے ہو مگر تمھاری عقل نہایت ہی تجربہ کار و دیرینہ ہے

پورٹیا نے چاہا کہ دستاویز کے الفاظ و معنی سے پوری پوری طرح اس یہود کو واقف کردے اور دستاویز کو پڑھکر کہا کہ اِس دستاویز کے اندر جو میعاد روپیے کے ادا کرنے کی مندرج تھی وہ منقضی ہوگئی اور اب یہود کو اِسبات کا اختیار حاصل ہے کہ اینتھانیو کے سینے سے آدھ سیر گوشت کاٹ لے - مگر رحم عجیب چیز ہے میرے نزدیک عمدہ بات تو یہ ہے کہ وہ اپنا روپیہ لے لے اور مین دستاویز کو چاک کر ڈالون یہ سب سن گیا لیکن اُسکا دل ملائم نہوا اور کہا قسم ہے مجھے اپنی روح و روان کی کہ کوئی کتنا ہی سمجھائیگا مگر مین اپنے ارادے سے باز نہ آؤنگا - پورٹیا نے جب دیکھا کہ یہود نہین مانتا تو اینتھانیو سے کہا عالم مجبوری ہے کیا کروگے یہود نہین مانتا اپنا سینہ کھولوا ور اُسے گوشت کاٹ لینے دو - یہ سُنتے ہی اِس یہود نے فوراً بڑی سی ایک چھری نکالی اور اُسے تیز کرنے لگا - پورٹیا نے اینتھانیو سے کہا کہ تمھارا وقت آخیر آن پہونچا کسی سے جو کچھ کہنا سننا ہو کہہ سن لو - اینتھانیو نے اپنا دل کڑا کر کے جواب دیا کہ سوا اسکے مجھے اور کچھ کہنا نہین ہے کہ مرنے کے لیے مین نے اپنے کو مستعد و آمادہ بنا رکھا ہے - اور بی سینا سے ہاتھ ملانے کے لیے ہاتھ بڑھا کر کہا تمکو خدا ہمیشہ سلامت رکھے دیکھو ہرگز یہ افسوس نکرنا کہ میرے سبب سے میرے

دوست کی جان گئی اور اگر کبھی تمھاری مقرب بی بی کی مجلس مین میرا ذکر آجائے تو میری محبت
والفت کا اظہار (جو ہمیشہ تمھارے ساتھ سچے دل سے رہا کی) کر دینا - بی سینا نے رو کر
کہا مین نے جس عورت کے ساتھ بیاہ کیا ہے اُسکو جان سے بھی زیادہ عزیز جانتا ہون
مگر تمھاری جان پر سے اپنی اور اپنی بی بی اور تمام دنیا کی جان صدقہ کرتا ہون یہ مت سمجھنا کہ
تمھارے بعد مین بہ آسایش زندگی بسر کرونگا - تمام چیزون کو چھوڑکر ایک جگہ بیٹھ رہونگا
اور دیوتاؤن کی پرستش مین مشغول اور تمھاری نجات کے لیے اُن سے دعا
مانگتا رہونگا -

اس نیکبخت عورت نے اپنے شوہر کے بڑے بول سنکر اپنے دلمین کچھ برا تو مانا مگر اتنا
کہے بغیر بھی نہ رہسکی کہ اگر بی سینا کی بی بی یہان موجود ہوتی اور اپنے شوہر کو اسطرح کہتے
ہوے سُنتی تو بڑی ہی شکر گزار ہوتی - گرجی ڈی آلو نے کہ ہر بات مین اپنے آقا کی تقلید کیا کرتا
تھا اپنے دلمین سوچا کہ اس موقع پر مجھے بھی کچھ کہنا چاہیے چنانچہ اُسنے کہا میری بھی
ایک بی بی ہے جسے مین بہت پیار کرتا ہون مگر این تھانیو کی محبت سے اُسکی محبت
کو کچھ نسبت نہین - حتیٰ کہ میری بی بی مر جائے اور مین یہ سمجھون کہ اُسکا مرنا اُس
سنگ دل دیو کے دل کے ملائم کرنے کے لیے کچھ موثر ہوگا تو مجھے ذرا بھی غم نہو -
زی رلیما کہ پورٹیا کے پاس مردون کا لباس پہنے ہوئے لکھ رہی تھی اپنے شوہر کی یہ
گفتگو سنکر بولی شکر کرو کہ یہ بات زی رلیما کے پیٹھ پیچھے تمھارے منہ سے نکلی کہین اُسکے
روبرو ایسی بات تم کہتے تو عمر بھر وہ تمھارا منہ نہ دیکھتی -

شا ملاک اُسوقت گھبرا کر بولا کہ ناحق تم لوگون کی تضیع اوقات ہوتی ہے - جلدی مجھے
حکم سنا دیا جائے کہ مین اپنا کام کرکے گھر کا راستہ پکڑون - اب سب کے سب
اس ہولناک واقعہ کے وقوع کے منتظر ہوئے اور این تھانیو کے درد و الم سے سب کا دل گھبرا گیا
پورٹیا نے پوچھا کہ گوشت تولنے کے لیے ترازو موجود ہے - اور شا ملاک سے کہا

تمکو اپنے ساتھ کوئی جراح لانا تھا اگر گوشت کٹنے مین یہ مرگیا تب کیا ہوگا - شا ملاک کو اسکا
مرجانا اسکی عین مراد تھی بولا کہ وہ مرجائیگا تو میرا کیا دستاویز مین نہین لکھا ہے کہ اسطرح
گوشت کاٹے کہ جان تلف ہونے پائے یا سا بچے کے لیے اپنے ساتھ جراح لیتا آئے
پورشیا نے کہا نہین لکھا ہے تو کیا - شان فیاضی سے بالکل خلاف ہے اگرچہ تم
اسکا لحاظ نکرو - شا ملاک نے بجز اسکے اور کچھ جواب نہین دیا - درسم نہین جانتے
دستاویز مین اسکا کچھ ذکر نہین، - پورشیا نے کہا ہان اسمین تو کچھ شک نہین ہے کہ
اسکے بدن کا آدھ سیر گوشت تیرا ہے - قانون بھی اسکا شاہد ہے اور عدالت بھی اسکو
تسلیم کرتی ہے اور عدالت اور عدالت کے قوانین دونون تمکو اجازت دیتے ہین کہ آدھ سیر گوشت
اسکے بدن مین سے تم کاٹ لو - یہ سنکر شا ملاک خوش ہوا اور چلا کر کہا آہ عاقل
وذی فہم منصف آج ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ڈانیل فیصلہ کرنے کو یہان آیا ہے - اور
دوبارہ پھر اُسنے چھری کو تیز کیا اور اینٹونیو کی طرف دیکھکر کہا مستعد ہو بیٹھو -

پورشیا نے اُس یہود سے کہا ذرا ٹھہر جا ابھی کچھ اور کہنا ہے - وہ یہ کہ دستاویز
کی رو سے تمکو خون نہین ملنا چاہیے کیونکہ صاف لکھا ہے "آدھ سیر گوشت" اور خون کا
کہین ذکر نہین - پس اگر گوشت کاٹنے مین خون کا ایک قطرہ بھی ٹپکا تو حسب منشاء
قانون وینس تمہارا سارا مال واسباب ونقد وجنس گورمنٹ مین ضبط ہو جائیگا اور
صریحی غیر ممکن تھا کہ شا ملاک آدھ سیر گوشت کاٹتا اور خون نہ بہتا - پورشیا کی اس
معقول گرفت نے (کہ دستاویز کے اندر گوشت کا لفظ لکھا ہے جسکے اندر خون داخل
نہین ہے) اینٹونیو کی جان بچائی - اور اس نوجوان وکیل کی اس فراست پر کہ
اینٹونیو کی جان بچانے کے لیے ایسی عمدہ تدبیر سوچی ہم سارے حاضرین دربارہ محو
ہوگئے اور ہر طرف سے صدائے شادباش آنے لگی - اور جسطرح یہودی نے دو
آواز دی تھی اُسی طرح اب گریشیانو نے پکار کر کہا آہ عاقل وذی فہم منصف

آج ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ڈانیل فیصلہ کرنے کو یہان آیا ہے۔

شائلاک نے دیکھا کہ وہ اپنے ارادے پر کامیاب ہوتا نظر نہین آتا۔ اور حسرت سے
کہا خیر لاؤ روپیہ ہی دیدو۔ پردۂ غیب سے جو دفعتہً اینٹانیو کی جان بچنے کی یہ صورت
نکل آئی تو بی سینا کو حد سے زیادہ مسرت حاصل ہوئی اور خوشی مین آکر جلدی سے
بولی اٹھا لو یہ روپیہ رکھا ہے۔ اسپر پورشیا نے بی سینا کی طرف مخاطب ہوکر کہا جلدی کیا ہے
ٹھہرو شائلاک کو مطابق شرط دستاویز اینٹانیو کا گوشت لینا چاہیے اور شائلاک
سے کہا اچھا [illegible] اقتضا کسی بات کا ہے لیکن اتنا مد نظر رہے کہ خون نہ
نکلنے پائے [illegible] سے کم یا زیادہ ہو بلکہ ٹھیک آدھ سیر ہو اگر کچھ کم و بیش ہوا
تو [illegible] تم قتل کیے جاؤگے اور سارا نقد و جنس
[illegible] کر لیا جائیگا۔ شائلاک نے کہا میرا روپیہ دو مین جاتا ہون
[illegible] سے مین باز آیا۔ بی سینا نے کہا لو نہ مین تو دینے کو
تیار ہی ہون۔

شائلاک روپیہ لینے کو جا رہا تھا کہ پورشیا نے اُسے روکا اور کہا یہ تو بات
[illegible] گذشتہ ہوئی مگر ایک نیا مقدمہ یہ قائم ہوا کہ تم نے بلاوجہ اس شہر کے ایک
باشندے کی جان لینے کے لیے سازش کی جسکے پاداش مین حسب قانون وینس
تمھارا سارا مال و اسباب ضبط ہونا چاہیے اور بجز اسکے کہ نواب تمھارے خون سے
درگذر کرے اور کوئی صورت تمھاری جان بچنے کی نہین ہے۔ نواب سے معافی
چاہو اور التجا کرو کہ تمھارے خون سے وہ درگذر رہے۔

نواب نے کہا شائلاک "دیکھو عیسائیون مین اور یہودیون مین اتنا فرق ہے
کہ تم اینٹانیو کی جان لینے کے لیے کتنا بجد تھے۔ اور مین نے قبل اسکے کہ تم معافی کی
درخواست کرو تمھاری جان بخشی کی۔ مگر تمھارے مال و دولت کی نسبت یہ تجویز ہے

کہ اُسمین نصف سرکار مین ضبط کر لیا جائے اور نصف این تھانیو کو دیا جائے۔

این تھانیو (کہ اُسکی عالی ہمتی نے اِس مال لینے کی اُسے اجازت نہ دی) بولا جو کچھ شائلاک کے مال مین سے مجھے حصہ ملنے والا ہے مین شائلاک کو اِس شرط سے ہبہ کرتا ہون کہ وہ ایک دستاویز اِس مضمون کی لکھدے کہ اُسکے بعد اُسکے ترکہ کی وارث اُسکی لڑکی ہو۔ کیونکہ این تھانیو جانتا تھا کہ شائلاک کی ایک ہی لڑکی ہے جسنے میرے دوست لورنزا سے جو قوم کا عیسائی ہے بلا باپ کے کہے بیاہ کر لیا ہے۔ اور اُسکے باپ نے ناخوش ہو کر اُسے عاق اور اپنے ترکے سے محروم کر دیا ہے۔

شائلاک نے اِس مضمون کی دستاویز لکھنے سے اقرار تو کیا۔ مگر اپنی اِس ناکامیابی و دولت کے ضائع ہو جانے سے وہ کچھ ایسا نادم ہوا کہ بہ حیلۂ مرض اُس مقام سے اُٹھ جانے کی درخواست کی اور کہا دستاویز میرے گھر پہنچ دیجائے مین اپنے دستخط کر کے بھیج دونگا۔ نواب نے کہا بہتر جا اپنے ہی ساتھ لیتے جاؤ دستخط کر کے بھیج دینا۔ اور کہا کہ اگر اپنے تعصبات باطلہ دل سے نکال ڈالوگے اور دین عیسائی قبول کر لوگے تو وہ نصف بھی جو سرکار مین ضبط ہو گیا ہے تمھین واپس ملجائیگا۔

اب کچہری برخاست ہوئی اور این تھانیو رہا کر دیا گیا۔ چلتے وقت نواب نے اِس وکیل کے عقل و فہم کی بڑی تعریف کی۔ اور چاہا کہ اپنے گھر لیجا کر اُسکی ضیافت کرے۔ مگر پورشیا نے کہ اُسکو قبل بی سینا کے گھر پہونچ جانا چاہیے تھا یہ حیلہ کہ اُسکو گھر پر ایک ضروری کام ہے اُسکی دعوت کو رد کیا۔ یہ سُنکر نواب نے پورشیا سے کہا کہ تجھ سا شخص اور ایک دن بھی میرے گھر مین مہمان نہوا اور این تھانیو سے کہا کہ تمھاری جان بچنے کا بڑا باعث یہی وکیل ہے تمکو بہت کچھ احسانمند ہونا چاہیے اور جتنا روپیہ بطور شکرانہ تمسے دیا جاسکے اسے دو۔

نواب اور اہلکار کچہری سب کے سب روانہ ہوئے تب بی سینا نے پورشیا سے

"اُو مردِ شریف! آج تیری ہی عقل نے مجھے اور میرے دوست این تھانیو کو سرخ رُو کیا
اب مین التجا کرتا ہون کہ وہ تین ہزار روپیے جو یہودی کو پانے چاہئین آپ قبول کیجیے۔
اور این تھانیو نے کہا کہ ہم لوگ ہمیشہ آپ کے احسانمند رہینگے اور ہمیشہ آپ کی محبت اور
خدمت مین سرگرم۔

پورشیا اُن روپیون کی طرف کچھ بھی ملتفت نہوئی مگر بی سینا نے اُسکا پیچھا نچھوڑا
اور باصرار کہتا رہا کہ آپ کوئی شے [illegible] یادگاری محبت ضرور قبول کیجیے۔ آخر
مجبور ہوکر پورشیا بولی آپ اپنے دستانے مجھے دیدیجیے کہ جب مین انکو پہنونگا (گو
وہ عورت تھی مگر بلباس مردانہ مردانی بولی بولتی تھی) تو آپ یاد آجایا کرینگے
بی سینا جب دستانے اتارنے لگا تو اُسکا چھلا جو پورشیا نے اُسے نکاح کے وقت
دیا تھا (جیسا کہ عیسائیون کا دستور ہے کہ وقت نکاح کے زن و شو آپسمین انگوٹھیان بدلتے
ہین اور اسکے حقیقی [illegible] دکھائی دیا۔ اور دیتے
دیکھکر وہ ہوشیار عورت [illegible] ایک
وقت یہ بڑا لطف دکھائیگا [illegible] اپنے دستانے اتار کر دیا چاہتا تھا [illegible]
کہا اپنی انگلی کا چھلا بھی اُتار دو [illegible] یہ نشانی ہمیشہ میرے پاس رہیگا۔
یہ سُنکر بی سینا بہت گھبرایا [illegible] اپنے پاس سے
جدا نہین کرسکتا۔ اور بحالت اضطراب تو اب سے کہا کہ مین چھلا دے نہین سکتا
کیونکہ یہ میری بی بی کی نشانی ہے اور مین نے قسم کھائی ہے کہ مین اسے ہرگز اپنے
پاس سے جدا نکرونگا۔ ہان ونیس مین اس سے اچھے اچھے چھلے بکتے ہین۔ اشتہار
دیکھکر جیسا پسند کیجیے ویسا لا دون۔ پورشیا نے یہ سُنکر اپنا مُنھ بنا لیا اور یہ کہتی ہوئی
آگے بڑھی کہ ایسی باتین کسی فقیر کو سنائیے۔

این تھانیو نے بی سینا سے کہا کہ بھائی جب وہ چھلا مانگتا ہے تو دے ہی دو۔

اور این تھانیو اور پورٹیا مین بہت کچھ مبارک وسلامت کی ٹھہری - اور پورٹیا این تھانیو کی
تشریف آوری کی تہنیت خوان تھی کہ گری ٹی آنو مین اور اُسکی بی بی مین کچھ تہتک ہونے لگا
جسے سنکر پورٹیا بولی لڑتے کیون ہو - خیر تو ہے - گری ٹی آنو نے کہا کہ بی بی ایک چھوٹا سا
مطلا چھلا تھا کہ نِریسا نے مجھے دیا اور اُسکے ساتھ تریخ یہ لگادی تھی کہ اپنے پاس سے
جدا نکرنا - جیسا کہ آپ نے شاید دیکھا ہوگا کہ ایک لوہار سے کہ اپنی ساری چھریون پہ یہ مصرع
کندہ کر دیتا ہے ع بمن الفت کن ومگذار مارا + اُسی چھلے کی بابت یہ گفتگو ہو رہی ہے -
نِریسا نے کہا ایسی مصرع یا اُس چھلے کی چھوٹائی بڑائی سے کیا بحث گفتگو تو
اسمین ہے کہ چھلا لیتے بوقت تم نے قسم کھائی تھی کہ تادم مرگ مین اُسے جدا نہین کرنے کا
اور اب یہ کہتے ہو کہ مین نے ایک وکیل کے محرر کو دے ڈالا - مین یہ جانتی ہون کہ تمنے
کسی عورت کو دیا - یہ سنکر گری ٹی آنو بولا - ایک نوجوان لڑکا کہ نہایت رحم دل
اور ہوشیار اور قد جسکا ٹھیک ٹھیک ساتیرے ہی قد کے برابر تھا اُس وکیل کی محرری مین
کام کرتا تھا جسنے صرف اپنے زور تقریر اور فطانت سے این تھانیو کی جان بچائی - اُس
بیہودہ لڑکے نے اُس چھلے کو بطور محنتانہ جبر سے طلب کیا جسکے دینے مین مین کوئی عذر
نکر سکا - پورٹیا نے کہا کہ تم اسبارے مین ضرور قابل الزام ہو بھلا کوئی شخص اپنی
بی بی کی پہلی نشانی اسطرح کسی کو دیڈالتا ہے مین نے بھی تو ایک چھلا اپنے سردار
بی سینا کو دیا ہے لیکن مین سمجھتی ہون کہ ساری دنیا اُس سے مانگے جب بھی وہ
نہ دے - گری ٹی آنو نے بنظر تخفیف اپنی تقصیر کے یہ حجت پیش کی کہ صرف مین ہی نے
تو یہ فعل نہین کیا بلکہ جب بی سینا نے اپنی انگوٹھی وکیل کو دی تو اُس وکیل کے
محرر نے (کہ لکھنے مین بہت کچھ محنت کی تھی) میری بھی انگوٹھی مانگ لی -
یہ سنکر غصے سے پورٹیا کے چہرے کی رنگت بدل گئی - اور بی سینا کی طرف متوجہ
ہوکر بولی میری انگوٹھی آپ لا دیجیے - مین ایک نہین سننے کی نِریسا سچ کہتی ہے کہ تم

لوگوں نے کسی عورت کو اپنی انگوٹھیاں دے ڈالی ہیں۔ بی سینا اپنی بی بی کو خفا پا کر ڈر گیا
اور نہایت التجا سے کہا میں سچ کہتا ہوں کہ کسی عورت نے اسے نہیں لیا۔ کچہری کے
ایک وکیل نے تین ہزار روپیوں سے انکار کیا اور بجاے اُنکے اُسنے میرا چھلا مانگا جب
میں نے دینے میں تامل کیا تو وہ ناخوش ہو کر آگے بڑھا۔ آپ بتایئے کہ اُسوقت میں کیا
کرتا۔ مجھے اُسوقت اپنی ناشکری اور بیوفائی پر ایسی شرم آئی کہ دیتے ہی بنی اور اُس
شرم نے مجھے مجبور کیا کہ میں نے ایک آدمی کے ہاتھ اُسکے پاس بھیج دیا۔ میرے قصور کو
معاف کیجیے اور سچ تو یہ ہے کہ وہ ایسا وقت و موقع تھا کہ اگر آپ وہاں موجود ہوتیں تو
خود مجھ سے لیکر اُسے دیڈالتیں۔

اینتھانیو نے افسوس کرکے کہا میں ہی کمبخت اِن جھگڑوں کا باعث ہوا۔

پورشیا نے اینتھانیو سے کہا خیر جو ہوا سو اچھا ہوا آپ اپنا دل کیوں رنجیدہ
کرتے ہیں۔ اینتھانیو نے کہا میں نے بی سینا کے واسطے اپنی جان رہن رکھی تھی۔ اور
بی سینا نے اُس شخص کو چھلا دیا جسنے میری جان بچائی۔ اب میں دوبارہ بزنجیر ہونا اور
مملوک ہونا پسند کرتا ہوں اگر اِس سے تم میاں بی بی کے درمیان لطف و وفا ہمیشہ
قائم رہے۔ پورشیا نے اینتھانیو کو ایک چھلا دیکر کہا یہ اُنھیں دیدو اور تم ضامن ہو
کہ اُس چھلے کی طرح اُسکو بھی نہ پھینک دیں۔ اور اُسکی حفاظت کے لیے اُنسے
تاکید کرو۔

بی سینا اُس چھلے کو دیکھکر متحیر و متعجب ہوا اور کہنے لگا یہ تو وہی ہے جسے میں نے
اُس وکیل کو دیڈالا تھا۔ تب پورشیا نے ساری کیفیت اپنے وکیل بننے کی اور نیریسا
کے محرر بنکر ساتھ چلنے کی کہہ سنائی۔ جسے سُنکر بی سینا کو بڑا ہی تعجب ہوا۔ اور اپنے
دلمیں وہ بہت خوش ہوا کہ میری ہی بی بی کی جرأت و عقل کا یہ نتیجہ ہے کہ اینتھانیو
اِس بلا سے محفوظ رہا۔

بعون خالق کون و مکان و فضل خلاق زمین و زمان سی

یہ انگریزی کتاب ٹیلس فرام سکسپیر کی مجموعۂ افسانۂ دلپذیر کے بیس قصّون مین کا پہلا دلچسپ فسانہ جو حقیقت مین حکمت آموزی کا خزانہ ہے موسوم بہ

قصۂ رومیو اور جولیٹ

جسکو علامۂ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب یاکوئی وکیل منصفی بانسگانو ضلع گورکھپور نے بایمائے مطبع اودھ اخبار بمحاورات سلیس انگریزی سے اردو مین ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور مین بحسن و زیبائی چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ویرونا مین کپولیٹ اور مالون ٹیج دو بڑے خاندان تھے جنمین بہت دنون سے مخاصمت چلی آتی تھی اور اب وہ اس درجہ کو بڑھ گئی تھی اور ایسی جانی دشمنی کی حد تک پہونچ گئی تھی کہ انکی اولاد و رشتہ داران قریبی کے خادمون مین بھی صاحب سلامت باقی نہ رہی تھی۔ اتفاقیہ ایک خاندان والے دوسرے خاندان والے سے کہین مل جاتے تو باہم سخت کلامی اور کبھی کبھی خونریزی بھی ضرور اس اتفاقیہ ملنے پر مترتب ہوتی۔ غرضکہ اس آپس کے جھگڑے نے ویرونا کے امن و امان مین بہت خلل ڈال رکھا تھا۔

ایک رات سردار کپولیٹ نے بڑی دھوم دھام سے ضیافت کا سامان کیا۔ جسمین بہت سی حسین عورتین و معزز مہمان مدعو تھے اور تمام حسینان شہر وہان جمع تھے۔ جو آتا تھا بشرطیکہ خاندان مالون ٹیج سے اُسے کچھ تعلق نہوتا بڑی ہی عزت و توقیر سے بٹھلایا جاتا۔ اس جلسے مین روسی لائن بھی شریک تھی جسپر سردار مالون ٹیج کا لڑکا رومیو عاشق تھا گویا اُس جلسے مین مالون ٹیج کے لیے شرکت اچھی نہ تھی۔ مگر اُس جوان کے ایک دوست بنوالیو نے اُسے صلاح دی کہ اپنی وضع بدل کر جسمین خاندان مالون ٹیج سے تمھین کوئی نہ سمجھے اُس محفل مین شریک ہو اور اپنی معشوقہ کو ویرونا کے دیگر حسینان سے (کہ اسوقت سب کے سب جمع ہین) مقابلہ کرو تا تمھین معلوم ہو کہ تمھاری معشوقہ بمقابلہ اورون کے ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے راج ہنسون کے گروہ مین کوا بیٹھا ہو۔ بنوالیو کی باتون پر رومیو کو چندان وثوق نہ تھا۔ مگر روسی لائن کے شوق دیدار نے اُسے جانے پر مجبور کیا۔ رومیو ایک سچا و دلسوز عاشق تھا جسنے اپنی معشوقہ روسی لائن کے پیچھے نیند حرام کر دی تھی۔ گوشہ نشینی سے رغبت پیدا کر لی تھی اور روسی لائن کی یہ کیفیت تھی کہ وہ ہمیشہ اُسکے در پے تخریب رہتی تھی

Verona
Capulets
Montagues

Rosaline
Romeo
Benvolio

اور ایک مرتبہ بھی اخلاص و محبت کے ساتھ پیش آکر اپنے عاشق کو خوش دل نہ کیا تھا۔ بنوالیو نے اپنے دوست کے عشق کھونے کی یہ ایک تدبیر نکالی تھی کہ طرح بطرح کی عورتون مین اُسے لیجاکر دکھلائے کہ دنیا مین ایک سے ایک بڑھکر خوبصورت ہین۔ رومیو اپنی وضع بدل کر بنوالیو اور مرکیشیو نامے ایک دوسرے دوست کو بھی ساتھ لے کیپولٹ والون کے جلسے مین آ شریک ہوا سردار کیپولٹ نے انکی بڑی آؤ بھگت کی اور کہا۔ دیکھیے وہ عورتین رقص و سرود مین مشغول ہین آپ بھی وہین جاکر شریک شادی و طرب ہون۔ وہ سردار اُسوقت انتہا درجہ کو خوش و خرم تھا حتیٰ کہ غایت مسرت مین اپنی جوانی کا ایک واقعہ بھی وہ بیان کر گیا جسمین ایک حسین عورت سے بیباکانہ ہنسنے بولنے کے لیے یہ تبدیل وضع اُسکی ایک مجلس مین شریک ہونے کا حال تھا۔ سب ناچنے گانے مین مشغول ہوئے اور رومیو ایک حسین عورت کے حسن و جمال پہ فریفتہ ہوگیا جو اُسکی نظرون مین ایسی معلوم ہوئی گویا مشعلون نے جلنا اُسی سے سیکھا ہے اور اندھیری رات مین جسکے حُسن کی چمک اسطرح ظاہر تھی جیسے کسی زنگی کے گلے مین دُر بے بہا کا مالا پڑا ہو یہ جلوہ کمیاب و حسن نادر دیکھکر عالم بے اختیاری مین بے تحاشا اُسکے مُنہ سے نکلا اُسکے گرد عورتین کیا ہین قمری کو کوؤن نے گھیر لیا ہے۔ سردار کیپولٹ کے برادرزادے ٹائی بلٹ نے یہ آواز سُن پائی اور سُننے کے ساتھ ہی وہ پہچان گیا کہ یہ آواز رومیو کی ہے اور بسبب اپنی تندمزاجی و بدخوئی کے یہ گوارا نکرسکا کہ ایک مانٹیگیو اسطرح ہمارے مجمع مین آکر ہمارے مذہبی رسوم کی توہین کا باعث ہو۔ اور چاہا کہ وہین اُسے قتل کرے اُسکا چچا مانع ہوا اور کہا اول تو یہ بات مہمان نوازی کے خلاف ہے۔ دوسرے یہ کہ رومیو بذات خود شریف و نیک چلن نوجوان ہے۔ کیونکہ سارے ویرونا والے اُسکے نیک بخت و تربیت یافتہ ہونے مین متفق اللسان تھے۔ گو اُسوقت ٹائی بلٹ بخلاف اپنی اقتضاء طبیعت کے صبر کرلینے پر مجبور کیا گیا۔ اور ارادہ قتل سے بازرکھا گیا۔ مگر اُسنے قسم کھائی کہ کسی اور موقع پر اس ذلیل مانٹیگیو سے اس مداخلت بیجا کا عوض ضرور لونگا۔

ناچ ہو چکنے پر رومیو اُس عورت کی طرف چلا اور اُسی مصنوعی لباس مین جوان سب
بیباکیون کی سبب تھی اُس سے ہاتھ ملانے کو بڑھایا اور کہا او زیارت گاہ مین ایک گنہگار زائر
ہون کفارۂ گناہ کے لیے تیرے پاس آیا ہون - اُس عورت نے جواب دیا خاصے زائر ہین
آپ کا طرز زیارت تو بہت معقول و مناسب ہی - زائر ضرور کے ہاتھ البتہ پکڑتے ہین چومتے تو
کہین نہین دیکھا - رومیو نے کہا کیا زائر و مزور کے مُنھ نہین ہوتے - جولیٹ بولی ہوتے کیون
نہین مگر نماز و دعا کے لیے نہ چومنے چاٹنے کو - رومیو نے کہا اچھا مین دعا کرتا ہون مگر ایسی
نہو کہ تم نامنظور کر دو - یہ تعشق آمیز باتین و محبت خیز رمز و کنائے ہو رہے تھے کہ اُسکی مان نے
پکارا اور وہ مان کے پاس چلی گئی - رومیو کو اُسکی مان کا نام دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ
جسکے حسن لاثانی نے اُسے اپنی طرف مائل کر رکھا ہے وہ اُسکی جانی دشمن سردار کپولیٹ
کی دختر وارثہ جولیٹ نامے ہی اور بہ نادانستگی اُسکے پھندے مین دل دے بیٹھا - ہرچند
کہ یہ سنکر وہ کسیقدر ملول خاطر ہوا مگر اب کیا ہو سکتا تھا جب دل ہی قابو سے نکل گیا - اُدھر جولیٹ
کو بھی جب معلوم ہوا کہ جس جوان سے مین باتین کرتی تھی وہ خاندان مائون ٹیچ کا رومیو ہے تو
بہت بیچین ہوئی - کیونکہ رومیو کی طرح وہ بھی بادل نگاہ فریفتہ و از خود رفتہ ہو گئی تھی اور اب
اِس محبت کا نباہ اُسکے نزدیک بہت دشوار نظر آیا جب اُسنے دیکھا کہ مین نے اپنے دشمن سے
رشتہ محبت جوڑا اور ایسی بُری جگہ دل پھنسایا کہ سارے کُنبے والے اُسے سنکر نفرت کرینگے -
جب آدھی رات گذر چکی رومیو اپنے دوستون کو لیکر وہان سے روانہ ہوا اور تھوڑی ہی دُور
جاکر پھر لوٹ آیا - کیونکر نہ لوٹتا جب اُسکا دل ہی اُسکے قابو مین نہ تھا - جولیٹ کے پشت مکان
پر ایک خانہ باغ تھا جسکی دیوار پھلانک کر رومیو اندر چلا گیا اور انجام عشق کے سوچ مین
کھڑا تھا کہ سامنے کے جھروکے پر جولیٹ دکھلائی دی - دکھائی کیا دی طلوع آفتاب کا دھوکا
دیا درختون کی جھرمٹ سے ماہتاب کی پھیکی روشنی دیکھ رومیو کو ایسا معلوم ہوا - گویا اِس آفتاب
نو تاب کی جھلکیلی روشنی کے حسد نے ماہتاب کو کاہیدہ و زرد رو بنا رکھا ہی اور پھر یہ دیکھ کہ

رخساروں کو وہ دونوں ہاتھوں پر ٹیکے ہوئے بیٹھی ہے آتش رشک اُسکی مشتعل ہوئی اور
دل میں کہنے لگا اے کاش میں اِسکے ہاتھ کا دستانہ ہوتا تو اسوقت کیا اچھا ذریعۂ قربت ہاتھ آتا۔
جولیٹ نے وہاں اپنے کو عالم تنہائی میں پاکر ایک آہ سرد سینہ سے کھینچی اور کہا حیف صد حیف
رومیو یہ آواز سُنکر بیخود ہوگیا اور باہستگی جسے وہ سُن نہ سکی بولا۔ اوپاک فرشتہ ایک بار
پھر اپنی آواز سُنا تیری آواز اسطرح اوپر سے آئی جیسے آسمان سے فرشتوں کی آواز جنھیں
کوئی نہیں دیکھ سکتا آتی ہے جولیٹ کو کیا معلوم تھا کہ میری آواز کسی نے سُنی اور پھر
اُنھیں تخیلات میں مستغرق ہوکر جو اُس شب کے واقعات نے اُسکے دلمیں جمار کھے تھے اپنے
عاشق کی طرف (فرضی مخاطب ٹھہراکر) متوجہ ہوئی اور بولی رومیو تو کہاں ہے میری سچی محبت
اپنے دلمیں پیدا کرا اور اپنے باپ کے نام سے متنفر ہو اور جو تجھسے یہ نہو سکے تو قسم کھا کہ تو میرا
پکا عاشق ہے اور تعصب خاندانی کو تیرے دلمیں کچھ بھی دخل نہیں اور میں بھی آج سے اپنے
خاندانی خیالات دل سے نکالے ڈالتی ہوں۔ رومیو یہ سُن کر چاہتا تھا کہ کچھ بولے مگر اِس خیال سے
کہ شاید میری آواز سُنکر وہ خاموش نہو جائے چپ رہا اور دیر تک کان لگائے سُنا کیا۔
جولیٹ دیر تک آپ ہی آپ عشق کے دلسوز تذکرے کرتی رہی اور کبھی جھنجھلا کے یہ بھی کہتی
کہ میرے عاشق کا نام رومیو اور اُسکے خاندان کا نام مالوں ٹیج کیوں ہوا کیا اچھا ہوتا کہ وہ
اپنا نام بدل ڈالتا اور میرے سوا اور کسی سے واسطہ نہ رکھتا۔ اب رومیو سے نہ رہا گیا
اور اسطرح مخاطب ہوکر کہ گویا وہ اُسی سے باتیں کر رہی تھی یہ جواب دیا کہ اگر رومیو کا نام
تجھے ناپسند معلوم ہوتا ہے تو آج سے فرض کرلے کہ میں رومیو نہیں ہوں۔ تجھے اختیار ہے
جسطرح چاہے پکار عاشق یا اور کوئی حسب دلخواہ اپنے نام تجویز کرلے۔ جولیٹ ایک اجنبی
آدمی کی آواز سُنکر ڈری اور حیران ہوئی کہ میرے افشاء راز کے لیے کیسے اِس اندھیری رات
نے ٹھکرا کر یہاں تک پہونچا یا ہے چونکہ اِسکے پہلے تھوڑی ہی دیر تک باتیں ہوئی تھیں اِسلیے
پہلی آواز پر وہ پہچان سکی کہ یہ کسکی آواز ہے۔ لیکن دوبارہ سُننے پر تاثیر عشق نے

پلڑتی ہے۔ لیکن اُسنے ایسے ناز و نخرہ بیجا کو تہ کر رکھا اور کوئی طریقہ اِس محبت کی عظمت بڑھانیکا نہ برتا۔ رومیو تو پہلے بھی اقرار محبت جولیٹ کے مُنھ سے جبکہ اُسکے نزدیک اُسکا سان و گمان تک نہ تھا سُن چکا تھا۔ اب جولیٹ نے بخلوص دل جو اُسکی ناتجربہ کاری اور بھولاپن کی دلیل بھی اُس معاملہ کی پوری کیفیت سے اُسے آگاہ کرنا چاہا اور کہا او خوبصورت مالیون ٹیچ (بمحبت سے پکارنے کے ڈھنگ ہی نرالے ہین کہ پورا نام بھی اچھا معلوم ہونے لگے) میرے سہل الوصول ہونے کو سُبکی و بد باطنی پر نہ محمول کرنا۔ بلکہ اِسکی بُرائی کو داگر تمھارے نزدیک اِسمین کوئی برائی ہو) اِس ناگہانی رات کے سر رکھنا جسنے اچانک میرے خیالات کو آگھیرلیا ہے۔ اور پھر کہا۔ گو مین یہ نہین کہہ سکتی کہ تمھارے ساتھ میرا یہ برتاؤ بلحاظ میرے عورت ہونے کے ذرا بے احتیاطی پر مبنی نہین ہے۔ مگر یہ ضرور کہونگی کہ میرا برتاؤ اُنسے کہین اچھا ہے جنکا حجاب و احتیاط مکر و حیلہ سے بھرا رہتا ہے۔

رومیو یہ سُن کہا چاہتا تھا کہ تم ایسی باعصمت عورت کی شان مین خدا شاہد ہے کہ مجھے کوئی خیال فاسد نہین۔ کہ جولیٹ نے اُسے قسم کھانے سے روکا۔ اور کہا۔ یہ رات بڑی بے ندو تیز و بد لحاظ ہے۔ مین نہین چاہتی کہ اِسمین کوئی قول و اقرار کیا جائے۔ لیکن جب رومیو نے اصرار کیا اور کہا کہ آج ہی رات کو کچھ وعدہ و قول و قرار محبت ہو جاتا تو جولیٹ نے جواب دیا کہ مین تمھاری درخواست کرنے کے پہلے ہی سُنا چکی ہون۔ جس سے اشارہ اِن باتون کی طرف تھا جسے رومیو نے آتے ہی چھپ کر سُنا تھا۔ مگر پھر بھی لطف مکرر کے لیے دوبارہ اُسنے عشق و محبت کی باتین کین کیونکہ دریا کی طرح اُسکا لطف ناپیدا کنار اور محبت عمیق تھی۔ یہ باتین ہو رہی تھین کہ جولیٹ کو اُسکی دایہ نے پکارا۔ کیونکہ وہ اپنی دایہ کے پاس سوتی تھی جسکے نزدیک اُسوقت کا سونا ضروری تھا کہ رات بہت تھوڑی رہگئی تھی۔ جولیٹ اپنی دایہ کے پاس سے ذرا دیر کے بعد پھر لوٹ آئی۔ اور رومیو سے کہنے لگی کہ تین چار باتین اور کرنی ہین۔ وہ یہ کہ اگر تمھاری محبت پاک ہے اور میرے ساتھ تم نکاح کیا چاہتے ہو۔ تو کل ایک

اب اگر مین نے جولیٹ سے رشتۂ الفت جوڑا جسے میرے ساتھ دل سے محبت ہے اور چاہتا ہون
کہ اُس سے نکاح ہوجائے تو کیا بُرا کرتا ہون - رومیو کی یہ حجت قابل پذیرائی سُنکر درویش
خاموش ہو رہا - اور خیال کیا کیپولیٹ اور مانٹیگ کے باہمی جنگ وجدل کے کھونے
کی اس سے بہتر کوئی دوسری حکمت نہین کہ رومیو اور جولیٹ کا باہم عقد کردیا جاے کیونکہ
وہ ان دونون خاندانون کے فتنہ و فساد پر بڑا تاسّف کرتا تھا اور ہمیشہ اس فکر مین رہتا
تھا کہ کسی طرح اُنکے آپس کے جھگڑون کو فرو کرنا چاہیے - چنانچہ درویش نے نظر
باین سیاست و نیز رومیو کی خواہش پر خیال کر جسے وہ رد نکر سکتا تھا - اُنکے نکاح
پڑھا دینے کا وعدہ کیا -

رومیو یہ سُنکر بہت خوش ہوا اور جولیٹ اپنے آدمی کی زبانی (جسے اُسنے اُس کام
کے واسطے حسب وعدہ تعینات کر رکھا تھا) یہ خبر سُنتے ہی درویش لارنس کے گھر چلی آئی
جہان دونون کے ہاتھ بہ رسم نکاح ملا دیے گئے - اور بعد عقد نکاح اُس درویش نے
اس کارِ خیر پر ایک لمبا چوڑا خطبہ پڑھا اور اُسمین اُس عقد کی مبارکبادی اور خاندان
کیپولیٹ اور مانٹیگ کے وارثون کے باہمی ملاپ کی خوشی جس سے اُنکے خاندان کے قدیم
جھگڑے و فساد کی بیخ کنی کی پوری اُمید کیجا سکتی تھی بڑے شد و مد سے بیان کی -

خطبہ ختم ہونے پر جولیٹ نے گھر کا راستہ لیا - اور گھر پہونچکر رات ہونے کی دُھن مین بیٹھی
کیونکہ رومیو وعدہ کر گیا تھا کہ آج رات کو جس باغ مین تجھسے ملتا ہون کل رات کو بھی
یہین ملونگا - انتظار شب وصل مین وہ روز فراق جولیٹ پر ایسا بھاری تھا جیسے
ناصبری لڑکون کو شب عید کہ نئے نئے سلے کپڑون کو صبح ہوے بغیر وہ پہن نہین سکتے
اسی عرصہ مین دوپہر رومیو کے دونون دوست بنوالیو اور مارکیشیو شہر مین کسی مقام پر
ٹہل رہے تھے کہ ٹائی بلٹ مع اپنے دیگر رشتہ داران خاندانی کے سامنے سے گذرا (وہی
ٹائی بلٹ جسنے سردار کیپولیٹ کی ضیافت کے دن رومیو کو مار ڈالنا چاہا تھا - اور بڑی ادبی سے

مارکیٹو کا نام لیکر پکارا اور کہا مین خوب جانتا ہون کہ تو رومیو کا مشیر ہے - مارکیٹو نے کہ ٹامی بلٹ
سے کم اسمین جوش جوانی نہ تھا یہ سنکر بہ تندی و غضب اُسکا مقابلہ کرنا چاہا - غنو الیہ
کو بھی یہ بات ناگوار گذری مگر بمصلحت وقت اُسنے آشتی کو راہ دیا اور دونون کی تکرار کے
رفع کرنے کی فکر مین ہوا - یہ چھیڑ چھاڑ اِدھر ہو ہی رہی تھی کہ سامنے سے رومیو بھی آن پڑا
اب ٹامی بلٹ مارکیٹو کو چھوڑکر رومیو کی طرف پھرا اور حد افزادہ رومیو کہکر پکارا یہ سنکر
رومیو نے چاہا کہ اُسکی بات سے درگذر کرے کیونکہ اُسکی معشوقہ جولیٹ کا وہ رشتہ دار
تھا اور وہ اُسکو بہت پیار کرتی تھی اور نیز یہ کہ اُسکی طبیعت بڑی ہی سنجیدہ و شایستہ تھی اور
خاندانی جھگڑے فسادسے اُسے کچھ تعلق نہ تھا - اس پر سے یہ سوچا کہ ٹامی بلٹ میری
معشوقہ کے خاندان سے ہے اُسکے رفع غضب کے لیے سحر کا کام کر گیا اور غصہ کی تمام
برانگیختہ کرنے والی باتون کو بھلا کر رومیو باشتی اُس سے پیش آیا اور نیک کیپولیٹ کہکر
پکارا اور بڑی عاجزی سے سلام کیا اور ایسا ظاہر کیا گویا اُسکے نزدیک وہ سخت الفاظ
ہنسی و تمسخر پر مبنی تھے - مگر درحالیکہ ٹامی بلٹ تمام خاندان مایون ٹیچ کو ناری سمجھتا تھا بھلا
یہ خوشامدانہ باتین اُسکی نظرون مین کیا وقعت پیدا کرتین - آہستے ایک نہ سُنی اور تلوار
سونت آمقابل ہوا - مارکیٹو نے یہ نہ سمجھا کہ اس صلح جوئی مین رومیو نے کیا مصلحت
سوچی ہے - اور اُسکے صبر کو داخل عاجزی تصور کرکے اہانت بھرے فقرون مین اپنے
ساتھ لڑنے کی ٹامی بلٹ کو ترغیب دی اور کہا میرے ساتھ مقابل ہو تو مزہ چکھا دُون
مین نے تو تجھے دو ایک فقرے سخت بھی سُنائے ہین - رومیو غریب نے تیرا کیا
بگاڑا ہے - یہ سُنکر وہ مارکیٹو کی طرف متوجہ ہوا اور طرفین سے تلوارین کھنچ گئین بنوا ہنوز
اور رومیو بیچ بچاؤ کی فکر ہی مین تھے کہ مارکیٹو کی لاش زمین پر نظر آئی - اسکا گرنا تھا
کہ رومیو جوش غضب سے جامہ کے باہر ہو گیا اور ایک ایسا زخم کاری ٹامی بلٹ پر
لگایا کہ فوراً وہ بھی زمین پہ گر پڑا - نافت شہر سا ور نصف النہار کا واقعہ قریب قریب تمام شہر ہوا

یہ خبر سنکر تھوڑی دیر مین جمع ہو گئے - سردار مائون ٹیج اور سردار کپیولٹ مع اپنی بیبیون کے
آپہونچے - تھوڑی دیر کے بعد سلطان وقت جس سے مارکیٹو کو کچھ واسطہ بھی تھا اور جو
اچھی طرح جانتا تھا کہ ان دو خاندانونکے باہمی لڑائی جھگڑے نے شہر مین بڑی بدنظمی پھیلا
رکھی ہے - آن پہونچا اور مجرم کی تفتیش کرنے لگا تاکہ جسپر جرم ثابت ہو اُسکے ساتھ قانون
مجریۂ گورنمنٹ کا پورا برتاؤ کیا جائے - بنوالیو بلا رد و رعایت شروع سے اخیر تک سارا
حال کہہ گیا - جس سے ثابت ہوا کہ رومیو کا کوئی قصور نہین - وہ اور اُسکا دوست مقتول
دونون حق بجانب تھے - یہ سنکر سردار کپیولٹ کی زوجہ جسکے دلمین انتقام قتل کی لا انتہا
آرزو ٹائی بلٹ (اُسکے رشتہ دار) کے ہجوم غم نے پیدا کر رکھی تھی بولی بادشاہ سلامت
اس معاملہ کو خوب جانچیے - وبہ شان عدل گستری ٹائی بلٹ کے قاتل کو پوری پوری سزا
دیجیے - فقط بنوالیو کے اظہار پر جو رومیو کا دوست و یک جدی ہے اکتفا نہ کیجیے - کیونکہ یہ
خیال کیا جاسکتا ہے کہ آسنے طرفداری کو راہ نہ دی ہوگی - غرضکہ نئے داماد کے پھنسانے مین
اُس عورت نے بہت کچھ حجت و وسیلہ پیش کی - مگر یہ نہ سمجھی کہ یہ اُسکا داماد و جولیٹ کا شوہر ہے
اُدھر زوجۂ مائون ٹیج اپنے لڑکے کی جان بچانے کی فکر مین تھی اور یہ حجت پیش کرتی تھی - کہ
اگر رومیو نے ٹائی بلٹ کو مار ڈالا اور اپنے دوست کا قصاص لیا تو قانوناً یہ کوئی جرم
نہین - اس حجت و حکایت سے اصلیت معاملہ بخوبی سمجھ مین آگئی - اور نواب نے وہین
رومیو کے جلاوطن کیے جانے کا حکم سنا دیا -

جولیٹ کی حالت قابل غور ہے جسے عروس بنے کے دو ہی چار گھنٹہ بعد یہ خبر سننے مین آئی
کہ بادشاہ کے حکم نے اُسکے اور اُسکے شوہر کے درمیان ہمیشہ کے لیے افتراق کرا دیا - پہلے تو
اپنے پیارے بھائی کی موت کی خبر سنکر رومیو پہ دل مین کڑھی اور دیر تک آسے بحالت غضب
ظالم خوبصورت - شیطان ملائک صفت - فاختۂ خونخوار - میش گرگ سیرت خار بصورت
گل اور نیز ایسے مستعار اسمار صفاتی سے (جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُسکے نیک و بد

کہنے مین وہ اپنی رائے قائم نکر سکتی تھی (تعبیر کرتی رہی - لیکن آخرکار عشق غالب آیا اور آنسوؤن
کے وہ قطرے جو ٹائی بلٹ کے غم مین نکلے تھے اب اس خوشی سے کہ رومیو ٹائی بلٹ کے ہاتھ
سے (جسنے اُسے ہلاک کرنا چاہا تھا) صحیح وسلامت بچا خوشی کے قطرے نبگئے - لیکن
سب کے آخر مین یہ سوچ کرکہ رومیو اب شہر بدر کیا جاتا ہے پھرنئے سرے اُسے رونا
پڑا اور ایسا صدمہ اُسکے دل پر پہونچا کہ اگر ایسے ایسے ہزار ٹائی بلٹ مرجاتے تو ایسا
صدمہ ہوتا -

رومیو اس ہنگامہ کے بعد درویش لارنس کے گھر جا چھپا اور وہین اُسے اپنے شہربدر
کیے جانے کی تجویز کی خبر پہونچی - یہ خبر سنکر اُسے موت سے زیادہ صدمہ پہونچا - اور ایسا معلوم
ہوا گویا ویرونا کی شہرپناہ کے باہر رہنے کے لیے کوئی مقام ہی نہین جولیٹ کی نظرون سے
دور بقاء زیست ممکن ہی نہین - بہشت ہے تو وہین ہے جہان جولیٹ کا مکان ہے اور ماسوا
اُسکے اور تمام جہان اعراف ہے یا جہنم - بہتیرا اُس درویش نے پند ونصیحت سے تسکین
دینی اور رنج والم سے اُسے تسلّی دینی چاہی - مگر اُس نوجوان نے ایک نہ سُنی - اور کپڑے
پھاڑ بال کھسوٹ زمین پر لوٹنے لگا - اور اُٹھانے پر یہ کہتا کہ جس زمین مین مجھے ایکبار
جانا ہے اُسے کیونکر چھوڑ دون - رومیو اسی حالت مین تھا کہ جولیٹ کا ایک قاصد
پہونچا جسکی نسبت اُسکی کسیقدر تشفی ہوئی اور زمین سے اُٹھ بیٹھا - اب یہ وقت
درویش لارنس نے اپنے سمجھانے بوجھانے کے لیے بہت مغتنم سمجھا اور اُسکی نامردی
وزنانہ پن پر جو اُسکی حالت بیتابی نے ظاہر کر رکھی تھی بہت ملامت کی - اور کہا تو نے
ٹائی بلٹ ایک غیر شخص کو ہلاک کیا ہے - کچھ اپنے آپ کو یا اپنی اُس دلدار بی بی کو جسکی
جان تیری جان کے ساتھ وابستہ رہتی ہے ہلاک نہین کیا تجھے معلوم نہین کہ مرد وموم کی
ایک ذات ہے - جسطرح موم ذری سی گرمی مین گداز وذری سی سردی مین سخت ہی طرح
تھوڑی سی نامردی و بزدلی سے آدمی کی وقعت جاتی رہتی ہے اور تھوڑی سی

جوانمردی وجرأت مین آدمی کا رعب و دبدبہ قائم رہتا ہے۔ فکر نہین کرتا کہ تیرے ساتھ پورا
پورا قانونی برتاؤ نہین کیا گیا۔ ورنہ شہر بدر کیا جانا ہرگز پورا عوض اُس ہلاکت کا جو تیرے
ہاتھون سرزد ہوئی نہین ہوسکتا۔ ٹالٹ نے تجھپر تلوار کھینچی تھی اور مارہی چکا تھا۔ شکر کر
لہ تو بچ گیا۔ اور اُسلئے اُسی کی جان تو نے لی۔ یہ بات تیرے واسطے کیا کم خوشی کی ہے
لہ تیری زوجہ ومعشوقہ جولیٹ قائم ہے۔ درویش کی باتین سنکر رومیو ایسا شرمندہ و
شبنمہ ہوا جیسا اکثر زنا کرنے والے ارتکاب فعل شنیعہ کے بعد۔ اور جب درویش نے
اُسمین صبر و استقلال پایا۔ تو صلاح بتائی کہ تم آج جاکر اپنی بی بی کے پاس رات ٹھہر رہو
اور صبح ہوتے مانٹا کا راستہ پکڑو اور وہین جاکر قیام کرو۔ مین یہان اِس نکاح کی
شہرت دینے کی فکر مین ہون۔ میرے نزدیک یہ شہرت تم دونون کے خاندان کے
ملاپ کی سبب ہوگی۔ اور سب متفق ہوکر تیرے لیے عفو جرائم کی درخواست کرینگے۔ کیا
عجب کہ پادشاہ تیری خطا سے درگذر کر شہر مین داخل ہونے کی اجازت دیدین۔
اُسوقت جتنا رنج وغم تجھے یہان سے جانے مین ہے اُس سے کئی حصہ زائد خوشی
کے ساتھ تو پھر یہان واپس آئیگا۔ رومیو کو درویش کی باتین پسند آگئین۔ اور
اُس سے رخصت ہو بی بی کے مکان کی طرف رخ کیا کہ رات بھر وہین رہے اور
صبح ہوتے ہی تنہا شہر مانٹا کا راستہ لے جہان درویش کے خطوط سے حالات وطن
معلوم ہوتے رہینگے۔

جب رات ہوئی تو رومیو اپنی بی بی سے ملنے اُسی باغ مین گیا۔ جہان شب گذشتہ کو
عشق کی لذت آمیز باتون نے اُنکا دل خوش کیا تھا اور کمرے کے پاس پہونچکر دستک دی
یہ شب اُنھین بڑی مسرت وانبساط کی شب تھی۔ مگر افسوس کہ دن کے جانکاہ واقعہ نے
اور اِس خیال نے کہ کل ہم مین دوامی تفرقہ ہونے والا ہے۔ اُس شب کی لاانتہا خوشی اور
بے حد مسرت کو جو اُن عاشقون کو باہم مل بیٹھنے سے حاصل ہوتی۔ بے لطف و بے کیف

کر رکھا تھا۔ اور وہ شب وصال جو بڑی تمنا سے اُنھین نصیب ہوئی تھی شب دیجور و شب
فراق کا مزا دکھا رہی تھی۔ تھوڑی ہی دیر تک وہ دل بیٹھنے پائے تھے کہ صورت صبح نمودار
ہوئی۔ مرغان سحر بولنے لگے۔ اول اول تو جولیٹ نے اپنا دل سنبھالا اور سمجھی کہ صدائے
مرغ سحر نہین ہے نوائے عندلیب ہے جو اکثر کچھ رات رہے سے بولنا شروع کر دیتے ہین لیکن
جب بغور سننے پر معلوم ہوا کہ فی الواقع مرغان سحر ہی کی آواز ہے تو سخت مضطرب و پریشان
ہوئی۔ جسکے تھوڑی دیر بعد سپیدۂ سحر نے اُسے پورا یقین کرا دیا کہ وقت مفارقت آن پہونچا
اور رومیو نے کلیجہ تھام حرف رخصت زبان پر لایا اور وعدہ کیا کہ اپنے لمحہ لمحہ کی کیفیتون سے
بذریعہ خط تمھین مطلع کرتا ہونگا۔ اور کمرے سے نکل نیچے زمین پر کھڑا ہوا۔ اُسوقت
رنج و بیقراری سے جولیٹ کا عجب عالم تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ گویا کسی عزیز کے تابوت کو
قبر مین رکھ مٹی ڈالنے کی منتظر کھڑی ہے۔ رومیو پر بھی جدائی کا کچھ کم صدمہ نہ تھا۔
مگر وہ کیا کرتا جب نواب کا یہ حکم کہ رومیو طلوع آفتاب کے بعد شہر پناہ کے اندر پایا جائے
تو قتل کر دیا جائے اُسے بہ عجلت روانہ ہونے پر مجبور کرتا تھا۔

ان مصیبت زدون کے رنج و محن کی یہ ابتدائی حالت ہی ابھی آگے چلکر انھین کیا کچھ
نہ دیکھنا ہوگا۔ رومیو کے جانے کے بعد سردار کیپولٹ کو جولیٹ کے عقد کی فکر (کہ اُس
خفیہ نکاح کی اُسے ذرا بھی اطلاع نہ تھی) دامن گیر ہوئی۔ اور امیر پیرس کو اُسکے نکاح
کے لیے پسند کیا۔ پیرس ایک بھڑکیلا جوان وچال چلن کا شایستہ مزاج کا سلیم تھا۔ کاش
جولیٹ پہلے سے رومیو کو نہ دیکھے ہوتی تو اُسکے پسند کرنے مین اُسے کچھ تامل نہوتا۔

بیچاری جولیٹ اپنے باپ کے ارادے سے بہت پریشان ہوئی۔ اور التوائے نکاح کے
لیے ٹائی بلٹ کی موت کا حیلہ پیش کیا۔ اور کہا ٹائی بلٹ کو مرے کئی دن گذرے ہین۔ اُسکے
غم والم مین مجھے شادی بیاہ کی کہان سوجھتی ہے اور دوسرے یہ کہ ٹائی بلٹ کے گھر والے
جنھین ہنوز رسم تعزیت سے فرصت نہین ملی۔ میرے گھر شادی و خرمی دیکھ کتنا برا مانینگے۔

تھی کہ اپنے عقد ہو چکنے کا اظہار جو سب محبتون مین قومی محبت تھی اور جسے بسبب شرم کے وہ کہہ نہ سکتی تھی اور جتنی حجتین اسکے نزدیک بیاہ نہونے کے لیے پیش ہو سکتی تھین انکے پیش کرنے مین دریغ نہ کیا - مگر سردار کیپولٹ نے ایک بھی نہ سُنی اور قطعی حکم سُنا دیا کہ سہ شنبہ کو تیرا عقد ہوگا تیار ہو رہ - چونکہ پیرس ایک حسین دولتمند شریف جوان تھا (جسکے ساتھ ویرونا کی متکبر و حسین عورتین بیاہ کی خواہش رکھتی تھین) اسلیے سردار کیپولٹ نے اسکے انکار کو ظاہر داری پر محمول کیا اور یہ سمجھا کہ دلمین اپنی خوش قسمتی پہ نازان ہوگی مگر شرم سے کہہ نہین سکتی -

جولیٹ بنظر مشورہ درویش لارنس کے پاس (جو اسکے آڑے وقت مین ساتھ دیتا تھا) گئی اور مفصل کیفیت بیان کی - لارنس نے پوچھا کیا یہ شادی فی الواقع تجھے منظور نہین ہے جولیٹ نے جواب دیا - شوہر کے جیتے جی دوسرے سے نکاح کرنا زندہ درگور ہونا ہے - درویش نے کہا تیری مخلصی کے لیے مین نے ایک نہایت اچھی تدبیر سوچی ہے - وہ یہ کہ تجھے عرق خواب آور کی ایک شیشی دیتا ہون اسے لیکر گھر جا - اور باپ کی تجویز پر اپنا اتفاق ظاہر کر - شب آخر جسکی صبح ہوتے عقد ہونے والا ہو اس عرق کو پی جانا - جسکے اثر سے بیالیس گھنٹہ کے لیے تو بیہوش ہو جائیگی اور لوگ تیرے بدن کو بے حس و حرکت دیکھ کر مردہ تصور کرینگے - اور تیرا تابوت مطابق رسم شہر کے (کہ وہان تابوت مٹی سے دباتے نہ تھے) قبر مین لیجا کر رکھ آئینگے - اس کام مین اُس فطرتی خوف کو جو عورتون مین مردون سے زیادہ رکھا گیا ہے دخل نہ دینا اور دشوار گذار سمجھ کر ہمت کو نہ توڑنا کیونکہ بیالیسوین گھنٹہ تجھے ہوش آئیگا اور تو سمجھیگی کہ مین ابھی سوئی تھی اور رومیو جسے مین پہلے سے مطلع کر رکھونگا اُس رات کو وہان آجائیگا اور تجھے ساتھ لیے مانٹچوا چلا جائیگا - رومیو کے ملنے کی آرزو اور پیرس کے ساتھ نکاح نہونے کی خوشی نے اسے ایسے بڑے کام پر مستعد کر دیا جسکی ہرگز اُس سے امید نہ کیجاتی تھی - چنانچہ جولیٹ نے یہ کہکر کہ ہوا قوتِ دہ آتے

آپ کے کاربند ہونگی وہ عرق کی شیشی اٹھالی۔

خانقاہ سے لوٹتے جولیٹ نے پیرس سے ملاقات کی اور نہایت شرم سے سر جھکا کر کہا مجھے تیرے ساتھ رہنا منظور ہے۔ جولیٹ کے ماں باپ یہ خبر سنکر بہت خوش ہوئے اور خاصکر اُسکے بڈھے باپ کا فرط انبساط میں یہ عالم تھا گویا اُسکی جوانی عود کر آئی ہے۔ جولیٹ نے کہ بسبب نافرمانی کے ماں باپ کی نظروں میں اپنے آپ کو حقیر بنا رکھا تھا۔ اُنکے حکم ماننے سے پھر اپنی اصلی وقعت پیدا کر لی۔ سردار کیپولٹ نے ساری ضروری چیزیں پہلے سے مُہیّا کر رکھی تھیں اور ایسی دھوم دھام سے اس بیاہ کی تیّاری کی گئی کہ غالباً اُسکے پہلے کبھی ایسا بیاہ ویرونا میں نہوا ہو۔

شب چہارشنبہ کو وہ دوا جولیٹ نے کھائی۔ پہلے تو اُسے طرح طرح کے توہمات گذرے اُسے یہ خیال آیا کہ کہیں ایسا نہو کہ درویش نے اُس الزام سے بچنے کے لیے جو رومیو کے ساتھ بیاہ کر دینے سے اُسپر عائد ہوتا اور جسکی وجہ سے لوگ بجاے پاک و متبرک سمجھنے کے اُسے ناپاک و قابل نفرت تصوّر کرتے مجھے یہ سم قاتل کی شیشی دی ہو یا ایسا نہو کہ وہاں رومیو کے آنے سے پہلے میری آنکھ کھل جائے اور اُس مُتوحّش مقام کے خوف و وحشت کے رفع کرنے کے لیے میرے خاندان کی ہڈیوں سے بھرے ہوے گڑھے اور ٹائبلٹ مقتول کی خون آلودہ نعش کفایت نکرے اور پھر اُن تمام خوف دلانے والی حکایتوں کو (جیسا کہ لوگ تذکرہ کرتے تھے) کہ مردوں کی اروا حیں رات کو نکل کر اپنی اپنی قبر کے سامنے ٹہلتی ہیں۔ خیال کر بہت ڈری۔ انھیں سب خیال میں تھی کہ دفعتہً رومیو کی محبت پیرس کی مخالفت نے دل میں جوش مارا اور دل کڑا کر ایک ہی گھونٹ میں وہ عرق پی گئی جسکے پیتے ہی بے دم تھی۔

پیرس صبح کو گاتا بجاتا اپنی بی بی کے جگانے کو آیا۔ تو کیا دیکھتا ہے کہ بجاے زندہ دل جولیٹ کی ایک خطرناک صورت مُردے کی اُس مکان میں موجود ہے۔ یہ دیکھکر اُسکی آرزو کا چراغ

محل ہو گیا اور تمام گھر مین تہلکہ پڑ گیا۔ بیچارے پیرس کو اپنی بی بی کے مرنے کا سخت صدمہ تھا کہ ہنوز نکاح کی نوبت بھی نہ آئی تھی اور موت کمبخت نے شادی اور ہمیشہ کے لیے اُس سے چھڑا دیا۔ لیکن سردار کیپولٹ اور اُسکی بی بی کے غم و ماتم پر اور بھی ترس آتا ہے کہ صرف یہی ایک لڑکی اُنکے انبساط و مسرت کی بساط تھی جسکو بیرحم موت نے یون اُنسے چھین لیا اور وہ بھی ایسی حالت مین کہ وہ عنقریب اُسے عروسی صورت مین (جیسا کہ وہ خیال کرتے تھے) دیکھنے والے تھے۔ اب جتنی چیزین کہ شادی کے لیے اکٹھا کیگئی تھین اُسکے فاتحہ مین صرف ہوئین۔ شادی کے کھانے غمی کے کھانے قرار پاکر تقسیم کیے گئے۔ شہنائی اُتیین ماتمی گیتین بنگئین۔ اور شادی کے نغمے ماتمی گھنٹیان۔ پھول جو عروس کے کام آتے اُسکے جنازے پر بکھرائے گئے۔ کہان تو نکاح پڑھانے کو ملا کی ضرورت تھی۔ کہان اب دفن کرنے کو اُنکی تلاش ہونے لگی۔ گرجا مین اُسے لائے تو سہی مگر خوشی بڑھانے کے لیے نہین بلکہ مردون کی تعداد بڑھانے کو۔

بدخبری کا دستور ہے کہ خوش خبری سے کہین جلد پہونچتی ہے چنانچہ یہ خبر رومیو کے پاس قبل اِسکے پہونچ گئی۔ کہ درویش لارنس کا قاصد جا مفصل کیفیت سے اُسے آگاہ کرتا کہ جولیٹ کی موت ایک مصنوعی موت۔ اور اُسکا جنازہ فی الواقع جنازہ نہین ہے بلکہ مصلحتہً وہ تھوڑی دیر کے لیے باین ہیئت مصنوعی قبرستان مین آئی ہے کہ رومیو کے ساتھ ہاتھا چلے جانے کا باآسانی موقع ہاتھ آئے۔ رومیو ذرا دیر پہلے خلاف دستور شادان و فرحان تھا۔ کیونکہ اُسنے رات کو خواب دیکھا تھا کہ مین مر گیا ہون (واہ کیا موت کہ قوت مدرکہ زائل ہوئی تھی) اور جولیٹ میرے پاس آئی اور میرا منہ چوما جس سے مین زندہ ہو گیا اور کہین کا شہنشاہ ہو گیا۔ کہ ایک شخص نے ویرونا سے آ برعکس اُسکے خواب کے جولیٹ کے موت کی بدخبری سُنائی جسے سُنکر رومیو بہت غمگین ہوا اور تعجب کیا کہ بجاے اپنے مین مسیحائی کو مُردہ پاتا ہون جسکے لیے میرا جو منا مسیحائی نہین کر سکتا اور گھوڑا کھنچوایا

کہ رات کو ویرونا مین جاکر اُسکی زیارت کرے ۔ اثنا مین کوئی غریب عطار تھا جسکی پریشان حالی سے صاف اُسکا افلاس ظاہر تھا ۔ اُسکی دوکان کی ٹوٹی ہوئی الماریون پر کھلے ہوئے صندوق و نیز چند آثار بے سرو سامانی کھلی نکبت برسا رہے تھے ۔ رومیو نے اُسکی دوکان سے گذرتے ہوئے ایک مرتبہ سُنا تھا کہ یہان ایک بدبخت سم قاتل جسکے فروخت کرنے کا حکم نہ تھا فروخت کرتا ہے ۔ اگو یا شبہہ اُسکے دل مین گذرا کہ اسکی خاص زندگی ایک روز ایسے بدنتیجہ کے پہونچنے کے قابل ہوگی جس کسی کو ضرورت ہو یہان سے لیجاسے قاعدے کی یہ بات ہے کہ محزون و پریشان کی راے ہمیشہ خطا کی طرف میلان کرتی ہے ۔ اس حالت رنج و غم مین رومیو کو اس بدو فروش کے سم قاتل بیچنے کا خیال آیا ۔ اور خیال آتے ہی اُسکی دوکان پر جا اُس سم قاتل کی درخواست کی ۔ اول تو اُسنے انکار کیا مگر رومیو کو اشرفی دیتے دیکھ اُسکی مفلسی عقل سلیم کو حرص کے پنجے سے نہ بچا سکی ۔ اور ایک ایسے زہر ہلاہل کی شیشی رومیو کے حوالہ کی جسکے حلق تک پہونچتے پہونچتے کیسا ہی زبردست آدمی کیون نہو گر کام تمام ہو جائے ۔

رومیو وہ شیشی لے ویرونا کی طرف باین ارادہ روانہ ہوا کہ اپنی بی بی کے مزار پر جا اُسے ایک نظر دیکھے اور پھر وہ سم قاتل پی اُسی کی بغل مین آپ بھی سو رہے ۔ قریب آدھی رات کے وہ ویرونا مین پہونچا اور جس احاطے مین جولیٹ کا مزار تھا بخط مستقیم وہین چلا گیا ۔ اور ساتھ اپنے مشعل پھاوڑا اور ایک تلوار لیتا گیا ۔ مشعل جلا قبر کا تھپر پھاوڑے سے ہٹایا کہ اتنے مین یہ آواز سنائی دی ۔ او ولیل ماٹون ٹیج یہ کیا خلاف آئین حرکت ہے ۔ یہ آواز امیر پیرس کی تھی ۔ جو بسبب جولیٹ کے عشق و محبت کے جو باہم نسبت ہو جانے سے اُسکے دل مین جم گئی تھی ۔ آدھی رات کو خفیہ آیا تھا کہ اُسکے مزار پر پھول چڑھا دو آنسو رو چلے ۔ رومیو کے آنے کی غرض اصلی تو وہ دریافت نکر سکا ۔ اور یہ سمجھ کہ جو ان خاندان ماٹیون ٹیج کا ہی جس سے خاندان کیپولٹ سے دلی عداوت ہے ۔ کیا عجب کہ

مُردون کی لاش کو بے عزتی و خراب کرنے آیا ہو۔ رومیو کو للکارا۔ اور چونکہ ایسے مُجرم کو شہر مین پاکر مار ڈالنا ویرونا کے دستور کے مُطابق خلاف قانون نہ تھا۔ اسیلیے اُسکے۔ ہاتھ لڑنے اور اُسکے ہلاک کرنے پر وہ بیباکانہ مُستعد ہُوا۔ رومیو نے اُس سے کہا کہ تو اِس اِرادے سے باز آ۔ اور میرے قتل سے ہاتھ اُٹھا۔ دیکھتا نہین ٹای بلٹ تیرے سامنے پڑا ہے۔ اِسکا بارِ گناہ میرے سر پر کیا کم ہے کہ اپنے قتل پر مُجھے مجبور کرتا ہے۔ امیر پیرس نے اُسکی باتون کا کچھ خیال نکر اُسپر ہاتھ چھوڑا۔ ہاتھ کا چھوڑنا تھا کہ رومیو نے لپک کر ایک ایسا زخم کاری لگایا کہ وہ فوراً جان بحق تسلیم ہوگیا۔ جب اپنے مقتول کے پہچاننے کے لیے رومیو نے مشعل سے اُسکا مُنھ دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ وُہی امیر پیرس ہے جسکو مانٹا سے آتے ہوے راہ مین سُنا تھا کہ جولیٹ کا عقد اُسکے ساتھ ہونے والا تھا۔ رومیو نے اُسکی نعش اُٹھا اور دل مین سوچ کہ قسمت راہِ عدم کا ساتھی ملا (کیونکہ تھوڑی دیر کے بعد وہ خود بھی زہر کھاکر مرنے والا تھا) اُس سے مخاطب ہوکر بولا خاطر جمع رکھ جولیٹ ہی کی قبر مین تجھے دفن کرونگا۔ جسکو اُسنے کھولا تو کیا دیکھتا ہے کہ جولیٹ ایسی تر و تازہ ہے گویا موت اُسکے جسم کے سڑانے اور اُسکی ہیئت اصلی کے بدل ڈالنے پر قادر ہی نہین۔ یا یون کہیے کہ موت اُسپر عاشق تھی اور اپنی دلبستگی کے لیے بہ تصرف شیطانی اُسے اِس ڈھنگ سے تہِ خاک لائی ہے۔ اور فی الحقیقت اُسکی جان نہین نکلی۔ ورنہ کچھ تو اُسکے جسم یا صورت پر اختلاف نظر آتا۔ اُسکے ایک طرف ٹای بلٹ مقتول اپنے خون آلودہ کپڑے سے لپٹا ہوا پڑا تھا۔ جسے دیکھ رومیو نے اپنے جُرم سے مُعافی چاہی۔ اور بسبب خویشی جولیٹ کے کہا بھائی عنقریب تیرے ساتھ مین احسان کیا چاہتا ہون کہ تیرے دشمن کو جسنے تجھے قتل کیا ہلاک کر تیرے پاس لا سُلاتا ہون۔ اور پھر اُسکے بعد اپنی معشوقہ کے ہونٹ چاٹ سفرِ آخرت کے لیے رخصت طلب کی اور وہ سم قاتل جو ساتھ لایا تھا پی کر بارِ زیست سے سُبک دوش ہُوا۔ کیونکہ وہ سم قاتل تھا۔ کچھ وہ عرق نہ تھا۔

بسے جولیٹ پی تھوڑی دیر کے لیے بیہوش ہوگئی تھی۔ اور پھر ہوش مین آ۔ رومیو کے وقت پر نہ پہونچنے سے اور آنے مین جلدی کر جانے سے دیر تک افسوس کرتی رہی۔

چونکہ درویش کو معلوم ہوگیا تھا۔ کہ اُسکا خط رومیو کو نہین ملا۔ اسیلیے جب وقت جولیٹ کے جاگنے کا قریب آیا تو اُسکے اُٹھا لانے کے لیے وہ خود ایک مشعل اور ایک پھاوڑا لیکر قبرستان کی طرف گیا۔ جہان ایک جلتی ہوئی مشعل اور اُسکے پاس خون آلودہ تلوارین و سنگ قبر سے لگی ہوئی رومیو اور امیر پیرس کی نعش پڑی دیکھ اُسے سخت حیرت ہوئی۔

قبل اِسکے کہ لارنس کو اُن ناگہانی موتون کی اصلیت غور کرنے کا موقع ملتا۔ کہ یہ کیونکر واقع ہوئین۔ جولیٹ بیدار ہوئی۔ اول اول تو اُسے اچنبھا ہُوا کہ مین یہان کہان۔ مگر جب لارنس کو دیکھا تو اُس جگہ کی حقیقت اور اپنے وہان آنے کی کیفیت اُسے یاد آگئی۔ اور پہلا سوال یہی کیا کہ رومیو کہان ہے۔ اِس آواز سے لارنس کو جولیٹ کے بیدار ہونے کا حال معلوم ہُوا۔ اور جواب دیا۔ تقدیر سے کیا چارہ۔ ہم کیا سمجھے تھے۔ اور پھر وہ تقدیر سے کیا دیکھنے مین آیا۔ خیر اِسوقت تو نکل میرے ساتھ ہو پیچھے سے ساری کیفیت بیان کیجائیگی۔ یہ باتین ختم نہوئی تھین۔ کہ آدمیون کی آواز سے معلوم ہُوا کہ کچھ لوگ اِدھر آرہے ہین جنکی آواز سُنتے ہی لارنس وہان سے چل دیا۔ جولیٹ جو اُٹھی۔ اور رومیو کو مردہ۔ اور اُسکے پاس ایک زہر آلودہ جام دیکھا تو سمجھی کہ بیشک اُسی زہر نے اُسکا کام تمام کیا ہے۔ اور خود بھی جان دینے پر آمادہ ہوئی اول تو اُسنے وہ جام جو رومیو کے پینے سے بچ رہی تھی اُسکو چوسا۔ اور رومیو کے ہونٹھون کو جو ابھی تک کسیقدر گرم تھے یہ سمجھ کہ اِسمین زہر کا کچھ اثر ضرور ہوگا خوب چوسا۔ لیکن جب دیکھا کہ وہ لوگ جنکی آوازین دور سے آتی تھین بہت ہی قریب آگئے تو جلدی سے نوک خنجر کلیجے مین چبھو اپنے عاشق کی بغل مین جا سورہی۔

تھوڑی دیر بعد قبرستان کے پاس بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ کیونکہ امیر پیرس کے غلام نے جو امیر کے ساتھ آیا تھا اور جو اپنے آقا اور رومیو کو آمادۂ جنگ دیکھ شہر کی طرف بھاگ گیا تھا۔ ویرونا کے تمام گلی کوچے مین رومیو اور پیرس کی جنگ جو جولیٹ کی وجہ سے ہوئی تھی شہر کی حتی کہ اس ہنگامہ کی خبر نے سردار مانٹیگ اور سردار کیپولٹ کو خواب استراحت سے بیدار کر مع نواب کے واسطے تحقیقات موقع کے قبرستان تک آنے پر مجبور کیا۔ درویش لارنس قبرستان سے کانپتا آہ سرد بھرتا بچشم اشکبار بحالت خوف باہر آتا تھا کہ ایک چوکیدار نے اُسے پکڑ پایا۔ اور نواب کے سامنے بھرے مجمع مین اُسے لا پیش کیا۔ نواب نے اُس سے پوچھا کہ اس حیرت انگیز واقعہ سے تمھین جہانتک واقفیت ہو صاف صاف بیان کرو۔

درویش لارنس نے سردار مانٹیگ اور سردار کیپولٹ کے روبرو اُنکے لڑکون کے پُرخطر عشق کی کیفیت از ابتدا تا انتہا کہہ سنائی۔ کہ کیونکر اُنکے دلون مین بنیاد الفت قائم ہوئی۔ اور کیونکر نظر بر رفع فتنہ و فساد خاندان کہ اس سے بہتر کوئی دوسرا موقع ہاتھ نہ لگتا۔ اُن دونون کا نکاح باہم کر دیا گیا جس سے رومیو جولیٹ کا شوہر اور جولیٹ رومیو کی زوجہ ہوئی اور پھر جولیٹ نے نکاح ثانی کے گناہ سے بچنے کے لیے ایک ایسا عرق پیا کہ اُسے غشی آ گئی۔ اور سب نے اُسے مردہ تصوّر کر اُسے دفن کر دیا۔ مین نے رومیو کو خط لکھا کہ وہ آ کر جولیٹ کو خوابگاہ (یعنی قبر) سے اُٹھا لیجائے مگر قاصد کی غفلت و سستی سے وہ خط اُسکے پاس نہ پہونچ سکا۔ درویش لارنس یہانتک کہکر خاموش ہو گیا۔ اور کہا آگے مجھے معلوم نہین کہ کیا کیا ہُوا۔ ہان اتنا جانتا ہون کہ مین یہان جولیٹ کو لینے آیا تو رومیو اور پیرس کو مردہ پایا۔ باقی حالات پیرس کے غلام کے زبانی جو اُسکے ساتھ آیا تھا۔ اور جسنے اُسے رومیو کے ساتھ لڑتے دیکھا تھا۔ اور رومیو کے نوکر کی زبانی جو مانٹا سے اُسکے ساتھ آیا تھا۔ اور ایک خط اُسکے باپ کے نام

لایا تھا مفصل معلوم ہوے۔ اُس خط کے مضمون سے درویش لارنس کے بیان کی تصدیق ہوئی تھی جسمین اُسنے جولیٹ کے ساتھ اپنے نکاح کر لینے کی کیفیت تحریر کی تھی۔ اور اُس خود مختارانہ فعل پر باپ سے معافی چاہی تھی۔ اور غریب عطار سے زہر کا خریدنا اور جولیٹ کی قبر پر اِس ارادے سے آنا کہ وہان زہر کھا اُسکے پاس سو رہے سب کچھ اُسمین مرقوم تھا یہ سنکر نواب سردار مائون ٹیج اور کیپولٹ کی طرف متخاطب ہوا۔ اور اُنکی جہالت و بےعقلی کی خصومت پر ملامت کی۔ اور کہا دیکھو خدا نے تمھاری عقوبت کے لیے کیسی تمھارے لڑکون کے دلون مین محبت پیدا کی۔ جس سے تمھارے جھگڑے قضیہ کا یہ انجام بد دیکھنے مین آیا۔ اُسپر فریقین نے کہ تاب خصومت اُنمین باقی نہ رہی تھی فتنہ و فساد کو گویا لڑکون کی قبر مین دفن کر دیا۔ اور سردار کیپولٹ نے سردار مائون ٹیج سے ہاتھ ملانے کو بڑھایا۔ اور بلحاظ اُس قرابت کے جو رومیو اور جولیٹ کے بیاہ سے اُنمین قائم ہوئی تھی بھائی کہکر پکارا۔ اور کہا کہ سردار مائون ٹیج کا ہاتھ ہے زر یادگاری مصالحہ اپنی لڑکی کے مہر مین سمجھونگا۔ سردار مائون ٹیج نے کہا۔ ابھی کچھ اور بس سے بڑھکر دونگا۔ وہ یہ کہ جولیٹ کی مورت ایسی طلائے خالص کی بناؤن۔ کہ ویرونا کی کوئی مورت اُسکی صنعت و لاگت کو ٹکر نہ کھائے۔ اُسکے جواب مین سردار کیپولٹ نے کہا۔ مین بھی ایسی ہی رومیو کی مورت بنوا دونگا۔ غرضکہ اخیر مین اُن بیچارے سردارون مین سے ہر ایک اِسطرح خلق مین دوسرے پر سبقت لے گیا۔ اور کہا اُنمین وہ خصومت و نااتفاقی تھی کہ بجز اُنکے لڑکون کی پائمالی کے جنمین اُنکے جھگڑے و فساد کی قربانیان سمجھنی چاہئین اور کوئی صورت اُن شریف خاندان کے حسد و کینۂ دیرینہ کی بیخ کنی کی نہ تھی

خاتمۃ الطبع۔ الحمد للہ کہ مجموعۂ افسانۂ دلپذیر کے بیس قصون مین کا پہلا قصہ جو مجموعۂ نور الصدور کے شامل اِس سے پہلے مطبع اودھ اخبار مملوکہ عالیجناب منشی نولکشور صاحب سی۔ آئی۔ ای واقع لکھنؤ مین چھپا اب شاخ مطبع موصوف واقع کانپور مین باہتمام جناب منشی بھگوان دیال صاحب منصرم ماہ جنوری سنہ ۱۸۹۲ع مین پہلی مرتبہ چھپکر ہدیۂ ناظرین ہوا

بعون خالق کون و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

یہ انگریزی کتاب تیلیس فرام شکسپیر کی مجموعہ افسانہ دلپذیر کے بیس قصوں میں کا تیسرا دلچسپ فسانہ جو حقیقت میں حکمت آموزی کا خزانہ ہے موسوم بہ

[illegible]

جسکو علامۂ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب یاکوٹی وکیل منصفی بانسگاؤں ضلع گورکھپور نے بایمائے مطبع اودھ اخبار بمحاورات سلیس انگریزی سے اُردو میں ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور میں بحسن و زیبائی چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Othello Venice Brabantio Desdemona

وینس کے ایک امیر بریبانٹیو کی ایک خوبصورت لڑکی ڈس ڈیمونا نامے تھی جسکی نیک خصلتی و بلند حوصلگی پر وینس کے بہت سے امرا فریفتہ و از خود رفتہ تھے لیکن اُسکے ہمقوم و ہمرنگ امرا مین سے ایک بھی اُسکی نظرون مین نہ جچا۔ کیونکہ چہرے کی صفائی سے وہ دل کی صفائی کو مقدم جانتی تھی۔ اور یہ جاننا نظر بہ تقلید نہ تھا بلکہ اُسکی دلی تمنا تھی کہ ہمیشہ نیک دل و پاک طینت والے اُسکے پاس رہا کرین چنانچہ محض دل کی صفائی پر خیال کرکے ایک سیہ فام زنگی کو (جسے اُسکا باپ بہت مانتا تھا اور اکثر اپنے گھر ساتھ لایا کرتا تھا) اُسنے اپنے نکاح کے لیے پسند کیا۔

ڈس ڈیمونا اُس زنگی کے ناقابل پسند ہونے مین قابل الزام نہ تھی کیونکہ اوتھلو گو ایک سیاہ و بدصورت شخص تھا مگر باعتبار اپنے اوصاف حمیدہ کے بڑی بڑی گھر والی عورتون کی صحبت کے لائق تھا۔ اوتھلو ایک شجاع سپاہی تھا جسنے ایک مرتبہ ترکون اور وینس والون کی لڑائی مین بمقابلہ ترکون کے ایسے ایسے کارہاے نمایان کیے تھے

کہ گورنمنٹ وینیس نے اسی دفعہ ایک ادنی سپاہی سے جنرل فوج کا بنا دیا تھا غرضکہ یہ وہ شخص تھا جسکے دم سے وہان کے شاہ کو بڑی تقویت رہتی تھی اور وہان کی گورنمنٹ کو اُسکی ذات پر بہت کچھ بھروسا تھا۔

آدتھی لو نے بڑے بڑے سفر کیے تھے۔ ڈس ڈیمونا (جیسا کہ عورتون کا دستور ہی) اُسکی سرگذشت سفری سُننے کی بڑی مشتاق تھی کہ ابتدا عمر سے کیا کیا واقعے اُسپر گذرے کتنی لڑائیون مین اُسے شریک ہونے کا اتفاق ہوا۔ کن کن وسیلون سے دشمنون کے حملے اور محاصرے سے اُسنے نجات پائی۔ برّی وبحری سفرون مین کن کن بلاؤن مین مبتلا ہوا و گھاٹیون کی فتح و توپون کی لڑائی مین کیا کیا حکمتین کرتا تھا۔ کیونکہ ایک بار ایسے دشمنون کے ہاتھ لگ گیا تھا جنھون نے غلام بنا کر اُسے فروخت کیا۔ اور پھر چھوٹا تو کیونکر چھوٹا۔ سوا اسکے اور بہت سے عجائب وغرائب جو غیر ملکون مین جاکر اُسنے دیکھے تھے وہ سننا چاہتی تھی وسیع میدانون کے حالات حیرت انگیز غارون کی کیفیت معدنیات و چٹانون کی حیرت افزا باتین۔ کوہستان فلک شکوہ کی دلچسپ حکائتین سُننے کو اُسکا جی بہت چاہتا تھا۔ جانوران جنگلی۔ مردمان صحرائی۔ درندگان بیابانی سے کے تذکرے سُننے کی بڑی تمنا رکھتی تھی۔ باشندگان افریقہ مین سے کسی خاص قطعہ کے رہنے والے ایسے ہین جنکے سر دونون مونڈھون مین ہوا کرتے ہین۔ اور گردن نام کو بھی نہین ہوتی ایسے عجیب الخلقت نوع انسانی سے کے حیرت افزا حالات کے سُننے کی بہت ہی شائق تھی آدتھی لو جب کبھی اپنے حالات بیان کرنے لگتا تو وہ بیٹھکر بڑے غور سے سنتی اور اگر کسی گھر کے کام کو بلائی بھی جاتی تو فوراً اُسے انجام دیکر وہین آن بیٹھتی۔ ایک وقت موقع پاکر ڈس ڈیمونا نے آدتھی لو سے التجا کی کہ ایک دن اپنی پوری کیفیت سفر و حضر از ابتدا تا انتہا (جسمین سے گو مین بہت کچھ سُن چکی ہون مگر غالباً پوری کیفیت سے اُسے کوئی نسبت نہو) مجھے کہ سناؤ۔ آدتھی لو نے تعمیل ارشاد مین کچھ تامل نہ کیا اور اپنے

مصائب سفری کی رام کہانی سنا کر ڈس ڈیمونا کو خوب رُلایا۔
سرگذشت کے ختم ہونے پر اُسکے مصائب ونکالیف پر ڈس ڈیمونا نے بڑا افسوس کیا اور قسم کھا کر کہا کہ بیشک تمھاری سرگذشت واقعات حیرت افزا وحالات دردانگیز و قابل ترحم سے بھری ہوئی ہے۔ پہلے تو فقط مجکو اُسکے سُننے کی خواہش تھی اور اب سنانیوالی کی خواہش پیدا ہوئی۔ اگر تم سا بہادر انسان کہین میرے ہاتھ لگ جاتا تو کیا خوب تھا۔ کسی اپنے دوست کو جسے مجھے بھی محبت ہو تم یہ کہانی سکھا کر اور اپنا لہجہ گفتگو بتا کر میرے ساتھ نکاح کرنے کی آسے ترغیب دو تو مین تمھاری کمال مشکور ہونگی اِن کنایون سے (کہ بسبب شرم ولحاظ کے وہ کھُل کر نہ کہہ سکی کہ اُسکا کیا مطلب ہے مگر بخوش اسلوبی تمام شرم آمیز باتون مین اپنی دلی محبت وتمنا کا اظہار کر گئی) اوتھی لو کو اسبات کا یقین ہو گیا کہ ڈس ڈیمونا میرے ساتھ محبت رکھتی تھی کیونکہ اب اِس سے زیادہ کھُل کر کیا کہہ سکتی تھی۔ اور انداز سے اُسے معلوم ہوا کہ ڈس ڈیمونا اُسوقت کو بہت ہی مغتنم سمجھتی تھی۔ اور چاہتی تھی کہ اِسوقت نکاح ہو جائے۔

اوتھی لو نہ تو ایسا حسین تھا اور نہ کچھ بہت مال ومتاع اُسکے پاس تھا جس سے یہ خیال کیا جاتا کہ برابی من شیو اُسکو اپنی دامادی مین قبول کریگا۔ گو اُسنے اپنی لڑکی کو اِسبارے مین خود مختار کر رکھا تھا اور سمجھتا تھا کہ شہر کی لڑکیون کی طرح اپنے برابر والون مین سے یہ بھی کسی کو پسند کریگی۔ لیکن خلاف اُسکی توقع کے ظہور پذیر ہوا کہ اُسکی لڑکی نے ایک زنگی کو اپنے لیے پسند کیا۔ گو وہ سیہ فام تھا مگر اُسکی بہادری وجرأت پر ڈس ڈیمونا اپنا دل وجان نثار کرتی تھی۔ اور اُسکے وہم وخیال پر اُسکی محبت ایسی مستولی ہو گئی تھی کہ بخلاف اقتضاء فطرت اُن نوجوان حسینون کی گوری چٹی رنگت سے جو اُسکے ساتھ نکاح کرنے کی تمنا رکھتے تھے اُسکی سیاہ رنگت اُسے بھلی معلوم ہوتی تھی۔ اُنکے نکاح کی خبر (گو اُنھون نے اُسکا اخفا بہت چاہا) تھوڑے دنون مین طشت از بام

ہو گئی اور شدہ شدہ بری من ٹیو کے کان تک پہونچی جسنے سنکر ایک مجلس مذہبی ترتیب دی اور اُس زنگی پہ یہ الزام قائم کرانا چاہا کہ اُسنے قصہ خوانی و فسون گری سے (جیسا کہ اُسکا خیال تھا) ڈس ڈیمونا پر قابو حاصل کرکے اُس سے خفیہ نکاح کر لیا۔ اور نہ مجھے اطلاع تک ندی اور میرے احسانون کا بدلہ اور مسافر نوازیون کا اجر یہی خیال کیا کہ اتنا بڑا کام بلا میری اطلاع کے کر گذرا۔

اتفاقاً اُنھین دلون مین گورنمنٹ وینس کو اوتھی لو کو لڑائی پر بھیجنے کی ضرورت ہوئی۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ گورنمنٹ کے حضور مین مخبرون نے یہ خبر گذرانا کہ ترکی جہازون کا ایک بیڑا جزیرہ سائپرس پہ (جو اُسوقت گورنمنٹ وینس کے زیر حکومت تھا) چڑھائی کرنے کو آرہا ہے یہ سنکر گورنمنٹ کو اُسکی محافظت کا خیال ہوا اور اوتھی لو کو وہان تعینات کیا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ ترکون کے مقابلے کو اور جزیرہ سائپرس کی حفاظت کو یہ کافی ہے۔ اب وہ وقت آن پہونچا کہ اوتھی لو اُس مجلس مین جسکا ذکر ہم اوپر کر چکے ہین طلب کیا گیا۔ اور جواب دہی کے لیے یون کھڑا کیا گیا۔ جیسے کسی حاکم ذی اقتدار کے سامنے کوئی اُمیدوار پرورش یا کسی ایسے جرم کا مجرم کھڑا ہوتا ہے جسکے لیے از روے قانون مجریہ گورنمنٹ سزاے موت مقرر ہو۔

بیری من ٹیو کی حالت ضعیفی و نیز واب مجلس شوری کا یہ اقتضا تھا کہ بکمال تحمل و سنجیدگی اُس جلسہ مین سوال و جواب ہوتے۔ مگر اُس غضب ناک باپ کے غصہ و تند مزاجی نے اُسے نہایت افروختگی کے ساتھ تقریر کرنے پر مجبور کیا۔ اور ایسے ایسے شبہات و قرائن اُسنے اپنے ثبوت دعوی مین پیش کیے کہ اوتھی لو نے سواے اقبال جرم کے اور کوئی مفر نہ دیکھا۔ اور اپنے عشق کی کیفیت ابتدا سے انتہا تک ساری کہ سنائی۔ اُسکی صدق بیانی پر (جس سے از سر تا پا صداقت ٹپکی پڑتی تھی) میر مجلس نواب وینس نے یہ فیصلہ کیا کہ اُسکی خوش بیانی و خوش تقریری ڈس ڈیمونا کو پسند آگئی ہوگی اسلیے اُسنے نکاح کر لیا ہوگا

الفت مین جو سچے طریقے معشوقہ کے متوجہ و رحم دل کرنیکے ہوتے ہین اُسنے بھی اُنکا برتاؤ کیا ہوگا تم اِس برتاؤ کو جادو سے تعبیر کرو چاہو سحر سے سحر تو نہین ہان یہ کہو کہ اُسکی سحر بیانی نے اُسے دلچسپ قصون سُننے کی طرف ایسا متوجہ کیا کہ قصہ خوان سے بھی اُسکو ایک خاص تعلق پیدا ہو گیا۔

آوتھی لو کے بیان کی تائید ڈس ڈیمونا کی تقریر سے بھی ہوئی جسنے کچہری مین آکر پہلے اپنے باپ کی تعلیم و تربیت کا اظہار اور اُسکے احسانات کا شکریہ ادا کیا۔ اور اُسکے بعد اپنے باپ سے درخواست کی کہ مین چاہتی ہون کہ اپنے شوہر کی اطاعت و فرمانبرداری کو اپنے باپ کے حکم پر مقدم سمجھون جیسا کہ مین نے اپنی مان کو دیکھا ہے کہ اپنے شوہر (یعنی میرے) کی اطاعت کو اپنے باپ کی اطاعت پر مرجح خیال کرتی ہے ــ

جب مرد ضعیف نے دیکھا کہ میری کوئی حجت پیش رفت نہین جاتی تو آوتھی لو کو قریب بلایا اور انتہا رنج و الم بہت کچھ ظاہر کر کے کہا کہ حالت مجبوری ہے کہ اپنی لڑکی کو مین تجھے دیتا ہون۔ اور اگر میرا بس چلتا تو مین کبھی ایسا ہونے دیتا۔ خدا کا شکر ہے کہ ایک ہی لڑکی اُسنے مجھے عنایت کی تھی جسکے ہاتھون یون نالان و گریان ہونا پڑا۔ مبادا کہین ایک اور ہوتی تو ڈس ڈیمونا کا حال دیکھکر خیال کرتا ہون کہ اُسکے سبب سے بھی مجھے یون ہی رنج و غم اُٹھانا پڑتا۔ اور پھر کہا کہ تم دونون کو اختیار ہے جہان چاہو جاؤ مجھسے کوئی واسطہ نہین ــ

جب یہ مرحلے طے ہو لیے تو آوتھی لو جو کھانے پینے کی طرح مصائب سفری اُٹھانے کا بھی عادی ہو رہا تھا جنگ سائپرس کے تہیہ سامان مین مشغول ہوا۔ اور ڈس ڈیمونا نے بھی اپنے شوہر کی عزت و حرمت (گو وہ حالت خطرہ ہی مین کیون نہو) اُس عیش و نشاط پر جسمین نئے بیاہے لوگ مشغول ہو کر عموماً تضیع اوقات کرتے ہین مقدم سمجھا اور بخوشی سفر کرنیکی رای دی

آوتھی لو اور اُسکی بی بی ڈس ڈیمونا کے پہونچتے ہی سائپرس سے یہ خبر آئی کہ ہوا سے تند نے ترکون کے جہاز کو بالکل ابتر و پریشان کر دیا ہے۔ اِس غیبی امداد کی خبر سُننے سے یکگونہ اطمینان حاصل ہوا اور اُنکے اچانک حملہ آور ہونے کا جو خوف تھا وہ جاتا رہا۔

وہ لڑائی جسکے لیے اوتھیلو گیا تھا ابھی شروع ہونے ہی کو تھی کہ اُسکی پاک دامن عورت
کے مقابلے مین چند دشمنون نے ایسی ایسی افترا پردازیان کین کہ ڈس ڈمیونا کو اُسوقت وہ
اجنبی و بیرونی دشمن جسکے مقابلے مین لڑائی ہونے والی تھی کہین اچھے معلوم ہوتے تھے۔

تمام رفقا ر فوجی مین کیشیو سے بڑھکر کوئی دوسرا اوتھیلو کا ہوا خواہ و معتمد نہ تھا۔ یہ کیشیو
خندہ پیشانی و نوجوان سپاہی تھا خوش طبعی و شیرین کلامی مین مثل نہین رکھتا تھا جو بصورتی و
خوش تقریری مین شہرۂ آفاق و عیاشی و عشق بازی مین طاق تھا حتی کہ جب کوئی سن رسیدہ
و قریب قریب جیسا کہ اوتھیلو بھی تھا کوئی کم سن عورت بیاہ لاتا تو ضرور وہ اُسکی طرف
سے اندیشہ مین رہتا مگر چونکہ اوتھیلو نہایت ہی شریف و خوش نیت آدمی تھا اسلیے اُسنے
اپنے دوست کیشیو کی طرف سے کبھی اپنے دلمین بدگمانی کو جگہ نہ پکڑنے دی۔ دستور ہے
کہ برے کامون سے بچنے والے دوسرون کی طرف جلد گمان بد نہین کرتے۔ علاوہ برین
کیشیو اُسکا محرم راز بھی تھا اور ڈس ڈمیونا کے معاملے مین وہی ابتدا ً درمیانی تھا اور اُسی کی
کوشش و پیروی کا یہ نتیجہ تھا کہ ڈس ڈمیونا کی طبیعت اوتھیلو کی طرف مائل ہو گئی تھی۔ اس
ملک کا دستور تھا کہ قبل از نکاح زوج و زوجہ آپس مین تخلیہ کرتے تھے اور ہر طرح دیکھ بھال
ایک دوسرے کو پسند کرتا تھا۔ ایسی حالت مین نہایت ہی خوش تقریر و چرب زبان آدمی کا
کام ہے کہ عورتون پر اپنے عیوب کھلنے نہ دے۔ اور اپنی لسانی سے عورتون کو پھانس لیا کرے
اوتھیلو ایسا لسان و فضول گو نہ تھا جس سے یہ اُمید کبھی کیجا سکتی کہ ڈس ڈمیونا کو اپنی طرف
مائل کر لیگا اسلیے اپنے دوست کیشیو کو کہ اُس فن مین اُسے ایک خاص ملکہ حاصل ہو گیا تھا
اِن مدارج کے طے کرنے کے لیے جنکا طے ہو جانا قبل از نکاح ضرورت سے تھا اپنی طرف
سے مختار عام کرکے بھیجا کرتا۔ بوجوہات متذکرۂ صدر اوتھیلو اس خصوص مین لایق الزام
نہ تھا بلکہ یہ نیک طینتی اُسکی صاف باطنی کا ثبوت تھی جس سے اور بھی اُسکی وقعت و عزت کو
زیادہ ہونا چاہیے اور یہ بھی کوئی حیرت کی بات نہ تھی۔ اگر عصمت و پاک دامنی کے خلاف ہو

کہ ڈس ڈیمونا علاوہ اوتھی لو کے کیشیو کو بھی قابل اعتماد اور اپنا راز دار سمجھتی تھی۔ اور قبل
از نکاح جو اُن تینون کا طریقہ برتاو تھا اُسمین فرق نہ آنے دیتی۔ چنانچہ کیشیو بیبا کانہ اُسکے
گھر مین جاکر غپ شپ کیا کرتا اور اُسے دیکھکر اوتھی لو ذرا بھی بُرا نہ مانتا۔ کیونکہ وہ
نہایت ہی رحم دل و سادہ مزاج تھا اور ایسی طبیعت والے اکثر دیکھے گئے ہین کہ مخالف
چیزون سے خوش و محظوظ رہتے ہین۔ حق تو یہ ہے کہ یہ عیب کی بات ہے۔ خیر جہان سیکڑون
بھلائیان تھین وہان دو چار عیوب کیونکر نہون۔ غرضکہ ڈس ڈیمونا اور کیشیو بعد نکاح کے
بھی ویسے ہی ہنسی اور مذاق کیا کرتے جیسا قبل از نکاح جب کیشیو درمیانی ہوکر اوتھی لو
کے ساتھ اُسے بیاہ کرنے پر راضی کرنے جایا کرتا تھا۔

اوتھی لو نے کیشیو کی ترقی کی اپنی فوج کا لفٹنٹ جو نہایت معزز عہدہ تھا اور سوائے
جنرل کے جسکے اوپر کوئی دوسرا افسر نہ تھا مقرر کیا۔ کیشیو کی یہ ترقی دیکھکر آئی گو کہ پرانا
ملازم تھا اور اپنے کو اس عہدے کا مستحق جانتا تھا اپنے دلمین بہت کڑھا۔ اور بنظر حقارت
یہ کہنا شروع کیا کہ سوائے عورتون کی مصاحبت کے کیشیو کو اور کسبات کی قابلیت ہے
کہ وہ اس عہدہ لفٹنٹی کو انجام دیگا۔ اسکے جنگی معلومات کی تو یہ کیفیت ہے کہ اگر کسی نادان سے نادان
لڑکے کے ساتھ بٹھاکر اُسکا امتحان لیا جائے اور پوچھا جائے کہ فوج کو وقت جنگ کسطرح
ترتیب دینی چاہیے کہ اور بحالت جنگ لفٹنٹ کو کیا کرنا چاہیے تو غالبًا اُس لڑکے سے بھی زیادہ نمبر وہ
حاصل نہ کرسکے۔ جب کیشیو نے یہ سُنا تو بنظر تمسخر و تفریح (ونیز یہ کہ آئی گو کی باتون کا یہی جواب بھی تھا)
اوتھی لو کے ساتھ آئی گو کی بی بی ای میلا کو متہم کرکے یہ کہنے لگا کہ دونون مین آشنائی ہے
اور ایک دوسرے پر از خود رفتہ ہو رہے ہین۔ یہ سُنکر آئی گو کے کینہ کو اور بھی ترقی ہوئی
اور اب وہ اس فکر مین ہوا کہ اوتھی لو اور ڈس ڈیمونا اور کیشیو تینون کو کسی طرح پھنسانا اور
اُنسے اپنی دل آزاری و رنج رسانی کا عوض لینا چاہیے۔

آئی گو بڑا چالاک و خصائل انسانی سے خوب واقف تھا اور جانتا تھا کہ آدمی کے

تمام دل دکھانے والی اذیتوں سے (جو جسمانی تکلیف سے بڑھکر ہین) رشک وحسد کا درد زیادہ ناقابل معالجہ ونیش عقرب سے بھی زیادہ ناقابل برداشت ہے۔ اور اوتھی لو کے دل مین کیشیو کی طرف سے رشک وحسد کے پیدا کردینے مین کسی طرح مین کامیاب ہوجاؤن تو عوض لینے کو اس سے اچھی کوئی دوسری حکمت نہین کہ جسکا اختتام اوتھی لو اور کیشیو مین سے کسی ایک یا دونون کی جان گئے بغیر نہین ہونے کا۔

سائپرس مین جنرل اوتھی لو اور اسکی بی بی ڈس ڈیمونا کے پہونچتے ہی جو یہ خبر سننے مین آئی کہ دشمنون کے جہاز ابتر و پریشان ہوگئے تو ساری فوج وشہر مین ایک عید کی سی کیفیت نظر آنے لگی۔ ہر ایک نے مجلس عیش ونشاط ترتیب دی۔ ساری فوج والے جشن وشادی مین مشغول ہوے۔ اوتھی لو اور اسکی بی بی ڈس ڈیمونا کے درمیان بھی کشتی مے چکر مین آئی دور ساغر چلنے لگا۔

اسی شب برات مین اوتھی لو نے کیشیو کو فوج کا نگہبان مقرر کیا اور حکم دیا کہ دیکھو ایسا نہو کہ اہل فوج بکثرت شراب خواری کرین اور یہان کے باشندون کو انکی مے خواری وبدہوشی سے کسی قسم کا نقصان پہونچے۔ اب اسوقت آئی اگو کو اپنی خبث باطنی کے اظہار کا پورا موقع ہاتھ لگا اور کیشیو کے پاس پہونچکر اسنے بکمال دل سوزی وہواخواہی بادہ نوشی کی ترغیب دی (حالانکہ بادہ نوشی محافظون کے لیے روا نہ تھی) پہلے تو اسنے کچھ تامل کیا لیکن آئی اگو نے جب نشہ صہبا کے لطف یاد دلائے تو آخر اسے پیتے ہی بنی اور پیہم کئی گلاس چڑھا گیا۔ (جہان آئی اگو خود بھی شریک بادہ نوشی ہوا اور پھر گانے بجانے کی طرف اسے متوجہ کیا) جب نشہ جما تو بحالت ذوق وشوق اسنے ڈس ڈیمونا کی مدح خوانی شروع کی اور اسی کے نام پر جام شراب پینے لگا۔ اور بار بار اسی کی خوبی بیان کرتا۔ یہ سب باتین اسکی اسکے لیے زہر ہوئین جس سے اسکے دلی راز کا لوگون پر افشا ہوگیا۔ اسکی باتین سنکر کسی عہدہ دار (جسے آئی اگو نے بھی اشارہ کر دیا تھا

چاہا کہ اِن فضولیات سے آسے باز رکھے - دیوانہ را ہوئے بس ست - کیشیو اُسکی بات کب خاطر مین لاتا - سُنتے ہی غصہ مین آگیا اور نوبت باینجا رسید کہ فوراً تلوارین سُت گئین اور اسی کشاکش مین بیچ بچاؤ کرتا ہوا ایک معزز عہدہ دار زخمی ہوا - اِس حرنفسی کی شہرت عام ہوئی - اور آلی گو نے (کہ خود ہی اِس فتنہ و فساد کا بانی تھا) اِسکی شہرت دینے مین سبقت کی - اور فوراً محل شاہی کے گھنٹہ کو بجا دیا - جسکا بلانا ایسی باتون کے لیے روا نہ تھا - بلکہ معاملات جنگ کی نازک حالتون مین بلانے کے لیے وہ بنایا گیا تھا - اِس گھنٹہ کی پرخطر آواز سُنتے ہی اوتھی لو تھیا نید محل سے نکل پڑا اور موقع واردات پر آن کر کیشیو سے استفسار حال کرنے لگا - کیشو کا نشہ تو کم ہو ہی چلا تھا - اُوتھی لو کو دیکھکر اور بھی رہا سہا جاتا رہا اور شرم سے سر جھکا کر رہ گیا - اور کوئی جواب نہ دے سکا - آلی گو اسوقت کیشیو کی طرف مخاطب ہو کر کچھ کلمات زجر و ملامت منھ سے نکال رہا تھا کہ اوتھی لو نے اُسے دیکھ پایا اور اِس واردات کی کیفیت کہ سُنانے پر اُسے مجبور کیا - جسنے واقعات مُستفسرہ کی شروع سے اخیر تک پوری کیفیت کہ سُنائی لیکن اپنی ترغیب دینے کا ذکر کہین بھی بیان نہ کیا - اور بجاے اِسکے کہ وہ کیشیو کے جُرم کو خفیف کر کے بیان کرتا جیسا کہ لوگون کو اُمید تھی اُسنے بڑی شد و مد سے بیان کیا جس سے اوتھی لو کی نظرون مین وہ ایک بڑا سنگین جرم معلوم ہوا - اور جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اوتھی لو کی دیانت داری نے کہ وہ ضابطہ کا بڑا پابند تھا اُس حکم کے صادر کرنے پر اُسے مجبور کیا کہ کیشیو عہدۂ لفٹنٹی سے تنزل کیا جائے -

غرضکہ اُوتھی لو کو پہلے ہی مرتبہ اپنی فطرت مین یون پورے طور سے کامیابی حاصل ہوئی - اور ہرچند کہ اپنے محسود رقیب کی بنیاد وہ کھود چکا اور عہدے سے اُسے تنزل کرا چکا - مگر اُسکا دل نہ بھرا اور اِس فکر مین ہوا کہ اُس کم بخت رات کے واقعہ سے

کچھ اور بھی کام نکالے۔
کیشیو جسکے نشہ کو اِس کم بخت واقعہ نے بالکل اُتار دیا تھا اب اپنے ظاہری دوست
آئی گو کے سامنے بیٹھکر رونے لگا۔ اور کہنے لگا کہ مجھے کیا ایسی حماقت سوجھی کہ مین جامۂ
انسانیت سے بالکل باہر ہوگیا۔ اب مین اپنا نا کردہ خطا ہونا جنرل پر ثابت کرکے کیونکر
اپنی جگہ پھر حاصل کرسکتا ہون۔ کیونکہ وہ یہ ضرور کہیگا کہ تمنے شراب خواری کی اور پھر
اپنی حالت پر افسوس کرنے لگا۔ آئی گو اِس جرم کی خفت ظاہر کرنے کو بولا۔ تم
یا جو آدمی جان رکھتا ہے وہ خواہ مخواہ ہی شراب پیے گا۔ تمنے پی لی تو کیا عجب کیا۔
اب اِس حالت مین صورت صواب یہ ہے۔ کہ جنرل کی بی بی اِسوقت گویا خود جنرل
ہے اور جو کچھ چاہتی ہے اپنے شوہر سے کرالیتی ہے۔ بہتر ہوتا کہ تم جاکر ڈس ڈیمونا
سے عرض حال کرتے اور وہ اپنے شوہر سے تمھارے لیے سفارش کرتی۔ وہ
ایک بے تکلف و با مروت عورت ہے۔ اِس قسم کے سلوک پر فوراً آمادہ ہوجائیگی۔
اور جنرل کو تمسے پھر خوش کرادیگی۔ جس سے دلون کی کدورتین ہمیشہ کے لیے رفع
ہوجائینگی۔ آئی گو نے یہ ترکیب اچھی بتائی تھی بشرطیکہ اِسمین کوئی غرض ناجائز نہوتی
جیسا کہ آگے ظاہر ہوگا۔
کیشیو حسب ہدایت آئی گو کے کاربند ہوا۔ کہ ڈس ڈیمونا سے جاکر عرض حال کیا
جسکا اچھی باتون پر مستعد ہوجانا نہایت آسانی سے ممکن تھا چنانچہ اُسنے وعدہ کیا کہ
مین تمھارے لیے جنرل سے سفارش کرونگی۔ اور اپنے جیتے جی مین تمھین غیر فائز المرام
نہ رہنے دونگی۔ چنانچہ اُسی وقت جاکر اُسنے ایسی دل سوزی و خوش اسلوبی سے اِس بارے
مین گفتگو کی کہ اوتھلو ہرچند کہ کیشیو سے سخت بیزار ہوگیا تھا۔ اُسکی بات کو رد نہ کرسکا
اوتھلو نے بہتیری حجتین پیش کین اور کہا کہ اِتنا بڑا گناہ یون معاف کردینا نچاہیے مگر وہ
عورت نہ ہٹی۔ اور کہنے لگی کہ کل تک پرسون تک یا جبتک تم معاف نہ کروگے

مین نہین ہٹنے کی۔ اور پھر کیشیو کے حلم و فروتنی کو بیان کرنے لگی اور کہنے لگی کہ اُسکی
خطا ایسی سخت سزا کی سزاوار نہین ہے۔ آوتھی لو اُسکی باتین سُنکر اُٹھا چاہتا تھا کہ اُسنے
پھر کہا۔ کیون صاحب کیا مین اُسی کیشیو کی سفارش کرتی ہون جو تمھاری طرف سے
پیغام شادی لیکر میرے پاس ایام دوشیزگی مین آتا تھا۔ اور جب مین تمھاری بُرائی
کچھ بیان کرتی تو مجھسے وہ لڑنے کو تیار ہو جاتا یہ ذرا سی ایک بات ہے جسے مین آپ
سے پوچھتی ہون اور جب مجھے آپ کی طبیعت کا امتحان کرنا ہوگا تو اور بھی سوالات
آپ سے کیے جائینگے۔ آوتھی لو اِس تقریر کا کچھ جواب نہ دے سکا اور ڈس ڈیمونا
کی طرف متوجہ ہوکر صرف یہ بولا کہ اِسوقت مجھے مُعاف کرو۔ مین وعدہ کرتا ہون کہ
کیشیو کے ساتھ اپنا قدیم برتاؤ قائم رکھونگا۔

اِتفاق سے ایک دن آوتھی لو اور آئی گو ساتھ ایک کمرے مین ایسے وقت داخل
ہوئے کہ ڈس ڈیمونا وہان بیٹھی تھی اور کیشیو کہ اُسکے پاس کچھ اپنی سفارش کے لیے
کہنے سُننے آیا تھا سامنے کے دروازے سے نکل رہا تھا۔ آئی گو کہ فتنہ سے بھرا تھا
یہ موقع دیکھکر دبی آواز سے گویا اپنے آپ کو کہہ رہا ہے بولا۔ مین تو یہ پسند نہین کرتا
مگر آوتھی لو نے اُسے نہ سمجھا۔ اور اُسکے بعد ہی بیوی سے باتین شروع ہو جانے سے
اور بھی اُسکا خیال نہ رہا۔ لیکن من بعد یہ الفاظ اُسے یاد پڑے۔ کیونکہ ڈس ڈیمونا
جب اُٹھ گئی تو آئی گو نے (گویا محض اپنے خیال کی تصدیق کے لیے) آوتھی لو سے
پوچھا۔ کیا آپ جب ڈس ڈیمونا سے شادی کرنے کی فکر مین تھے تو کیشیو کو آپ کے
میلان خاطر کی کیفیت معلوم تھی۔ اوتھی لو نے کہا معلوم ہونا کیا مراتب نکاح کے
طے کرنے کے لیے کتنی دفعہ وہ ہم دونون کے درمیان اِدھر سے اُدھر پیغام لایا اور
لے گیا ہوگا۔ یہ سُنکر آئی گو نے بھوین سکوڑ لین گویا کہ اُسے کسی سخت واقعہ کا کچھ پتا
لگا۔ اور بولا۔ بیشک۔ اسپر آوتھی لو کو اُن الفاظ کا دھیان آیا جو کمرے مین

آتے وقت آئی گو نے خوش ہو نا اور کیشیو کو کیجا دیکھکر منھ سے نکالے تھے - اور سمجھا کہ اسمین ضرور کچھ بھید ہے کیونکہ آئی گو کو وہ بہت اچھا آدمی سمجھتا تھا - جتنی باتین کہ دغا بازونا مین شرارت خیال کیجاتی ہین اسمین وہ سچے دل کی کار روائیان تصور کیجاتی تھین - اور نواب نے اس سے یہ التجا چاہا کہ اپنے خیالات کو وہ لفظون مین ظاہر کرے - آئی گو نے کہا میرے خیالات و توہمات فاسد پر آپ نہ جائیے - وہ کون سی جگہ ہے جہان بُری چیز نہین ہوتی اور پھر یہ کہنے لگا کہ اگر میرے خیالات خام سے آپ مبتلا ء آلام ہون تو کیا بُری بات ہے میرے خیالات کا ظاہر ہونا - آپ کے آرام و چین مین مخل ہوگا - اور علاوہ برین ذری سے شک سے کسی کو بدنام کر دینا اچھا نہین - جب آئی گو نے دیکھا کہ ان باتون سے اوتھلو کا اشتیاق تفحص بڑھا تب اُسنے اس تمنا پر تقریر اُٹھائی گویا اوتھلو کی دلجمعی و آرام کا اُسے بہت خیال ہے - اور یہ عرض کی کہ آپ کو شک دل سے نکال ڈالنا چاہیے - یہ بہت بُری شے ہے - اور وہ ہمیشہ شک کے خلاف تقریر کرنے سے اور بھی اوتھلو سادہ لوح کی بدگمانی کو ترقی دی - اوتھلو یہ سب باتین سن گیا اور آخر مین بولا - اسمین شک نہین کہ میری بی بی خوبصورت ضرور ہے - جلسہ و دعوت مین شریک بھی بہت ہوتی ہے ناچنے گانے کا بھی شوق رکھتی ہے باتین بھی اُسکی دلکش ہوتی ہین لیکن جب وہ پاکدامن ہے تو اُسکے سارے حرکات پاک خیال کیے جائینگے اور اُسکے بے عصمت سمجھنے کے لیے ضرور ہے کہ مین پہلے ثبوت دیکھ لون - اس گفتگو سے آئی گو بہت خوش ہوا کہ اُسکی بی بی کی بے عصمتی اُسپر ثابت کر دینی کیا بڑی بات ہے - اور صاف صاف طور پر کہنے لگا کہ مین ثبوت تو کوئی نہین رکھتا ہان آپ التزاماً اُسکے انداز کو دیکھیے جب کیشیو اُسکے پاس موجود رہتا نہ تو ہر وقت بدگمان رہنا چاہیے نہ اتنا بے خبر - اور مجھ سے جو پوچھیے تو یہان کی عورتون کی طبیعت سے کہ میری ہمقوم ہین آپ سے کہین زیادہ مین واقفیت رکھتا ہون - وِنِس مین عورتین بہتیری باتین ایسی کھلے خزانے کرتی ہین جسے اپنے شوہرون کے سامنے ہرگز نہین

کر سکتین اور پھر آسنے نہایت خوش اسلوبی سے یہ بیان کیا کہ دیکھیے آپ ہی کے ساتھ نکاح
کرنے مین ڈس ڈیمونا نے اپنے باپ کو کیسا دھوکا دیا اور کیسا جلد نکاح کر لیا جس سے اُس
بڈھے باپ کو سحر کر دینے کا آپ پر صاف گمان ہُوا - اس پچھلی تقریر سے جو خود آسپر گذر چکی تھی
اوتھی لو کے دل پر بہت اثر ہوا - اور دل مین سوچنے لگا کہ بیشک جب وہ اپنے باپ کی نہوئی
تو میری کب کی ہونے والی -
آئی اگو نے اس تکلیف دہی پر اوتھی لو سے معافی چاہی لیکن اوتھی لو نے کہ اُسکی طبیعت
مین اُسکی باتون نے بڑا فرق ڈال دیا تھا اور اندرونی غم سے وہ بہت افسردہ خاطر ہو رہا تھا
چاہا کہ آئی اگو کچھ اور اپنے خیالات کو ظاہر کرے - آئی اگو نے بظاہر داری یہ عذر کیا کہ کیشیو کو
مین اپنا دوست کہتا ہون - اُسکی نسبت مجھے ایسی باتین نکلنی چاہیے بعد اصرار کے
آئی اگو بر سر مطلب آیا اور کہنے لگا - کہ آپ کو خوب معلوم ہے کہ جب آپ سے اُسکی طبیعت
لگی تو اپنی قوم و ہمرنگ کی گوری چٹی رنگت سے آپ کی سیاہ رنگت اُسے پسند آئی اور پسند
بھی اتنا کیا کہ بڑے زور شور سے - ایسی حالت مین یہ بات خلاف قیاس نہین ہے کہ
اُسکی تجویز بدلجائے اور آپ کی سیاہ رنگت اپنے ملک کی صاف و چٹی رنگت سے اُسے بُری
معلوم ہونے لگے - ان سب باتون کے کھل جانے کی عمدہ تدبیر یہ ہو کہ چندے آپ اور اپنی
ناخوشی کیشیو کے حال پر قائم رکھیے اور پھر بغور اُن باتون کو سُنئے جو کیشیو کی شفاعت مین
ڈس ڈیمونا کے منھ سے نکلتے ہین - کیونکہ اُسپر غور کرنے سے آپ کو بہت کچھ اطمینان میری
باتون پر حاصل ہوگا - غرضکہ اس خبیث النفس آئی اگو نے یہ ایسی تدبیر نکالی جس سے اُس
باعصمت عورت کی ساری خوبیان اوتھی لو کی نظرون مین بُری معلوم ہون اور خود اُسکی
نیک کرداریان اُسے آفت مین پھنسانے کو جال ہون - اُسکی شرارت دیکھیے وہان
تو کیشیو کو اُس عورت کی شفاعت سے کام نکالنے کی ترغیب دی اور یہان اس فکر مین
ہُوا کہ وہ شفاعت اُس عورت کی تباہی کا سبب ہو -

اخیر مین آوتھی لو سے بالتجا آئی گو نے یہ کہا کہ آپ جبتک اچھی طرح دیکھ نہ لین اُس بیچاری عورت کو بے عصمت نہ سمجھیے گا۔ آوتھی لو نے وعدہ تو کیا کہ اچھا جبتک مین آنکھ سے کچھ دیکھ نہ لونگا اُسکی نسبت کسی قسم کا گمان بد نہین کرنے کا۔ لیکن اُسی وقت سے آوتھی لو کی طبیعت کو انتشار لاحق ہو گیا۔ اور ایام گذشتہ کی سی نیند پھر اُسے نہ آئی۔ گو اُسنے نیند لانے والی چیزون کا بہت استعمال کیا۔ خشخش و عرق منڈرگورا کو بہت صرف کیا۔ اُسکی ہمت بالکل پست ہو گئی۔ ہتھیار کی طرف سے بالکل برداشتہ خاطر ہو گیا۔ اُسکا دل جسکو فوج۔ علم۔ فوجی قواعد کی طرف بہت رغبت تھی۔ نفیری و طبل جنگ سے بہت خوش ہوتا تھا گھوڑون کی آواز سے پھول اُٹھتا تھا۔ اب ایسا معلوم ہونے لگا کہ اسمین ذرا اُمنگ وخود بینی جو فوجی افسرون کے لیے جوہر ذاتی خیال کیجاتی ہے باقی نہ رہی۔ اور اُسکے جنگی خیالات نے اور تمام دنیا کی مسرتون نے دفعتہً اُس سے کنارہ کر لیا۔ کبھی تو اُسکے دلمین اپنی بی بی کی پاکدامنی کا خیال آتا اور کبھی اُسکی بے عصمتی کا۔ کبھی تو آئی گو کی باتون کو وہ سچی خیال کرتا کبھی جھوٹی۔ کبھی جھنجھلا کے اپنے دلمین کہتا کہ آئی گو نے مجھ سے ایسی باتین کیون کین میری بی بی اگر کیشیو کو پیار کرتی ہے تو اسمین کیا قباحت ہے۔ غرضکہ انھین خیالات سے گھبرا کر اُسنے ایک مرتبہ لپک کر آئی گو کا گلا تھام لیا اور کہنے لگا کہ ڈس ڈمیونا کی شان مین جو باتین تم نے کین مجھے اُنکا ثبوت دو ورنہ ابھی گلا گھونٹ کر مارڈالتا ہون۔ آئی گو یہ کیفیت دیکھکر غصہ مین آگیا معلوم ہو کہ آئی گو کی باتین ایسے سلوک کی سزاوار نہین ہین۔ اور کہنے لگا کیا آپ نے ایک جھاڑدار رومال اپنی بی بی کے ہاتھ مین اکثر نہین دیکھا ہے۔ آوتھی لو نے کہا دیکھا کیا معنی خود میرا ہی دیا ہوا ہے۔ پہلے مین نے یہی نشانی اپنی بی بی کو دی تھی۔ آئی گو نے کہا وہ رومال آج مین نے کیشیو کے ہاتھ مین دیکھا تھا کہ وہ اُس سے اپنا منھ پوچھ رہا تھا آوتھی لو نے کہا اگر تمھارا یہ بیان صحیح ہے تو مین اُن دونون سے اسکا سخت بدلہ لیے بغیر نہین رہنے کا۔ تمھاری راست بیانی سے مجھے اُمید ہے کہ تین ہی دن کے اندر کیشیو ہلاک کیا جائیگا۔ اور اُس چڑیل (یعنی اپنی بی بی

کے لیے کوئی آسان تدبیر ہلاکت کی نکالونگا۔

تھوڑی سی بات بعض وقت ہوا کی طرح بدگمانی کے استعمال کے لیے بہت ہوجاتی ہے۔ چنانچہ آدھتی لو کے دل مین یہ بات جم گئی کہ کیشیو کے ہاتھ مین اُسکے رومال کا دیکھا جانا دونون کی ہلاکت کے لیے کافی وجہ ہے۔ استفسار و تحقیقات مزید کی کچھ احتیاج نہین ۔ ڈس ڈیمونا نے یہ رومال کیشیو کو دیا تھا۔ اور دیتی کیونکر کیا وہ اتنا نہین سمجھتی تھی کہ یہ میرے شوہر کی نشانی ہے دوسرے آدمی کو دینا نہ چاہیے۔ ڈس ڈیمونا اور کیشیو دونون اس معاملے سے بالکل بے خبر تھے ۔ اُس بدذات آئی آگو نے جو فتنہ و فساد کے خیالات سے کبھی غافل نہ رہتا تھا۔ اپنی بی بی سے (گو وہ نیک طینت تھی مگر سادہ لوحی کے ساتھ) آکر یہ کہا کہ ڈس ڈیمونا کے گھر سے اُسکا رومال چپکے سے اُٹھا لاؤ کہ اُسی نمونے کا ہم دوسرے رومال پر کام بنوانا چاہتے ہین۔ اور اصلی غرض یہ تھی کہ اُس رومال کو کیشیو کے راستے مین چھوڑ دے جسے راہ مین پڑا پاکر کیشیو خواہ مخواہ اُٹھا لیگا اور آئی آگو کے خیال کے مطابق ڈس ڈیمونا کی نشانی اُسکے پاس پایا جانا صادق آجائیگا۔

آدھتی لو نے اپنی بی بی کے پاس جاکر درد سر کا بہانہ کیا اور سر باندھنے کو اسلیے اُسکا رومال طلب کیا۔ بی بی نے سنتے ہی وہ رومال لا سامنے رکھدیا۔ آدھتی لو نے کہا۔ یہ نہین۔ وہ رومال لاؤ جو مین نے تمھین دیا تھا۔ ڈس ڈیمونا کے پاس وہ رومال کہان تھا جو وہ لاتی وہ تو چوری جاچکا تھا۔ آدھتی لو نے یہ سنکر کہا تمنے یہ بڑی غلطی کی ۔۔ وہ رومال ایک مصر کی عورت نے میری مان کو دیا تھا وہ عورت ساحرہ تھی اور انسان کے دل کی بات خوب سمجھتی تھی۔ دیتے وقت اُس ساحرہ نے میری مان سے یہ کہا کہ تم اسے اپنے پاس رکھو جبتک یہ تمھارے پاس رہیگا تمھارے شوہر کو تمھارے ساتھ کمال اُنس رہیگا لیکن دیکھنا احتیاط سے رکھنا گم نہونے پائے۔ اگر گم ہوا تو یاد رکھو کہ جتنا مرد کو تمھاری طرف اُسکا التفات ہے اُتنی ہی نفرت اُسکے گم ہوجانے پر اُسکے دل مین بیٹھ جائیگی ۔۔

مرتے وقت وہ رومال ماں نے مجھے دیا اور کہا کہ تم جب اپنا بیاہ کرنا تو اپنی بی بی کو دے دینا
چنانچہ مین نے ایسا ہی کیا۔ تمکو اسے بڑی خبرداری سے رکھنا تھا۔ ڈس ڈیمونا گھبرا کر بولی
بھلا یہ بات قیاس مین آتی ہے۔ اوتھیلو نے کہا قیاس مین نہ آنے کی کیا وجہ۔ یہ طلسمی رومال ہے
ایک باخدا عورت نے جسکی عمر دو سو برس کی تھی حالت جذب مین یہ رومال بنایا تھا۔ متبرک
کیڑون کے ریشم سے یہ کاڑھا گیا۔ دوشیزہ عورتون کے دل کی مومیائی سے مصبوغ کیا گیا۔
ڈس ڈیمونا رومال کی یہ کیفیت سن بہت گھبرائی۔ اور قریب تھا کہ اسکی جان خوف سے نکل جائے
کیونکہ وہ صریحی جانتی تھی کہ رومال کھو گیا اور رومال کے ساتھ اب شوہر کی محبت بھی جایا چاہتی
ہے۔ اوتھیلو نے کچھ ایسی نظر بدلی جس سے ظاہر ہوا کہ کوئی فعل خلاف شان کیا چاہتا ہے
اور رومال کی خواہش بھی ظاہر کی جسکا حاضر کر دینا ڈس ڈیمونا نے محال سمجھ کر یہ چاہا کہ اپنے
شوہر کے خیالات کو بدل دے۔ اور ہنس کر بولی مین سمجھتی ہون کہ رومال کا ذکر صرف اسلیے
تمنے اٹھایا ہے تا مین کیشیو کی بابت کچھ سفارش نکرون۔ اور پھر کچھ کلمات کیشیو کی تعریف
مین کہنے شروع کیے۔ جسے سنکر تکدر خاطر وہان سے اوتھیلو اٹھ گیا۔ اور اسکے اٹھ جانے سے
ڈس ڈیمونا نے یہ خیال کیا کہ شاید کسی قسم کی بدگمانی اسکی طبیعت مین بیٹھ گئی ہے۔
لیکن اسکے ذہن مین اصلی سبب اسکا بخوبی آتا نہ تھا۔ کبھی اوتھیلو کی شان مین الزام
بدگمانی قائم کرتے رکتی تھی اور خیال کرتی تھی کہ کچھ بعید نہین ہے کہ وینس سے کوئی ایسی خبر آئی ہو
یا کوئی ایسی فکر اسکے حواس پر مستولی ہوئی ہو جس سے اسکی طبیعت مین کچھ فرق آگیا۔
اور وہ اگلی لطافت باقی نہ رہی۔ اور پھر اپنے دل سے بولی۔ مرد خدا تو ہوتے نہین۔ یہ
کیا ضرور ہے کہ نکاح ہو چکنے پر بھی انکی وہی نگاہین رہین جو قبل از نکاح عقد کے دن دیکھی
جاتی ہین اور پھر بمقابلہ شوہر یون اپنے کو بدگمان پاکر اپنے خیال پر بہت جھنجھلائی۔
اسکے بعد اوتھیلو اور ڈس ڈیمونا مین پھر ملاقات ہوئی اور اس ملاقات مین صاف صاف
اوتھیلو نے اسکی بیوفائی اور ایک دوسرے مرد پر اسکا عاشق ہونا ظاہر کیا۔ لیکن یہ نہ بتایا

کہ کس پر۔ اور پھر وہ خود ہی رونے لگا۔ ڈس ڈیمونا اُسے روتے دیکھ بولی آلہی کیا منحوس دن ہے تم روتے کیون ہو۔ آوتھی لو نے کہا مین ہر قسم کی مصیبت۔ افلاس۔ مرض۔ رسوائی برداشت کرسکتا ہون۔ مگر تیری بیوفائی جس سے میرے دلمین سوراخ ہوگیا برداشت نہین کرسکتا۔ تیری کیفیت بالکل ویدسی ہی کہ ظاہر اتو بہت خوش نما ہوتا ہی۔ مگر اُسکی بو فورًا درد سر پیدا کردیتی ہی کیا خوب ہوتا جو تو پیدا نہوتی۔ آوتھی لو کے چلے جانے پر اُسکی باتون اور بدگمانیون پر ڈس ڈیمونا ایسی متحیر و ازخود رفتہ تھی اور کچھ ایسی بیہوشی اُسپر طاری تھی کہ سونے کو اُسکا جی چاہا۔ اور اپنے نوکرون کو اُسنے بچھونا درست کرنے اور عروسی چادر لگانے کا حکم دیا۔ اور کہنے لگی کہ جب کوئی بچون کو سکھلاتا ہی تو سہولت و آسان طریقون سے کام لیتا ہی۔ آوتھی لو کو بھی میرے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کرنا تھا جب اُسکی تنبیہ کے وقت مین باعتبار اپنی نیکی و وفاشعاری کے مثل بچون کے تھی۔ غرضکہ آوتھی لو کی اتنی سب باتون پر اُسکی عورت زبان پر کلمات شکایت بھی لائی تو بس اسی قدر۔

ڈس ڈیمونا چارپائی پر جا اپنے شوہر کے آنے کے انتظار مین تھی کہ بسبب کسل طبیعت کے اُسکی آنکھ لگ گئی جسکے تھوڑے عرصے بعد آوتھی لو اُسکی ہلاکت کا خیال دل مین لیے اِس کمرے مین داخل ہوا اُسے سوتے دیکھ اول تو اُسکے دلمین آیا کہ کیا اسکا خون بہاؤن۔ اِسکے جسم کو جو سنگ مرمر سے بھی زیادہ سفید ہی کیا داغ لگاؤن لیکن اخیر مین اُسنے سوچا کہ اگر مین نے اُسے چھوڑ دیا تو میری طرح کتنون کو یہ دنیا مین رہکر خراب کریگی۔ اسکے بعد اُسنے زمانہ گذشتہ کی یاد مین اپنے خیال کے مطابق آسے بوسہ دیا۔ اُسوقت وہ بوسہ ایسا بھلا معلوم ہوا کہ پھر ایک مرتبہ اُسکا دل چاہا۔ اور اُسکی آنکھون سے قطرات اشک بے اختیار نکل پڑے جنکو اُسنے بیرحم قطرون کا خطاب دیا۔ بوسون سے ڈس ڈیمونا کی آنکھ کھل گئی۔ اور اُسنے دیکھا کہ آوتھی لو کھڑا لب زیرین چاتبا اور آنکھین پھیرتا ہے جسکو دیکھکر اُسنے سوچا کہ آوتھی لو کی نگاہ ارتکاب قتل کیوقت

ہوتی ہے - آدھتی لونے اُس سے کہا کہ مرنے کو مستعد ہوجا اور جو کچھ دعا مانگنی ہو
تو مانگ لے کیونکہ تیری روح مین ہنین ہلاک کرنے کا - ڈس ڈیمونا یہ کیفیت دیکھ اُسکے رحم
کی خواہان ہوئی اور پوچھا کہ میری خطا کیا ہے - اسپر آدھتی لونے کیشیو کا نام لیا اور اُس رومال کا ذکر
کیا جو ڈس ڈیمونا نے (اُسکے خیال کے مطابق) اُسے دیڈالا تھا - یہ سُنکر اپنی صفائی کی بات
وہ بے خطا عورت کچھ کہا چاہتی تھی کہ اُسنے دفعتہً لیکے بچھونے مین اُسے لپیٹ دیا اور اوپر سے
ایسے روز سے دبایا کہ اُسکا دم گھٹ کر نکل گیا - اور اُسکی آہ وزاری پر خیال نہ کیا -
اسی حالت مین کیشیو مجروح و خون آلودہ کمرے مین داخل ہوا جسکی ہلاکت کے لیے
آئی گو نے کوئی اپنا آدمی متعین کیا تھا لیکن وہ آدمی کیشیو کے ہلاک کرنے پر کامیاب
نہوا (زخمی تو کیا مگر زخم کاری نہ لگا) اور آئی گو نے افشاے راز کے خوف سے خود
اُس آدمی کو قتل کر ڈالا - جسکی پاکٹ مین چند خطوط ایسے نکلے جنسے آئی گو کی شرارت اور
کیشیو کی عصمت صاف صاف کھل گئی - اور اُسنے اب آدھتی لو سے خواستگار معافی ہو
یہ معلوم کرنا چاہا کہ کس خطا پر اُسنے اُسکے قتل کے لیے آئی گو کو تعینات کیا تھا -
اسبات کے ظاہر ہونے پر آدھتی لو کو بجلی سی مار گئی اور صریحی معلوم ہُوا کہ اُسکا خون کرنا
سراسر خطا اور اُسکی بی بی (بیچاری معصوم صفت عورت) ہمیشہ اُسکی وفادار رہی -
اور اِس صدمۂ جانکاہ سے اپنے تن کو بار زیست کی برداشت کے ناقابل دیکھ اُسنے
نوک خنجر کلیجے مین چھپالی اور اپنی مظلوم و پیاری بی بی کی نعش پر اپنے کو گرا کر خود بھی وہین
جان دی -
اِس سخت واقعہ سے تمام لوگون کو کمال ہول و اضطراب ہُوا - کیونکہ آدھتی لو بڑا
نیکنام آدمی تھا - اور قبل اُسکے کہ اُسے یون مکر و فریب سے جسکا اعتبار اُسکی فطرتی نکوئی نے
جلدی نہ کیا دھوکا دیا جاتا وہ عاشق و دلدادہ شوہر تھا اُسکا عشق گو خلاف دانش تھا
مگر نہایت اچھی حالت مین تھا - اور اُسکی مردانہ آنکھون سے (غلطی کے کھل جانے پر) جو

ذری ذری باتون پر اشکبار ہوتی تھین۔ ایسے جلد قطرات اشک نہ نکلے جیسے کھجور کے درختون سے تاڑی اور مرنے پر تمام اسکی شجاعت و زمانۂ ماسبق کی خوبیان یادگار رہین اب اسکے قائم مقام کو بجز اسکے اور کچھ کرنا نہ پڑا۔ کہ قانون مجریہ کے مطابق الزام سخت اسنے آئی گو پر قائم کیا جو انواع انواع اذیتون سے قتل کیا گیا۔ اور دربار ونیس کو اسکے نامدار سپہ سالار کے غم انگیز موت سے اطلاع دی۔

خاتمۃ الطبع

خدا کا شکر ہے کہ مجموعۂ افسانۂ دلپذیر کے بیس قصون مین کا تیسرا قصہ جو مجموعہ کے ساتھ پہلے اس سے مطبع اودھ اخبار لکھنؤ مملوکۂ عالیجناب منشی **نول کشور** صاحب سی۔ آئی ای مین زیور طبع سے آراستہ ہوچکا اب شاخ مطبع موصوف الصدر واقع کانپور مین پہلی مرتبہ ماہ جنوری سنہ ۱۸۹۰ء مین باہتمام منصرم باکمال منشی **بھگوا ندیال** سلمۂ المتعال سے بخوبی تخط تمام و صحت مالا کلام طبع ہوکر مطبوع طبائع خاص و عام ہوا۔